ESTD. 1908.
THE ISMAT, DELHI.

عصمت

شریف ہندوستانی بیبیوں کیلئے
پاکیزہ خیالات علمی و ادبی مضامین اور
مفید معلومات کا ماہوار ذخیرہ



نومبر
۱۹۳۳

چندہ سالانہ قسم اول
پانچ روپے



چندہ سالانہ قسم دوم
تین روپے ۸/

تصانیف محسنِ نسوانِ ہند محترمہ خاتون اکرم جنت مکانی

محترمہ خاتون اکرم صاحبہ تعلیم یافتہ ہندوستانی خواتین کی محبوب ترین انشاپرداز تھیں جن کی مضمون نگاری کا ہندوستان بھر میں ڈنکا بجتا ہے جن کے فلسفیانہ خیالات نے جن کے دردو [illegible] ہوئے طرزِ تحریر نے بڑے بڑے قابل مردوں سے خراجِ تحسین وصول کیا تھا۔ مشہور انگریزی روزنامہ بمبئی کرانیکل کی رائے ہے۔ مرحومہ خاتون اکرم نہایت اعلیٰ درجہ کا ادبی مذاق رکھتی تھیں اور اپنے خیالات و جذبات کو نہایت سادہ مگر پرزور انداز اور مختصر الفاظ میں ادا کرنے کی قدرت رکھتی تھیں" علی گڑھ میگزین لکھتا ہے "ان کا طرزِ بیان پُر اثر اور دلنشین ہوتا ہے" رسالہ نورجہاں نے لکھا تھا "مرحومہ چھوٹی سی عمر میں نہایت دانشمندانہ اور وسیع تجربہ رکھنے والی خاتون تھیں اپنی پرزور تحریر میں انسانی جذبات کی تصویر نہایت خوش اسلوبی سے کھینچتی تھیں"

گلستانِ خاتون (۱)

محترمہ خاتون اکرم ملک کے بہترین افسانہ نگار مردوں میں بھی نہایت ممتاز درجہ رکھتی تھیں گلستانِ خاتون متفقہ طور پر اردو کے بہترین افسانوں کا مجموعہ تسلیم کی گئی ہے۔ شہیدِ ظلم۔ آرزوؤں پر قربانی۔ انقلابِ زمانہ۔ تربیتِ اولاد۔ طرزِ زندگی۔ پیچ کی فتح۔ دوسری شادی وغیرہ۔ وہ سبق آموز مؤثر اور دردانگیز افسانے ہیں جو زنانہ لٹریچر میں غیر فانی درجہ رکھتے ہیں اس سے پہلے کسی ہندوستانی خاتون کے ایسے بلند پایہ افسانوں کا مجموعہ نہیں چھپا۔ پیسہ اخبار لکھتا ہے "یہ وہ دلچسپ افسانے ہیں جن میں کوئی افسانہ خلاف قیاس نہیں بلکہ عین مشاہدہ اور فطرت کے موافق ہے ان کی دلچسپی خاتمہ کتاب پر خود بخود زائل کرتی ہے" اخبار ریاست کی رائے "نہ صرف خواتین بلکہ مردوں کو بھی ان سبق آموز اخلاقی افسانوں کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے" رہنما لکھتا ہے "ہر افسانہ اس قدر دلکش ہے کہ بغیر پورا کئے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ یہ افسانے ہمارے موجودہ تمدن و معاشرت کی خرابیوں کی اصلاح کرنے والے ہیں" ذوالقرنین لکھتا ہے "ان افسانوں میں ایک خاص خوبی یہ ہے کہ جس کا کیرکٹر بیان کیا ہے اس میں موقع و حیثیت کے لحاظ سے زبان و لہجہ استعمال کیا گیا ہے۔ ملک کے تمام مشہور اخبار و رسائل نے نہایت شاندار ریویو کئے ہیں کتاب کا دیباچہ مولوی راشد الخیری ایڈیٹر عصمت نے لکھا ہے تمام کتاب آرٹ کاغذ پر رنگین چھپی ہے اردو میں ایسی خوبصورت کتابیں بہت ہی کم نکلیں گی۔ ٹائٹل خوبصورت عمدہ لکھائی چھپائی قیمت ایک روپیہ چار آنہ۔ مجلد ۱۲؍

پیکرِ وفا (۲)

ایک دلاویز نتیجہ خیز افسانہ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ وفا عورت کی خلقت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے اور شریف بیوی اپنے شوہر کیلئے ایسی ایسی قربانیاں کرتی ہے کہ دنیا حیرت میں رہ جائے۔ رسالہ ہمایوں کی رائے ہے "یہ ایک کامیاب و مفید افسانہ ہے جس میں عورتوں کے اس احترام کو واضح کیا گیا ہے جس کی تعلیم اسلام نے دی ہے۔ طرزِ بیان دلکش عبارت سادہ و شگفتہ" اخبار کشمیری کی رائے "پیرایہ بیان دلگداز ہے" اخبار صداقت کی رائے "پلاٹ اور پیرایہ دونوں کے لحاظ سے اعلیٰ درجہ کا افسانہ ہے" بار سوم۔ قیمت آٹھ آنے

بچھڑی بیٹی (۳)

ایک دلچسپ سبق آموز افسانہ جو کئی زنانہ رسالوں میں شائع ہوکر بے انتہا پسند کیا جاچکا ہے۔ ایک لڑکی ماں باپ سے بچھڑ جاتی ہے اس کی جدائی میں ماں باپ کی جو کیفیت ہوتی ہے وہ صرف کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ برسوں کے بعد وہی لڑکی اس طرح ملتی ہے کہ جنت مکانی کی بے مثل فسانہ نگاری کی داد دینی پڑتی ہے بے حد دلچسپ قصہ ہے یہ بھی آرٹ کاغذ پر چھپا ہے قیمت ۶؍

جمالِ ہمنشیں (۴)

جنت مکانی کے بے مثل ادبی مضامین کا نہایت حسین شاندار مجموعہ

اصل عالم، نرگس، پھول، رمضان، وعدہ وفائی، خدا کی مصلحت، تعزیت نامہ، خالی زندگی، تغیرات زندگی، نیرنگیٔ زمانہ، عبرت گاہ دنیا، موسم بہار، غم، ساون، عید، زندوں کی زندہ ہستی، کسی کی یاد، ہنسی مذاق، خوشی کا دن وغیرہ وغیرہ یہ وہ دلاویز مضامین ہیں جنکی عصمت، تہذیب، استانی، شباب، اردو وغیرہ میں شائع ہوکر دھوم مچ چکی ہے، جمال ہمنشیں کے متعلق اخبار ہمدرد لکھتا ہے "ان مضامین میں فلسفیانہ بحث کی گئی ہے" انڈین ڈیلی میل کی رائے "ان مضامین کی اردو صاف رواں ہے" زمانہ رسالہ حرم کی رائے "یہ مضامین بلحاظ زبان و خیال نہایت بلند ہیں اور ان کی اشاعت اردو زبان پر بڑا احسان ہے" رسالہ اردو لکھتا ہے "ان مضامین کی عبارت بہت فصیح و پختہ ہے" اخبار وکیل "جمال ہمنشیں بلاشبہ نسوانی دنیا کیلئے سبق آموز کتاب ہے" اخبار مدینہ کی رائے "مضامین بہت بلند پایہ ہیں" روزنامہ انگریزی بمبئی کرانیکل لکھتا ہے "ان مضامین کی زبان نہایت آسان اور سادہ ہے" یہ بھی آرٹ کاغذ پر تیسری بار چھپی ہے قیمت ایک روپیہ

تصانیف محترمہ [illegible] ہمایوں صاحبہ

ایم۔ آر۔ اے۔ ایس۔ لندن

مشیرِ نسواں (۱) یا دُختر

ایک دلچسپ اخلاقی ناول جس میں لڑکیوں کو بہت سی عجیب عجیب اخلاقی باتیں بتائی گئی ہیں۔ قصہ دلچسپ و نتیجہ خیز ہے۔ طرزِ بیان بہت سادہ اکابرینِ قوم نے جسے پڑھ کر حسب ذیل ریویو کئے تھے

علامہ شبلی نے اسے پڑھ کر فرمایا تھا "یہ کتاب محاسن سے مملو اور معائب سے بالکل پاک ہے"۔ اخبار مشیرِ دکن کے ریویو کا خلاصہ کیا جائے "مضامین کیا بلحاظ زبان بڑی دلچسپ اور دلآویز کتاب ہے"۔ مخبرِ دکن کا ریویو "عورتوں کیلئے نہایت دلچسپ اخلاقی ناول ہے" شوکتِ اسلام کا ریویو "بے نظیر ناول ہے جس میں عورتوں کی ہر حالت اور ہر عمر کے متعلق نصائح اور معلومات کے ذخیرے دلچسپ طریقے سے بیان کئے گئے ہیں"

اخبار تہذیبِ نسواں کا ریویو "اس قصہ کو مصنفہ نے نہایت دلچسپ اور پُر لطف طریقہ سے بیان کیا ہے مصنفہ کو اس تصنیف پر تمغہ طلائی دیا گیا تھا" بار سوم قیمت ۸؍

سرگذشتِ ہاجرہ (۲)

دلچسپ اور سبق آموز قصوں کے پیرایہ میں اخلاقی و اصلاحی جواہرات کا بیش بہا ذخیرہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ازدواجی زندگی میں جو بدمزگی پیدا ہو جاتی ہے عورت انہیں کس طرح دور کر سکتی ہے چار سہیلیاں ایک جگہ جمع ہو کر آپ بیتی سناتی ہیں ان میں ہاجرہ کی سرگذشت سب سے زیادہ دلچسپ اور مفید ہے اور بتائیگی کہ بیویاں بگڑے ہوئے گھر کس طرح سنوارتی اور ہاتھ سے نکلے ہوئے شوہروں کو کیونکر اپنا کر لیتی ہیں۔ علامہ سر محمد اقبال کی رائے ہے کہ "سرگذشتِ ہاجرہ مستورات کیلئے نہایت مفید کتاب ہے طرزِ بیان بھی سادہ مؤثر اور دلکش ہے" بیگم صاحبہ سر عبدالقادر صاحب بیرسٹر ایٹ لا کی رائے ہے "یہ نہایت اچھی اور دلچسپ کتاب ہے اس میں ہر قسم کے نقائص کی بڑی خوبی سے قصہ کے پیرایہ میں اصلاح کی ہے"۔ بار دوم قیمت [illegible]

موہنی (۳)

ایک اخلاقی معاشرتی افسانہ ایک شہزادی شوہر کے انتقال پر گھر بار چھوڑ کر جنگلوں میں ماری ماری پھرتی ہے، یہاں تک کہ ایران پہنچتی ہے اور وہاں عجیب طریقے سے شوہر سے ملاقات ہوتی ہے۔ ایران کی معاشرت، مہمانداری، زچہ خانہ، شادی، بیاہ، رسم و رواج پر ایسی مفید معلومات کسی کتاب میں نہ ملیں گی قیمت ۱۰؍

تحریر النساء (۴)

لڑکیوں اور عورتوں کے لئے جدید طرز پر خطوط کتابت کی بے نظیر کتاب، اخلاقی و معاشرتی مذہبی سبقوں کا لاجواب مجموعہ جس میں بہت سی باتوں کو کارآمد و مفید بہت سی باتیں بتائی گئی ہیں۔ یہ کتاب انشائی [illegible] اور نتیجہ خیز سبق آموز مضامین کا مجموعہ بھی ہے پڑھنے کے بعد نہ صرف [illegible] ہر موضوع پر اچھے اچھے خطوط لکھ سکتی ہیں بلکہ ان کی معلومات میں بھی اضافہ ہوتا ہے قیمت ۱۲؍

معزز خواتین کی لکھی ہوئی نہایت دلچسپ اور مفید کتابیں

محصول ڈاک بذمہ خریدار

نوری بیگم	۸؍	عقل کی باتیں	۸؍
غیرت کی پتلی	۶	ہنسی کی باتیں	۸؍
چار رخ	۳؍	تاریخی لطیفے	۸؍
دولت پر قربانیاں	۸؍	خواتینِ اندلس	۹؍

خانہ داری کے تجربے	۱۲؍	تندرستی ہزار نعمت	۴؍

شمع خاموش	(نظمیں)	۶؍
آئینۂ جمال	(نظمیں)	۱۲؍
شہیدِ وفا	(افسانے)	۸؍
خطاطِ محبت	(مضامین)	[illegible]

پردہ و تعلیم	۱۲؍
بچوں کی تربیت	۱۰؍
بچوں کی دنیا	۱۰؍
مختصر دنیا	۵
آئینۂ [illegible]	

دفتر عصمت کوچہ چیلان دہلی

سے سب کتابیں [illegible]

عصمتی بہنوں کا زریں کارنامہ

عصمتی دسترخوان کا مکمل سٹ ہے جبکی سارے ہندوستان میں دہوم مچ گئی۔ اور مبالغہ نہیں یہ واقعہ ہے کہ اردو کیا ہندوستان کی کسی زبان میں کھانے پکانے کے موضوع پر عصمتی دسترخوان سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی شریف معزز خواتین کے سینکڑوں خطوط اس کتاب کی تعریف میں چھپ چکے ہیں لیکن بعض بہنوں کی رائے ہے کہ اس کا دوسرا حصہ مشرقی مغربی کھانے حصہ اول پر بھی فوقیت لے گیا ہے کیونکہ اس میں کھانا پکانے کے متعلق تقریباً سو مضموں کے ایسے ایسے کارآمد مضامین ہیں کہ آجتک کسی کتاب میں نہیں چھپے، چند عنوانات یہ ہیں، کھانے کے اصول، پکانے کے اصول، باورچی خانہ کیسا ہو، اناج کا صندوق۔ نعمت خانے، ترکاریوں کے خواص کون کون سے کھانے ساتھ کھانے چاہئیں، کون سی غذا کتنی دیر میں ہضم ہوتی ہے جرمنی باورچی خانہ۔ ایرانی دعوت، آداب طعام وغیرہ پھر ہندوستانی ایرانی عربی ترکی شامی جرمنی انگریزی فرانسیسی جاپانی کھانوں کی نئی نئی ترکیبیں۔ جو خاص طور پر اس کے لئے تجربہ کرنے کے بعد لکھی گئی ہیں اور ایک چیز کی کئی کئی ترکیبیں مثلاً سالن کی ۶۰ نئی ترکیبیں چاول کی ۲۰ نئی ترکیبیں مشرقی مغربی کھانے کی تیاری میں ہند اور بیرون ہند کی ۱۰۰ خواتین نے حصہ لیا ہے اور ایک کثیر رقم صرف کرنیکے بعد یہ کتاب تیار کی گئی ہے قیمت عہ مجلد عہ

ثروت دلہن

اصلاح معاشرت پر مقبول ناول خاص عورتوں کے مطلب کا شرفا کے گھروں کا ایسا خاکہ جو اصلاح اخلاق میں بہترین مدد گار تعلقات میں صحیح روش اختیار کرنے کا ہدایت نامہ ہے عورتوں کی زبان میں اور دلچسپ پیرایہ میں لکھا گیا ہے دہلی کے مشہور مصنف قاری سرفراز حسین صاحب کی تصنیف ہے اور بعض صوبوں کے زنانہ مدارس کے لئے منظور شدہ قیمت ۸

انجام زندگی

حضرت علامہ راشد الخیری مدظلہ کے رنگ میں دہلی کی مشہور انشا پرداز خاتون کی تصنیف تین مختلف الخیال لڑکیوں کی معاشرت عورتوں کی زبان میں سبق آموز قصہ جس کی اکثر ادیبوں اور افسانہ نگاروں نے بھی تعریف کی ہے۔ دوسری دفعہ چھپا ہے۔

قیمت صرف سات آنہ،

دامن باغبان

جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی ملک کے کامیاب افسانہ نگاروں میں سے ہیں یہ کتاب انہیں کے اخلاقی معاشرتی افسانوں کا قابل قدر مجموعہ ہے عورتیں اور لڑکیاں بھی مطالعہ کر سکتی ہیں، نہ صرف ان کی دلچسپی کی داد دینگی بلکہ ان افسانوں سے بہت سی کام کی باتیں بھی انہیں معلوم ہوں گی، قیمت صرف ایک روپیہ۔

روحانی شادی

یہ اصلاحی ڈراما ملک کے مشہور افسانہ نگار آنریبل منشی پریم چند صاحب بی اے نے عصمت کیلئے لکھا تھا عصمت میں شائع ہو کر خوب مقبول ہو چکا ہو اب کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے، پلاٹ، مکالمہ، کیریکٹر ہر اعتبار سے نہایت کامیاب ہے نتیجہ خیز اور سبق آموز ہے دلچسپ و دردناک ہے عبرت ناک بھی ہے اور کافی تفریحی مزاحیہ بھی اصلاح معاشرت پر ایسے موثر اور بلند پایہ مختصر افسانے بہت کم نکلیں گے ہندی ایڈیشن کی قیمت ۱۲ مگر اردو ایڈیشن کی قیمت صرف ۶ رکھی گئی ہے

عورت کی سب سے بڑی خوبی

یہ ہے کہ وہ امور خانہ داری میں ماہر ہو۔ عورت کتنی ہی مہذب کتنی ہی اعلیٰ تعلیم یافتہ کتنی ہی خوبصورت اور کتنی ہی دولت مند کیوں نہ ہو۔ اگر گھرداری کے کام اچھی طرح نہیں کر سکتی تو اس کی زندگی ہرگز کامیاب نہیں عصمت کی نامور مضمون نگار محترمہ بلقیس بیگم (و-۱) صاحبہ کی کتاب خانہ داری کے تجربات چھوٹے بڑے ڈھنگی لڑکیاں بھی اگر مطالعہ کریں تو سلیقہ شعار اور سگھڑ بن جائیں گی کیونکہ اس بیش بہا کتاب میں وہ مضامین ہیں جو ذاتی تجربوں کی بنا پر نہایت محنت اور بڑی قابلیت سے لکھے گئے ہیں فصل اول میں ۴۴ کھانوں کے تیار کرنے کی نہایت مکمل اور بالکل صحیح ترکیبیں ہیں جو طاقت بخش ہیں کسی تکلیف کے رفع کرنے میں مدد دیتے ہیں یا بیماری سے اٹھ کر کمزوری کی حالت میں کھانا نہایت مفید ہے فصل دوم میں مفید صحت توانا تندرست رہنے کے بیش بہا مفید مضامین ہیں فصل سوم میں وہ کارآمد باتیں ہیں جنکا جاننا ہر گھردار عورت کیلئے از حد ضروری ہے، غرض اس کتاب کا مضمون ہر شریف عورت اور لڑکی کو ضرور مطالعہ کرنا چاہئے، قیمت ۱۲

مفید النسواں

خانہ داری کے تجربوں کا دوسرا حصہ جس میں تندرستی اور بیماری کے متعلق نہایت ہی کارآمد مضامین ہیں مثلاً آنکھوں کی قدر و قیمت نظر کی کمزوری کے اسباب، اختلاج قلب، چیچک مختلف قسم کے درد، قبض، نزلہ، کھانسی زکام وغیرہ کے اسباب، علاج ہدایات احتیاطیں تفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہیں اس کتاب میں ایک مضمون بھی ایسا نہیں جس میں سنی سنائی باتیں لکھی ہوں یا کسی غیر معتبر کتاب سے نقل کیا گیا ہو بلکہ ہر ایک چیز ذاتی تجربہ کی بنا پر لکھی ہے ۸

شمیم

یہ ایک دلچسپ معاشرتی اخلاقی ناول ہے جو مقبول عام بشر صحیح افسانہ نگاری کے اصول پر لکھا گیا ہے اور اسی لئے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے سبق آموز اور عبرتناک ہے ظرافت آمیز بھی ہے دو ضخیم جلدوں میں ہے دوسری دفعہ نہایت اہتمام سے چھپا ہے اور دو تصویریں بھی ہیں قیمت چار روپیہ (مجلد)

نیرنگ

مشہور افسانہ نگار محترمہ ایس آر کلا نیر کے دس مختصر افسانے ماہ ہدایت، ایثار عظیم، شب جستجو، بہت زندگی کی آخری شب، طلاق، ضمیر کی آواز، بری محبت رشک احساس فرض، گنجینہ صبر، مزدہ نیکی کا بدلہ عبارت شستہ انداز بیان میں کافی زور اور اثر تحریر میں ذاتی اور خاص ادبیانہ شان نیرنگ اخلاقی و معاشرتی افسانوں کا دلاویز مجموعہ ہے۔

قیمت صرف عہ علاوہ محصول ڈاک

اسلام اور عورت

قرآن مجید اور مختلف احادیث سے یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام میں عورت کا کیا مرتبہ ہے دوسرے مذاہب کی عورت سے مسلمان عورت کا مقابلہ عورت کے حقوق پر مدلل بحث قیمت ۱۰

پتھر سے ہیرا

ایک سچا تبلیغی قصہ عورت کی سچی ہمدردی اور محبت بھری گفتگو کیا اثر رکھتی ہے بچوں کی صحیح تربیت کا نمونہ قیمت ۱۲

ذائقہ

بہتر صاحبہ نے مختلف قسم کے کھانوں نیز چٹنیوں مربے اچار وغیرہ کی ترکیبیں لکھی ہیں

قیمت صرف ۸

شہنشاہ ہند کی بیٹی

شاہجہان بادشاہ کی چہیتی بیٹی جہاں آرا بیگم کی زندگی کے حالات ہر مسلمان کو پڑھنے چاہئیں قیمت ۴

تصنیفات مصور غم حضرت علامہ راشد الخیری مدظلہ

آمنہ کا لال — اردو زبان میں مولود شریف کی بے نظیر کتاب صحیح اور مستند قیمت عہ
سیدہ کا لال — شہادت کی مفصل و مکمل تاریخ اور مراثی کربلا قسم اول دو روپے قسم دوم عہ
صالحات — اردو میں بہترین اصلاحی اور اخلاقی ناول ایک نیک لڑکی کے حالات ۱۲؍
شب زندگی — اصلاح نسواں کے سلسلہ میں مشہور و معروف کتاب قیمت ہر دو حصہ [illegible]
نسوانی زندگی — ۴ سبق آموز و نتیجہ خیز افسانے ۸؍
نوحۂ زندگی — بیوہ کے نکاح ثانی کے متعلق نہایت درد انگیز مشہور تصنیف ۱۲؍
جوہر قدامت — دو بہنوں کی جگر خراش کہانی پچاس سال پہلے کا تمدن دکھایا گیا ہے [illegible]
طوفان حیات — تحریک قبر پرستی پیر پرستی رسوم کی پابندی کے خلاف معرکۃ الآرا تصنیف عہ
تمغۂ شیطانی — سات نہایت دلچسپ کیرکٹر مدمعہ رلا دینے والا نتیجہ خیز افسانہ ۱۲؍
ستونتی — ایک شریف بیوی کا قصہ جو اپنے کارناموں سے حیرت میں ڈال دیگی ۸؍
موءودہ — محروم وراثت لڑکی کا نمونہ و غم بھرا سبق آموز قصہ ۸؍
انگوٹھی کا راز — تین مختلف خیال لڑکیوں کی دلچسپ کہانی ۸؍
تفسیر عصمت — خلع و ارتداد پر بہترین افسانہ پر مذاق اور نصیحت خیز ۵؍
منازل ترقی — ترقی کی دھن لیڈری کے شوق اور دولت کے نشہ میں انسان کیا کر بیٹھتا ہے ۱۲؍
بچہ کا کرتہ — ایک عاشق زار بدنصیب کی ناکام محبت دکھائی گئی ہے ۴؍
وینا کی سرگزشت — یورپین میاں بیوی کے تعلقات کا ہو بہو فوٹو کھینچ دیا ہے ۴؍
بیلا میں میلہ — غدر کی ماری شہزادیوں کے جگر دوز نالے (با تصویر) ۱۲؍
جوہر عصمت — ۱۲ سبق آموز درد انگیز نتیجہ خیز افسانے عہ
سیلاب اشک — ۹ نہایت دلاویز سبق آموز عبرتناک افسانے ہر افسانہ با تصویر ۱۲؍
طوفان اشک — ۱۲ دل ہلا دینے والے نہایت موثر افسانے عہ
روداد قفس — دو درد انگیز نظمیں جن کا ایک ایک شعر کلیجے کے پار ہو ۱۲؍
گرفتار قفس — اس وقت تک باقی نظموں کا مجموعہ ۴؍
نوبت پنج روزہ — یا وداع ظفر بہادر شاہ دہلی کے پانچ جشن اور غدر کے حالات عہ
ولایتی نخرے — نہایت ہی پرلطف نصیحت ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جائیں ۶؍
نانی عشو — اس قدر دلچسپ مذاقیہ افسانہ کہ ختم کئے بغیر نہ چھوڑا جائے ۱۰؍
قلب حزیں — ۲۲ دلاویز مختصر مضامین نظم و نثر کا بہترین نمونہ ۸؍
امین کا دم واپسیں — زبیدہ خاتون کے لخت جگر شہزادہ امین الرشید کا دردناک قتل ۴؍
وداع خاتون — محترمہ خاتون اکرم کی جواں مرگی پر علامہ محترم کے آنسو ۵؍
گلدستہ عید — سبق آموز افسانوں اور مضامین کا مجموعہ ۸؍

اسلامی تاریخ کے افسانے (ڈولیاں نہ منگائیں)

شہید مغرب — طرابلس مراکش اور ہندوستان میں مسلمانوں کے خون کی ندیاں عہ
عروس کربلا — میدان کربلا کے دردناک حالات ناول کے پیرایہ میں اس سے بہتر نہیں لکھے گئے عہ
[illegible] — میدان سیستان ماژندران کی لڑائیوں کا ہولناک مرقع ۸؍
محبوبۂ خداوند — تسخیر طرابلس کیلئے مسلمانوں کا جوش اطالی عیسائی راہب کی سیاہ کاریاں ۱۴؍
منظر طرابلس — مذہبی پیشواؤں کے سیاہ اعمالنامے اور حضرت عثمان کے زمانہ میں مسلمانوں کی فتوحات [illegible]
شہنشاہ کا فیصلہ — عہد عباسی کے بغداد کا دلآویز افسانہ نہایت دلچسپ پرلطف ۴؍
سودائے نقد — جوان لڑکیوں کی شادی نہ کرنے کے دردناک نتائج ۵؍
تیغ کمال — ترکوں یونانیوں کی جنگ اور مصطفیٰ کمال پاشا کا کمال [illegible]
یاسمین شام — فاروق اعظم کے زمانہ کا اسلام توحید و تثلیث کی جنگ [illegible]

بلامتن ترجمۃ القرآن مجید

سعدی اور حضرت شاہ ولی اللہ کے فارسی ترجموں کے علاوہ تین اردو ترجمے شاہ رفیع الدین شاہ عبدالقادر اور مولوی اشرف علی صاحب تھانوی جیسے جید علما کے ہیں حاشیہ پر آسان زبان میں اردو کی سب سے جامع اور مستند مقبول عام بہترین تفسیر حسن التفاسیر مکمل ہے۔ ۴۰ حافظوں نے اسکی صحت کی ہے پانسو علما نے ہر طرح پسند کیا ہے کتابت اور چھپائی بہت قابل تعریف ہے کاغذ موٹا اعلیٰ مصری یہ وہ کلام مجید ہے جس کی ہزاروں جلدیں تیس روپے میں ہدیہ ہو چکی ہیں لیکن آپ کو حیرت ہوگی کہ اب آپ اعلیٰ مجلد چرمی صرف ساڑھے بارہ روپے میں منگا سکتی ہیں۔ محصول ڈاک [illegible] نصف قیمت پیشگی

بڑا قرآن مجید

قرآن مجید کے اردو میں کتنے ہی ترجمے ہوئے لیکن باعتبار زبان مولوی نذیر احمد مرحوم کا ترجمہ سب ترجموں پر فوقیت رکھتا ہے۔ زبان کی شیرینی اور حلاوت کا کیا کہنا خواہ مخواہ پڑھنے کو جی چاہتا ہے سبحان اللہ کیا ترجمہ ہے۔ پھر ڈپٹی نذیر احمد ہی کی زبان میں علما کی تفسیر کا عطر قلم جلی سفید کاغذ۔ بہترین کتابت قیمت مجلد بارہ روپے محصول ڈاک عہ نصف قیمت پیشگی بھیجیے۔

نورانی قرآن مجید

ہندوستان کے سب سے بڑے خوشنویس کا لکھا ہوا ایک ایک حرف موتیوں کا سا صاف چمکیلا صحیح چھپا ہے۔ نفیس کاغذ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا سلیس عام فہم ترجمہ حاشیہ پر موضح القرآن کا خلاصہ۔ جید علما نے اسکی صحت کی ہے۔ قلم اتنا جلی کہ بچے اور عورتیں بھی باسانی تلاوت کر سکیں۔ ہدیہ مجلد چرمی ولایتی سوا چار روپے علاوہ محصول ڈاک۔

اکیاون خوبیوں والا قرآن مجید

مع تفسیر موضح القرآن دو ترجمے شاہ رفیع الدین صاحب محدث دوم از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی جس میں خواص القرآن برہان القرآن، فوائد القرآن، اعمال القرآن رموز القرآن تعبیر نامہ خواب فالنامہ قرآن سبھی ہیں تلاوت کے اصول و طریقے قرآن مجید برکات مضامین سبھی ہیں دہلی کے سب سے بڑے خوشنویس نے لکھا ہے اور اعلیٰ درجہ کی چھپائی ہے یہ قرآن مجید چھپنے سے پہلے ہزاروں ہدیہ ہو گیا صرف ایک صفحہ چھپنے سے تمام ہندوستان میں اسکی شہرت ہو گئی بڑی محنت سے صحت کی گئی ہے اور ہدیہ کم مجلد چرمی [illegible]

حمائل شریف مترجم

از مولوی اشرف علی صاحب مع قرآن مجید کے فضائل و خواص اعمال موضح فوائد و مسائل تعبیر خواب ہر سورۃ کی شان نزول وغیرہ مقدمہ میں قرآن مجید کی تلاوت کے آداب فضائل اعمال رموز اوقاف وغیرہ فہرست احکام القرآن۔ [illegible] ہندسہ دیکھ کر آیت نکال لو کل سورتوں کے نقش پھر سارے قرآن مجید کا نقش [illegible] آج تک ایسی مصفّی حمائل نہیں چھپی کاغذ سفید [illegible] ہدیہ مجلد [illegible]

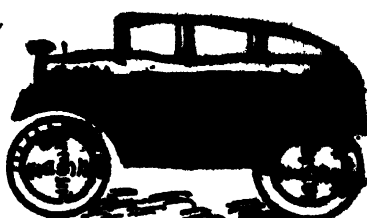
اورنگزیبی قرآن مجید

غازی اورنگزیب عالمگیر شہنشاہ ہند کا لکھا ہوا کلام مجید [illegible] چھپا ہے پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔ [illegible]

تندرستی ہزار نعمت

عصمت کی مایہ ناز مضمون نگار محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ فیضی، بمبئی کے نہایت مفید مضامین ہیں جن میں صحت قائم رکھنے کے چند اصول بڑی خوبی سے بیان کئے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اپنی سیاحت امریکہ اور یورپ کے تجربات بھی لکھ دیئے ہیں۔ آنکھیں، آنکھوں کا تعلق ہاضمہ سے۔ دانت، مالش کرنا، غسل، پینے کا پانی، غذا، نیند، کتاب کے اہم عنوانات ہیں۔ اس کتاب کی تعریف میں مضمون شائع ہوئے ہیں۔ قیمت ۴؍

آئینہ موٹر



موٹر کے متعلق اردو میں کئی کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں مگر سب ملکر آئینہ موٹر کا پاسنگ بھی نہیں ہیں۔ اس کتاب میں موٹر انجن کے ہر حصہ کے اصول سلیس اور عام فہم زبان میں سمجھائے گئے اور ان کے کام بتائے ہیں ہر شخص اس کتاب کے پرزہ کو کھول کر باسانی انہیں فٹ کر سکتا ہے۔ ہر پرزہ کے متعلق واقفیت ہو جاتی ہے۔ اور صرف آواز سے معلوم کر لیتا ہے کہ اسکی موٹر کس حالت میں ہے ڈرائیور اور ورکشاپ کی پریشانی کی نوبت نہیں آتی آخر میں تمام مروجہ اصطلاحیں اور انکی مفصل تشریح بیحد مفید کتاب جرمنی کے ایک تعلیم یافتہ شخص نے لکھی ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ ۱؍۸

کیا آپکے گھر میں ننھے بچے ہیں

اگر ہیں تو آپ فوراً

بچوں کی تربیت منگا لیجئے کیونکہ بچوں کی پرورش اور تربیت پر اسقدر آسان پیرایہ میں ایسی مفید کتاب اردو میں آج تک شائع نہیں ہوئی۔ پہلے شریف گھرانوں کے بچوں کی پرورش میں جن جن باتوں کا خیال رکھا جاتا تھا۔ آج جن بیماریوں پر اشرفیاں خرچ کی جاتی ہیں اور اس وقت پیسوں میں کام ہو جاتا تھا۔ وہ سب اس میں جمع کی گئی ہیں پھر سائنس اور حفظان صحت کے اصولوں پر لکھی گئی ہیں اخلاقی تجربے بیان کئے گئے ہیں قیمت ۱۰؍

پردہ و تعلیم

اس کتاب سے معلوم ہوگا کہ تعلیم نسواں کی طرف سے غفلت کرنے سے مسلمانوں کو کیسا شدید قومی نقصان پہنچ چکا ہے اور اب ان کی ترقی و بہتری کی کیا صورت ہے۔ اس کتاب میں مسلمان عورت کا تمام مذاہب کی عورتوں سے مقابلہ کیا گیا ہے اور پردہ پر مختلف پہلوؤں سے بحث کی گئی ہے اور قرآن و حدیث سے ثابت کیا گیا ہے کہ ہندوستان کا مروجہ پردہ درست نہیں اس کتاب کے مضامین کی عصمت میں شائع ہوکر دھوم مچ چکی ہے۔ اپنے موضوع پر بہترین کتاب ہے قیمت ۱۲؍

آئینہ جمال

یعنی دور حاضرہ کی نامور شاعرہ محترمہ بلقیس جمال صاحبہ کی وہ نظمیں اسلام کے دور اولین کی سبق آموز منظوم کہانیاں اور قومی کی تڑپ مناظر قدرت کی مصوری جذبات نسوانی کی صحیح ترجمانی موسیقی کی لطافت کیا خوبی ہے جو آئینہ جمال میں نہیں خوف خدا، پاس مذہب، حب وطنی، ایثار ہمت بہادری کے جذبات اس کے مطالعہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ قومی، ملی اخلاقی تاریخی نیچرل نظموں کا یہ دلاویز مجموعہ ہے اور عورتوں میں خوب مقبول ہو رہا ہے قیمت صرف ۱۲؍

شمع خاموش

اردو کی مشہور شاعرہ مرحومہ سنجو بیگم لکھنوی کی درد انگیز اور موثر نظموں کا مجموعہ مولانا راشد الخیری اڈیٹر عصمت و بنات نے دیباچہ لکھکر مرتب کیا ہے۔ یہ نظمیں ہندوستانی مسلمان عورتوں کی مظلومیت کا صحیح ترین فوٹو ہیں اردو رسائل میں شائع ہوکر مقبول ہو چکی ہیں۔ ہر ہر شعر درد سے لبریز ہے پڑھکر آنسو نکل آتے ہیں کسی خاتون کے کلام کا ایسا درد انگیز مجموعہ اب تک نہیں چھپا۔ زبان آسان اور عام فہم ہے۔

قیمت صرف ۶؍

غیرت کی پتلی

محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ منشی فاضل سابق اڈیٹر شریف بی بی کا لکھا ہوا ایک سبق آموز اور دلچسپ قصہ۔ جس میں تین مختلف خیال عورتوں کے حالات ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ اولوالعزمی اور ہمت سے عورت کس طرح بگڑا ہوا گھر بنا سکتی ہے دولت کے لالچ میں اور چھوٹی حیثیت کے لوگوں میں شادی کرنے کے کیا نتائج ہوتے ہیں قابل دید اور نتیجہ خیز اور سبق آموز قصہ ہے۔

قیمت صرف ۶؍

علاوہ محصول ڈاک

شہید وفا

سلمہ کی محبت کی سچی داستان دنیا کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ اس نے سعید کی محبت میں تباہ ہو کر وہ مصیبتیں اٹھائیں جنکی تاب شاید ہی کوئی انسان لا سکے۔ سلمہ نے دنیا کے سامنے محبت اور وفاداری کا جو دردناک نمونہ پیش کیا ہے وہ محبت اور قربانی کی مایہ ناز تصویر ہے۔ محترمہ راست لوحی کے اس کامیاب افسانہ کے ساتھ دلچسپ سبق آموز افسانے اور بھی ہیں ہر افسانہ درد اور جذبات کی سچی تصویر ہے۔ قیمت صرف ۱۲؍

محترمہ مس حجاب اسمٰعیل کی تصانیف

نغمات موت

محترمہ مس حجاب اسمٰعیل کے ان دلاویز مضامین کا مجموعہ جو انہوں نے اپنی والدہ مرحومہ کی یاد میں لکھے تھے اور جو اردو کے مشہور رسائل میں شائع ہوکر مقبول ہو چکے ہیں یہ مضامین مصنفہ کے دلی جذبات کا آئینہ اور نظم نما نثر کا بہترین نمونہ ہیں محترمہ حجاب کے انداز بیان کی دلکشی اور انکے شاعرانہ خیالات کی نزاکت و رفعت پورے طور پر نغمات موت میں نمایاں ہے۔ قیمت ۶؍

ادب زریں

مس حجاب اسمٰعیل کا طرز تحریر ملک کی دوسری انشا پرداز خواتین سے بالکل جدا نہایت دلچسپ ہے وہ نثر میں خوب شاعری کرتی ہیں ان کے چھوٹے چھوٹے لطیف مضامین انکے بلند تخیل عبارت کی رنگینی اور جذبات کی ترجمانی کا بہترین آئینہ ہوتے ہیں اس مجموعہ میں وہ مضامین ہیں جن میں سے اکثر مختلف رسائل میں شائع ہوکر خراج تحسین وصول کر چکے ہیں۔ قیمت ۸؍

چار رخ

عصمت کی مشہور انشا پرداز محترمہ انیس فاطمہ صاحبہ بنت بصیرت مرحوم کا لکھا ہوا ایک نتیجہ خیز افسانہ جس میں چار عورتوں کی عبرت انگیز اور سبق آموز آپ بیتی ہے۔ مغربی تمدن کی اندھا دھند تقلید، عیسائی مشنریوں کی صحبت رسم و رواج کی پابندی کے دردناک نتائج۔ بعض بڑے ضخیم ناولوں سے اس قدر سبق نہیں مل سکتا جو اس مختصر قصہ سے ملتا ہے قیمت [illegible]

علمی ادبی تاریخی کتابیں

دیوان غالب (مطبوعہ جرمنی) جس سے زیادہ خوبصورت آج تک کوئی دیوان نہیں چھپا۔ ہزاروں نسخے ہاتھوں ہاتھ نکل گئے۔ جن لوگوں کو خوبصورت کتابوں کا شوق ہے وہ بھی جرمنی اڈیشن دیوان غالب کا رکھتے ہیں قیمت تین روپیہ (سے/)

پردۂ غفلت مسلمان خاندانوں کی معاشرت کی سچی تصویر آزادیٔ نسواں و پردہ پر محققانہ بحث اعلیٰ درجہ کا اخلاقی ڈرامہ جرمنی میں چھپا ہے قیمت عہ/

ہنسانے فسانے جناب سید ابو تمیم فرید آبادی کے مضامین کا مجموعہ مہذب ظرافت کے بہترین نمونے اس قدر پر لطف کہ ہنسی ضبط نہ ہو سکے گی مگر کیا مجال جو تہذیب سے ایک لفظ بھی گرا ہوا ہو ہر مضمون بیحد دلچسپ قیمت عہ/

نگارستان مولانا نیاز فتحپوری کے افسانوں کا مجموعہ پختہ عمر کی عورتیں پڑھیں عہ/

شہاب کی سرگذشت مولانا نیاز فتحپوری کا ایک مشہور افسانہ قیمت عہ/

دختر سمرنا خالدہ ادیب خانم وزیر تعلیمات ترکی کے چشم دید حالات تسخیر سمرنا کے دلچسپ ناول کے پیرایہ میں۔ اس کتاب کا کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ بہت دلچسپ ناول ہے کنواری بچیاں نہ منگائیں۔ قیمت (عہ/)

تلاش حق ۔ مہاتما گاندھی کی خود نوشت سوانحعمری کا سلیس اردو ترجمہ جس سے معلوم ہوگا کہ کیوں ذہن کے پکے گاندھی کی ایک آواز نے دنیا میں ہل چل ڈال دی اور کیوں ہزار ہا آدمی جیل کی سختیاں اٹھا رہے ہیں انگریزی میں گیارہ روپے قیمت پر ہزاروں جلدیں نکل گئی ہیں۔ قیمت دو روپے (عہ/)

اخبار اندلس سپین یعنی اندلس کی آٹھ سو سالہ مسلم حکومت پر بے نظیر کتاب ایک فاضل یورپین مورخ نے لکھی اور مولوی خلیل الرحمن صاحب نے ایسا لاجواب ترجمہ کیا ہے کہ علمی حلقوں میں دھوم مچ گئی ٹیکسٹ بک پنجاب نے ایک ہزار روپیہ مترجم کو بطور انعام دیا اس کتاب سے معلوم ہوگا کہ مسلمان سرزمین اندلس پر کیا کر چکے ہیں اور موجودہ یورپ کے استاد مسلمان ہی تھے بیش کتاب ہے ۳ حصے ہیں ہر حصے میں ایک ہزار صفحے تینوں حصوں کی قیمت بجائے اٹھائیس روپے کے صرف بیس روپے (عشہ/) ہے۔

تاریخ مغرب شمالی افریقہ کے مسلمانوں کی مفصل و مکمل تاریخ قیمت ؏

مولدین ۔ ان مسلمانوں کے دردناک حالات جو اندلس کی اسلامی سلطنت مٹنے کے بعد عیسائیوں کی حکومت میں رہے جن کی مذہبی کتابیں جلائی گئیں جنکی مسجدیں ڈہائی گئیں جن کے معصوم بچے ماؤں کی گود سے چھین کر قتل کئے گئے جنہیں بالجبر عیسائی بنایا گیا۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ ؏

خلافت موحدین جس کے بانی امام غزالی کے شاگرد تھے۔ ان لوگوں نے اندلس (سپین) میں بڑے زور کی حکومت کی ہے۔ اکثر حالات چشم دید ہیں۔ قیمت چار روپے۔

تقاریر محمد علی ۔ شہید ملت رئیس الاحرار مولانا محمد علی مرحوم کی وہ معرکۃ الآرا تقریریں جن کا لندن و پیرس میں ڈنکا بج گیا اور مشہور مقدمہ کراچی کی تقریریں بھی ہیں۔ جو لوگ تقریریں کرنے کا شوق رکھتے ہیں وہ اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ یہ تقریریں اہل ہندوستان کی مقبول ہیں جس کی قدر مخالفت پر یورپ کے مشہور ہونے والے رشک کرتے تھے تقاریر محمد علی کے مطالعہ سے حب وطن پاس مذہب ایثار خودداری وغیرہ کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ قیمت صرف عہ/

خطوط سرسید بیش بہا خطوط کا قابل قدر مجموعہ خاص اہتمام سے شائع ہوا ہے عہ/

آلام حیات یورپ کے چند بہترین افسانوں کے ترجمے اس خوبی کے ساتھ کہ طبع زاد معلوم ہوتے ہیں۔ ہر افسانہ اعلیٰ درجہ کا ہے قیمت (عہ/)

انقلاب دہلی اثر دو انگیز نظموں کا مجموعہ جو دہلی کی بربادی پر غدر ۱۸۵۷ء کے بعد لکھی گئیں۔ بہادر شاہ بادشاہ ظفر۔ غالب۔ آزردہ۔ داغ۔ حالی۔ سالک۔ مجروح، ظہیر، افسردہ، شیفتہ وغیرہ ۲۶ شعرا کی ۷۶ نظمیں۔ کتاب بربادیٔ دہلی کا فوٹو ہے۔ جہاں آباد کے مٹنے کا مرثیہ اور قلعہ معلی کا نوحہ۔ سرورق رنگین بلاک کا چھپا ہے ظفر، غالب، مجروح۔ سودا، حالی، داغ کی تصویریں بھی ہیں۔ قیمت صرف عہ/

مشیر شوہر ۔ مشہور انگریزی کتاب ایڈوائس ٹو وائف کا بہترین ترجمہ زن و شو کے لئے اس کا مطالعہ مفید ہے۔ قیمت (عہ/)

ابلیس کا خطبۂ صدارت جو پچاس سالہ جوبلی کے موقعہ پر آل انڈیا شیاطین کانفرنس میں پڑھا گیا۔ علاوہ نہایت پر لطف ہونے کے نتیجہ خیز بھی ہے۔ ہنسی ہنسی میں کام کی باتیں بتائی گئی ہیں قیمت ۸/

عرض محبت کورٹ شپ کے قاعدے۔ مغربی تہذیب کا آئینہ۔ ناکتخدا کے مطلب کی یہ کتاب نہیں ہے، قیمت ۴/

روحوں کا تماشہ تمہارے گرد روحانی دنیا ہے چند چشم دید حالات قیمت ۴/

سیلاب تبسم مشہور مزاحیہ نگار جناب شوکت تھانوی کے نہایت ہی پر مذاق تفریحی مضامین کا دلاویز مجموعہ سنجیدہ ظرافت جس میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے۔ بعض مضامین تو اس قدر پر لطف ہیں کہ ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جائیں۔ کاغذ لکھائی چھپائی بھی عمدہ ہے قیمت مجلد عہ/

مشاطۂ سخن اردو کے باکمال نامور شعرا نے اپنے شاگردوں کو جو اصلاحیں دیں ان کو بڑی محنت سے جمع کیا گیا ہے۔ شاعرانہ مذاق رکھنے والوں کو ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔ قیمت عہ/

بزم خیال اردو، فارسی کے مشہور شعرا کے لطائف ظرائف برجستہ گوئی حاضر جوابی کے نادر نمونے قیمت عہ/

مرقع ادب ملک کے نامور ادیب اور سربرآوردہ حضرات کے خطوط کا قابل قدر مجموعہ۔ ادبی خوبیوں کا مرقع جو انشا پردازی کے جواہرات سے بھرا ہے دو حصوں میں ہے۔ قیمت ساڑھے تین روپے (عہ/)

دنیا کی حور ۔ ایک سبق آموز نہایت دلچسپ معاشرتی افسانہ قیمت ۱/

دلگداز افسانے قابل مطالعہ دلآویز نتیجہ خیز افسانوں کا مجموعہ جن میں معاشرتی پہلو خصوصیت سے دکھائے گئے ہیں۔ انداز بیان حد درجہ دلچسپ، بڑی عمر کی عورتیں بھی ان افسانوں کو پر لطف ہونے کے ساتھ مفید پائیں گی۔ از ڈاکٹر کوثر چاندپوری قیمت عہ/

ملنے کا پتہ: منیجر عصمت کوچہ چیلان دہلی

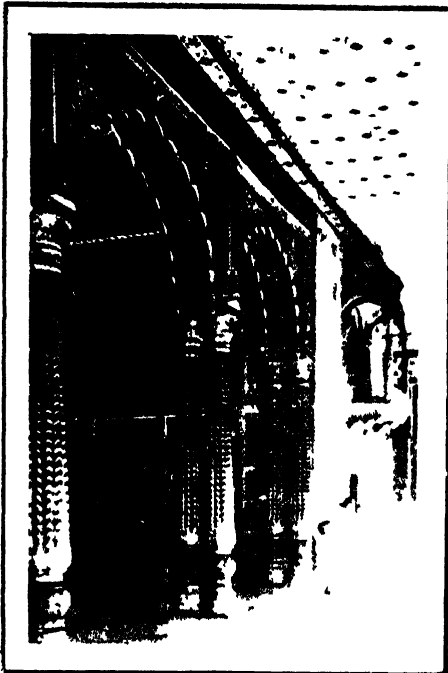


امرناتھ کے راستہ کی ایک
آبشار کا نظارہ

یورپین بچوں کی جسمانی ورزش



مس جرالڈ ہوپ



آگرہ کے شاہی محلات کا
ایک حصہ



لندن یونیورسٹی میں بیڈ فورڈ کالج کی
پہلی خاتون پرنسپل

مسز برج لال نہرو



جنہوں نے ۵ و ۶ نومبر ۳۰ء میں دہلی میں خواتین
کی کانفرنس کے اجلاس کی
صدارت فرمائی۔

رسالہ عصمت دہلی

نمبر ٦	بابتہ ماہ دسمبر ۱۹۳۳ء	جلد ۵۱

تصاویر ۱۳

فہرست مضامین

چندہ سالانہ پیشگی مع محصولڈاک (قسم خاص جو آرٹ کاغذ پر چھپتا ہے یعنی جس پر تصاویر چھپتی ہیں عمدہ روساء سے چھ روپے والیان ریاست سے سو روپے فی پرچہ ایک روپیہ۔ ممالک غیر سے ایک پونڈ)

قسم اول جو دبیز چکنے کاغذ پر چھپتا ہے پانچ روپے۔ فی پرچہ سات آنے ممالک غیر سے دس شلنگ ۱

قسم دوم جس کے مضامین تصاویر ٹائیٹل وغیرہ کا کاغذ معمولی ہوتا ہے تین روپے فی پرچہ ۵

(باہتمام ابرامین مولوی محمد امان الرحمٰن پرنٹر و پبلشر محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں چھپا)

اشد ضروری

اگر آپ ان امور کا خیال رکھیں تو کبھی آپ کو ہم سے شکایت کا موقع نہ ملے گا۔

(۱) عصمت ہمیشہ نہایت پابندی وقت سے ۳۰ تاریخ کو شائع ہو کر تیسری چوتھی تاریخ تک ہندوستان کی تمام خریدار بہنوں کو پہنچ جاتا ہے اشاعت میں خدا کے فضل سے کبھی دیر نہیں ہوتی لیکن اگر ڈاک خانہ کی غلطی سے وقت پر پرچہ نہ ملے تو ۵ تاریخ کے بعد مگر ۱۵ تاریخ تک کارڈ لکھکر نمبر خریداری کے حوالہ سے دوبارہ پرچہ منگالیں اس کے بعد قیمتاً ملے گا۔

(۲) اگر ایک مقام سے دوسرے مقام کا تبادلہ ہو جائے تو خریداری نمبر کے حوالہ سے فوراً دفتر کو تبدیلی پتہ کی اطلاع دیدیجائے کئی کئی ماہ بعد پتہ بدلوانا دفتر کو نقصان پہنچانا ہے۔ کیونکہ پتہ صحیح نہ ہونے کی وجہ سے پرچہ تلف ہو جاتا ہے اور خریدار بہن کو شکایت رہتی ہے کہ دفتر سے نہیں بھیجا گیا حالانکہ تمام خریداروں کو ۳۰ تاریخ کو رسالہ بھیجا جاتا ہے۔

(۳) جب ہمیں خط لکھیں خریداری نمبر ضرور لکھیں ورنہ تعمیل میں کئی دن لگ جائیں گے اگر آپ کو خریداری نمبر یاد نہ رہا ہو یا آپ نے نوٹ نہ کیا ہو تو جوابی پوسٹ کارڈ لکھکر دفتر سے معلوم کر لیجئے، کیونکہ بغیر نمبر خریداری کے آپ کے خط کی تعمیل فوراً نہ ہو سکے گی۔

(۴) جواب طلب امور کیلئے جوابی پوسٹ کارڈ یا پانچ پیسے کا ٹکٹ بھیجئے

(۵) منی آرڈر کی کوپن پر خریداری نمبر اور پتہ بھی درج فرمائیے۔

(۶) اختتام سال کی اطلاع ایک ماہ پہلے دیدی جاتی ہے، اگر کسی بہن کو آئندہ خریدار رہنا منظور نہیں ہے تو دفتر کو مطلع کر دیں اور اگر بدستور پرچہ جاری رکھنا ہے تو منی آرڈر کے ذریعہ آئندہ سال کا چندہ بھیجیں۔ جو بیبیاں جواب نہیں دیتیں انہیں وی پی بھیجا جاتا ہے۔ وی پی کی واپسی سے عصمت کو نقصان پہونچتا ہے۔ اگر کوئی بات دریافت طلب ہو تو بھی وی پی ضرور وصول کر لینا چاہئے

منیجر

دستِ کرم

وہ دردمند خواتین و حضرات جنہوں نے تربیت گاہ بنات کی مالی امداد فرمائی۔

نواب فخر الملک بہادر حیدر آباد دکن	ماہوار عہ
مولوی سعید الدین صاحب محکمہ تعلیمات الہ آباد	للعہ
حفیظ احمد خاں صاحب مجسٹریٹ نارائن پٹھ	صہ
محمد عیوض علی صاحب پٹنڈرا بلاسپور	صہ
نور محمد عثمان اینڈ کو پورٹ لوئیس	صہ
ماسٹر رام جلال الدین صاحب کرچی چھاؤنی	عہ
محمد حفیظ اللہ صاحب گوجرہ لائل پور	عہ
مسز منشی فضل الدین صاحب گوجرانوالہ	عہ
اصغری بیگم صاحبہ رضویہ پرتاب گڈھ	عہ
بی اے عبد الرزاق اینڈ سنز بنگلور چھاؤنی	عہ
مسز محمد مسعود احمد صاحب بارہ بنکی	عہ
محی الدین حسن ابراہیم صاحب جارج ٹاؤن مدراس	عہ
مسز عبد الغفور صاحب انکم ٹیکس راولپنڈی	عہ

جن حضرات نے دس دس روپے روانہ فرمائے۔

عبد الکریم صاحب دھاریوال، والدہ سید آفتاب احمد صاحب لکھنیا سرائے، حاجی عیسیٰ عبد الستار صاحب کوچین، اطہر حسین صاحب بستی رضیہ سلطان زماں صاحبہ بہتھاری اسٹیٹ مولا بخش صاحب بنارس، ام کے برجیسہ شفاخانہ بھوپال، محمد شفیق صاحب مرز اسٹریٹ رنگون۔ مولوی امانت علی صاحب حسن گنج اناؤ،

دس روپیہ سے کم: مسز مولوی عبد القیوم صاحب جگدلپور عہ مولوی اکبر علی صاحب بی اے بنارس عہ ابو ملا داد صاحب رنگون عہ اہلیہ خواجہ محمد عمر صاحب لاہور عہ

راشد الخیری
تربیت گاہ بنات دہلی

عالمِ نسواں اور زنانہ کانفرنسیں

دہلی لکھنؤ کلکتہ وغیرہ میں عورتوں کا اجتماع پچھلے دنوں خوب دھوم دھام سے ہوا، جس میں مسلمان عورتوں کا نام بھی نظر آرہا ہے، لکھنؤ میں جو کانفرنس منعقد ہوئی تھی اس میں مسلمان لڑکیوں کے نام نسبتاً زیادہ ہیں لیکن ان میں سے اکثر ایسی ہیں جن کے دلوں میں اسلام کا درد موجود ہے اور ان کی کوئی کوشش (جہاں تک میں سمجھتا ہوں) دائرہ مذہب سے باہر نہ ہوگی باقی مجالس میں جن مسلمان عورتوں کے نام نظر سے گذرے اول تو وہ غیر معروف ہیں دوسرے ان کی تعداد بھی برائے نام ہے۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے پرچہ میں لکھا ہے ان غریبوں کی زبان پر وہی حقوق ہیں جو اسلام پہلے ہی عطا کر چکا ہے مگر یہ دیکھ کر کس قدر افسوس ہوتا ہے کہ مسلمان عورتیں اپنی آنکھ سے دیکھنے اور کان سے سننے کے بعد کہ غیر مسلم عورتیں چاروں طرف سے نا امید ہو کر دین فطرت کی پناہ میں آرہی ہیں، ان کوششوں میں کچھ تقلید مغربی کی وجہ سے اور کچھ صحبت کے اثر سے ایسی خواہشوں کا اظہار ہو رہا ہے جو مذہب اور برادری دونوں کے واسطے باعث ننگ ہے،

غیر مسلم عورتوں کا متفقہ مطالبہ ہے کہ ان کو بھی مسلمانوں کی طرح حق وراثت ملنا چاہئے، مردوں نے اس کے جواب میں جو سلوک کیا ہم کو اس سے بحث نہیں لیکن حق یہ ہے کہ یہ مطالبہ بھی اسلام کی ہی فتح ہے۔ اور مسلمان عورت کو بتا رہا ہے کہ دین فطرت اور خاک عرب سے پیدا ہونے والے ہادی نے ان کے حقوق کا کس قدر تحفظ کر دیا۔ اس پر مسلمان عورت کی یہ خواہش کس قدر شرمناک ہے کہ وہ دنیا میں مرد کے دوش بدوش اور پہلو بہ پہلو کام کرے،

روزنامہ ملت اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ لاہور کے دو نہایت معزز و متمول اور شریف مسلمانوں کی لڑکیاں لاہور کی ڈرامیٹک کلب کے اسٹیج پر آکر عنقریب اپنے کمال رقص کا مظاہرہ کرنے والی ہیں۔ اس کلب نے چند ہفتہ پیشتر جب ہندو لڑکیوں کو ہندو نوجوانوں کے پہلو بہ پہلو کھڑا کیا تھا تو ان دونوں مسلمان کواری لڑکیوں نے بھی اپنی نمائش حسن کا اشتیاق ظاہر کیا تھا مگر کوئی ہندو لڑکی ان کے واسطے اپنا حق چھوڑنے کو تیار نہ ہوئی“

اسلام نے بیوی کی ہر اس کوشش کو جو شوہر کا دل مسخر کرنے کے واسطے کی جائے قریب قریب جائز قرار دیا ہے، موسیقی کا شمار بھی اسی سلسلہ میں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ چیز اس مقصد سے کی جائے تو چنداں قابل اعتراض نہیں۔ چنانچہ جید سے جید اور کٹر سے کٹر علما گھر کی بیویوں کے گانے کو جائز قرار دے چکے ہیں۔ خود میرے والد کے حقیقی پھوپھا شمس العلماء مولوی نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کی موجودگی میں میری آنکھوں کے سامنے گھر کی عورتوں نے شادی بیاہوں کے موقعہ پر سہاگ گھوڑیوں کے گیت گائے ہیں، اور اس کی سند حدیث سے لی گئی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی ناچنا اور اپنی اداؤں سے

غیر مردوں کے دل مسخر کرنا ہر ملک میں اور ہر دور میں معیوب سمجھا گیا ہے آج بھی یورپ میں شاہی خاندان کے افراد کو یہ اجازت نہیں کہ وہ کسی ایکٹرس سے شادی کر سکیں اور ہمارے یہاں تو یہ فن اس قدر مبتذل سمجھا گیا ہے کہ قطعی طور پر بازاری لوگوں کے واسطے مخصوص ہے۔ اب اگر دوسرے عیوب کی طرح دور حاضرہ کی نسوانی تعلیم حسن فروشی جیسی لعنت کو صحیح سمجھنے لے تو یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ بہر حال اس کا وجود دنیا میں رہا ہے اور رہے۔ خواتین کا وہ گروہ جو اسوقت اس پیشہ کو انجام دے رہا ہے، عورت ہونے کے اعتبار سے ان عورتوں سے جو اس کو معیوب خیال کریں کم نہیں۔ بحث صرف یہ ہے کہ حسن فروشی کا پیشہ شرافت میں کبھی شمار ہوئی ہے ہوسکتی ہے یا ہوسکے گی،

تاریخ اس کا جواب کھلے ہوئے الفاظ میں شرافت کے خلاف دے رہی ہے۔ آسمان یورپ جہاں سے یہ بلا نازل ہوئی ہے اب دہڑا دہڑ شعلے برسا رہا ہے ہم کو ضرورت یہ ہے کہ فلسفیانہ نقطۂ نظر سے اس مسئلہ کو اپنے مذہب مقدس کے دائرہ میں دیکھیں کہ احکام کیا ہیں؟ اور کیوں ہیں۔ ملت اور استقلال وغیرہ نے ان لڑکیوں کے اعزاز تمول اور شرافت کو تسلیم کرلیا ہے۔ بہتر ہوگا کہ پہلے اس کی وضاحت کیجائے۔ تمول تو ظاہر ہے کیونکہ یہ کھیل دولت ہی کے ہیں۔ اعزاز کے معنی یہ ہیں کہ خاندان کے چند یا دو ایک افراد اعلیٰ عہدوں پر ممتاز رہ چکے ہوں یا یورپ کی سیر فرما چکے ہوں۔ دولت خانہ کا فرنیچر حیا کی نمائش سے محروم اور حاضرین بزم اسلام سے متنفر ہوں اب رہی شرافت خدا معلوم اس کا معیار مسلم اخباروں نے کیا سمجھا ہے اسلام نے معیار شرافت "عمل صالح" قرار دیا ہے۔ پیغمبروں نبیوں اور بڑے بڑے عابدوں اور زاہدوں کی اولاد مذموم افعال سے غیر شریف ہوگئی اور آجتک انپر لعنت بھیجی جارہی ہے، اس کے ساتھ ہی یہ بھی ملحوظ رہے کہ شرم و حیا ایمان کا بڑا جز تسلیم کیا گیا ہے، ان حالات میں وہ حسن فروش لڑکی جو اپنی اداؤں اور چٹک مٹک سے غیر مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کر رہی ہے شریف نہیں ہوسکتی بلکہ اس کا وجود والدین کی شرافت اور خاندان کے اعزاز کا خاتمہ کر رہا ہے، کیونکہ اس کی کوشش اور کوشش کی کامیابی میں ماں باپ برابر کے شریک ہیں، ورنہ شروع ہی سے ایسی صحبت میں شرکت جائز سمجھتے نہ ایسے خیالات پیدا ہونے دیتے، اب جب ماں باپ کی شرافت ہی کلونتی صاحبزادی کی وجہ سے مجروح ہوگئی تو سوسائٹی یعنی برادری ایسی لڑکیوں کو شریف کیوں کہہ رہی ہے،

سوال صرف دو ہیں برادری ان لڑکیوں کے سرپرست یا والدین کو غیر شریف کہنے میں کہاں تک حق بجانب ہے۔؟ مسلمان لڑکیوں کو ایسی تعلیم دینی جس میں مذہب پس پشت ڈالدیا گیا ہو اور ترقی کی دھن میں ان کی تقلید مغربی کو جائز اور اپنے آبائی جوہر فنا کردینے میں۔ حامیان تعلیم نسواں کس حد تک ذمہ دار قرار دئے جاسکتے ہیں ؟

زمانہ جلسوں کے انعقاد میں ایک طرف مسز جواہرلال صاحبہ کا نام اکثر ہمارے سامنے آرہا ہے اور دوسری طرف پنڈت جواہرلال صاحب کے یہ الفاظ ہم سن رہے ہیں " میں مذہب کے نام سے بیزار ہوں اور یہی ہندوستان کی تمام مصائب

کی بنیاد ہے،" مسز جواہر لال صاحبہ اپنے شوہر کے خیالات سے کہاں تک متفق ہیں اس کا ہمکو علم نہیں، لیکن ہندوستان کی اصلاح میں دونوں میاں بیوی منہمک ہیں۔ اس لئے قیاس چاہتا ہے کہ ان کے خیالات بھی اسی قسم کے ہوں گے، اگر قیاس صحیح ہے تو مسلمان لڑکیوں کا قافلہ ان میاں بیوی کی سرکردگی میں جو مذہب سے بیزار ہوں کس قدر جلد منزل مقصود پر پہونچنے کی توقع رکھتا ہے ؟

دہلی زنانہ کانفرنس کی کارروائی میں کوئی بات ہمارے واسطے قابل بحث نہیں ہے، البتہ لڑکیوں کی جبریہ تعلیم کی تجویز حق رکھتی ہے کہ مسلمان اسپر غور کریں اور اچھی طرح سمجھ لیں کہ جو خیالات بچوں کے دلوں میں اس وقت پیدا ہوں گے وہ مشکل سے متزلزل ہو سکتے ہیں۔ اشد ضرورت ہے کہ اگر زیادہ نہیں تو کم سے کم لڑکیوں کی ابتدائی تعلیم ہی کے مدارس و مکاتب کا خود انتظام کریں

مارواڑی زنانہ کانفرنس کے اجلاس میں جو کلکتہ میں منعقد ہوا گاندھی جی نے ایک پیغام بھیجا جس کا مفہوم یہ ہے کہ "عورتیں پردہ ترک کرکے عصمت کو بچائیں اگر سیتا جی پردہ کرتیں تو ان کو رامچندر جی کی خدمت کا موقعہ میسر نہوتا۔" اس پیام میں مسلمان خواتین کے واسطے دو باتیں قابل غور ہیں (۱) پردہ (۲) اور شوہر کی خدمت۔ اسلام نے تحفظ عصمت کے واسطے ایک قانون مقرر کیا ہے جس میں مرد اور عورت دونوں مجرموں کو سخت سزائیں دی ہیں اور اس طرح اس لغزش کا خاتمہ کرکے عورت کے احترام میں کسی جگہ فرق نہیں آنے دیا۔ پردہ اور چیز ہے شرم و حیا اور چیز۔ اسلام نے عورت کی شرم و حیا کو معاشرت میں نمایاں جگہ دی ہے، اور عصمت کی وہ روح پھونکدی ہے کہ میدان جنگ میں بھی جب وہ مرد کے دوش بدوش لڑی اور خانگی زندگی میں بھی کسی مرد کی اتنی مجال نہ ہوئی کہ اس کی طرف ٹیڑھی آنکھ سے دیکھ لے۔ مسلمانوں کا مروجہ پردہ مذہب سے متعلق نہیں، یہ انکی اپنی ضرورت یا انتظام سمجھنا چاہئے البتہ ان کو اس کا فائدہ دینا پڑیگا کہ جب حکومت اپنی اور قانون نافذ العمل نہ رہا تو وہ اس سے بہتر کوئی لوا انتظام کر سکتے تھے اور غیر مسلم حکومتوں میں زندگی بسر کرنیکا اور کیا طریقہ ہو سکتا تھا۔ گاندھی کے پیغام سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ ان کا مذہب اس قانون سے محروم ہے، اس سلسلہ میں یہ بات بھی قابل غور ہوگی کہ اسلام نے مرد اور عورت کی لغزش کو یکساں جرم سے تعبیر کیا ہے۔ برخلاف گاندھی جی کے کہ وہ تحفظ عصمت کا تمام بار عورت پر رکھ رہے ہیں، دوسری چیز یہ پیدا ہوتی ہے کہ عورت کی تخلیق کا منشا کس حد تک مرد کی خدمت ہے۔ اور کیا اسلام کا مقصد بھی یہی ہے کہ بیوی شوہر کی خدمت میں فنا ہو جائے،

اسلام نے عورت کو محبوب شے تعبیر کیا ہے، خادمہ نہیں بنایا۔ اس کے ثبوت میں یہ الفاظ کافی ہیں کہ خوشبو اور نماز جیسی چیزوں میں رسالت مآب نے اس کا شمار کیا ہے۔ قرآن کی کسی آیت نے اس کی خدمت گذاری کی توقع نہیں کی اس سے محبت کی امیدوار شریک رنج و راحت ہونے کی توقع کی ہے۔ شوہر کو بیوی کی اور بیوی کو شوہر کی محبت میں جذب ہو کر ایک بنا دیا ہے جو آج بگڑ بگڑا کر (بیٹر ہاف) نصف بہتر کے فضول لقب سے نمودار ہو رہا ہے،

سیتا جی کے واقعہ میں ایک وہ وقت آتا ہے کہ جب راجہ سگر یونے رامچندر جی سے جس وقت وہ بیوی کو تلاش کر رہے تھے

یہ کہا کہ چند روز ہوئے کہ ایک راکشس جس کے ساتھ ایک عورت بھی تھی ادہر سے گذرا ہے۔ اس عورت کے کچھ زیور بدن سے گرے ہیں اور میرے پاس محفوظ ہیں، آپ ان کو دیکھ کر پہچان لیجئے۔ غالباً سیتا جی کے ہیں، رامچندر جی نے وہ زیور دیکھکر اپنے بھائی لکشمن جی سے جو اس موقعہ پر ہمراہ تھے کہا تم بھاوج کے زیور پہچانو۔ لکشمن جی نے جواب میں کہا
”میں نے آجتک سیتا جی کے پاؤں کے سوا جسم کا کوئی حصہ نہیں دیکھا۔ میں صرف ان کی کھڑاؤں پہچان سکتا ہوں“، گاندھی جی فرماتے ہیں پردہ اسوقت نہ تھا، اُن کے دوسرے ہمنوا فرماتے ہیں ”پردہ ہمارے ہاں مسلمانوں سے آیا“ مگر اس واقعہ سے پردہ کی اصولی کیفیت معلوم ہوسکتی ہے،

محترم مستورات کے اس گروہ میں جو عورتوں کے حق رائے دہندگی وغیرہ کے واسطے ساعی ہے بعض مسلمان عورتوں کے نام بھی نظر آتے ہیں۔ یہ کوشش بارآور ہونے کا حق رکھتی ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی عصمت اپنی محترم بہنوں سے توقع کرتا ہے کہ اگر وہ سنہ ء کے اس ایکٹ کی طرف توجہ فرمائیں تو مزید احسان ہوگا، جو پنجاب میں رواج کو ترجیح دے کر لڑکیوں کی وراثت کا خاتمہ کر رہا ہے،

کرتارپور ضلع جالندہر میں ودھوا بواہ کانفرنس کا انعقاد جس کا منشا ہندوؤں میں عقد بیوگان کی حمایت تھا، دھوم دھام سے منعقد ہوا۔ آریہ سماج کی یہ کوشش ہر معقول انسان کی دلی ہمدردی کی مستحق ہے،

(بقیہ صفحہ ۴۵۱)

اور بیگم صاحبہ بابو امتیاز احمد صاحب اور خانصاحب حاجی غلام حسن صاحب پشاوری کی محترم مستورات کا اور شہر سے تشریف لانیوالی بیبیوں کا جنہوں نے شرکت فرما کر جلسہ کی عزت افزائی کی، ناشکری ہوگی اگر میں اپنے کرمفرما شیخ رحمت اللہ صاحب اسسٹنٹ انجنیر کا شکریہ ادا نہ کروں جن کی بچیاں تربیت گاہ میں تعلیم پا رہی ہیں اور جن کی محترم مستورات نے اس جلسہ کی کامیابی میں غیر معمولی دلچسپی کا اظہار فرمایا، بیگم صاحبہ خان بہادر کپتان مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب سی آئی۔ای، اور بیگم صاحبہ ہز اکسیلنسی نواب میر یعقوب خاں صاحب کا آراستگی مکان میں خود حصہ لینا میرے دلی شکریہ کا مستحق ہے، دعا ہے کہ معبود حقیقی ان تمام مردوں اور عورتوں کو جنکا کرم ان بچیوں کو اس قابل بناتا ہے کہ یہ ہر سال جشن معراج میں اور اپنے مولا کا نام جپیں خوش و خرم رکھے اور وہ تمام معاونین تربیت گاہ جو ان بچیوں کو کسی حال میں فراموش نہیں کرتے خوش و خرم رہیں۔ راشدہ الخیری

ناقابل اشاعت مضامین

افسوس ہے یہ مضامین عصمت میں درج نہیں ہوسکتے۔ ۱۵ر دسمبر تک ۱ر کا ٹکٹ آنے پر مضمون نگار کو واپس کئے جاسکتے ہیں۔ ۱۵ر دسمبر کے بعد ضائع کردیئے جائیں گے۔

وقت کی قدر (از گورکھپور) آفتاب (از رنگون) اچھی لڑکی (نظم) (از فاریورال) انمول موتی۔ کلام خدا (نظم) (از سیوفی) جواہر ریزے، ہنری فورڈ (از حصار) تضمین (از حیدرآباد دکن) لڑکیوں کی ابتدائی تعلیم۔ شہزادی زیب النسا کی ذہانت و سادگی۔ نئی مصیبت (از منصوری) ہماری سیر (از حیدرآباد دکن) موسیقی (از لاہور) زندگی کا گیت (از سیالکوٹ) بہو بیگم (افسانہ) شیر خدا کی سوانحعمری، اردو اخبار اور رسائل۔ دوستی۔ بیڈمنٹن، ٹیبل کلاتھ کا پھول۔ کاہلی (از آگرہ) صبرا کی خودکشی (افسانہ) (از دہلی) امید خوشنما پھول اور بیل (از گورکھپور) فضائے نغماتی (از بنگلور) سہرا۔ نظم موسم بہار کا آخری پھول۔ عید رمضان۔ عید قطعات۔ رمضان۔ کشیدہ کا گلدستہ از مہونہ

اڈیٹر

تربیت گاہ کا جشن معراج

۲۶ و ۲۷ رجب کی درمیانی رات کو حسب دستور اس سال یتیم سیکشن کی طرف سے جشن معراج منایا گیا، چونکہ خواتین کا ایک گروہ اپنے حقوق کے مطالبہ میں غیر مسلم عورتوں کی مجالس میں شریک ہو کر ان کا ہمنوا ہو رہا ہے۔ اس لئے ضرورت تھی کہ مسلمان عورت کو اس کی حیثیت واضح طور پر بتائی جائے اسوقت تک خواتین کی شرکت عصمتی لڑکیوں اور بناتی بچیوں تک محدود تھی لیکن اس خاص ضرورت کی وجہ سے جس کا اعلان کر دیا گیا تھا عام اجازت تھی، مجھے یہ اندیشہ تھا کہ شاید تربیت گاہ کا مکان کافی نہ ہو۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ باوجود بیبیوں کی غیر معمولی کثرت کے یہ شکایت نہ ہوئی۔

بعض عصمتی لڑکیوں کی خواہش ہوئی کہ اس موقعہ پر چندہ فراہم کیا جائے لیکن میں نے اس رائے سے اتفاق نہیں کیا۔ اور ان لڑکیوں کا شکریہ ادا کرنے کے بعد کہدیا کہ گو یہ تجویز مناسب ہے۔ مگر ہمارے اصول کے خلاف ہوگی۔ کیونکہ تربیت گاہ جو خدمات انجام دے رہی ہے اس میں صرف ان عصمتی اور بناتی بچیوں کی اعانت شامل ہے جو ہم پر بھروسہ کر رہی ہیں اور ہمارے ان الفاظ کو صحیح سمجھتی ہیں کہ اگر ہم بدنیتی سے ان کا ایک پیسہ بھی ضائع کریں تو خدا کے ہاں کا مواخذہ ہے

اس دفعہ تربیت گاہ میں چار پانچ لڑکیوں کے سوا قریب قریب تمام شہری بچیاں بھی یتیم اور مفلوک الحال ہیں سب سے پہلے ٹھیک ۹½ بجے بعد نماز عشاء چار چار بچیوں نے تلاوت کلام اللہ کی اور اس کے بعد نظمیں پڑھیں، یہ اس قدر موثر سماں تھا کہ اکثر بیویاں روتی اور درود پڑھتی رہیں۔ گیارہ بجے واجدہ بیگم نے باوجود بخار کی شدت کے حضور اکرمؐ کی پیدائش کا حال بیان کیا اور اس کے بعد گھنٹہ سوا گھنٹہ حقوق النسواں پر مدلل تقریر کی اور مسلمان عورتوں کو بتایا کہ آج عورت کو زیادہ سے زیادہ جو کچھ ملیگا وہ مسلمان عورت پہلے ہی حاصل کر چکی ہے جسکو مردوں نے غصب کیا اس لئے مسلم اور غیر مسلم عورت کی جدوجہد میں فرق ہے غیر مسلم عورت کو یہ حق ملا ہی نہیں۔ چنانچہ وہ وراثت کے متعلق جو کچھ کہہ رہی ہے اسلام سے متاثر ہوکر، الحمدللہ مسلمان عورت کا یہ جائز حق ہے اور اس کو مل رہا ہے، واجدہ بیگم کی تقریر اس قدر موثر تھی کہ تحسین و مرحبا کے نعروں اور درود کی صداؤں سے تربیت گاہ گونج اٹھی

ساڑھے بارہ بجے رازق دلہن نے معراج کی حقیقت بیان کی اور مسلم خواتین کے سامنے حجۃ الوداع کے آخری الفاظ دہرائے اور کہا کہ ہادی برحق کی زبان مبارک پر دم واپسیں میں بھی عورت ہی کے حقوق اور اسیر رحم کی سفارش تھی، کیا دنیا کوئی اور مثال ایسی پیش کر سکتی ہے،

ڈیڑھ بجے خانصاحب حاجی غلام حسن خاں صاحب پشاوری کی محترم مستورات کے ہاں کی استانی صاحبہ نے مولود شریف پڑھا وہ باوجود کمزور ہونے کے اس فصاحت سے بیان فرما رہی تھیں کہ ہر طرف سے واہ واہ ہو رہی تھی اس کے بعد حاجیہ زاہدہ بیگم نے اپنے سفر کے تجربات روضۂ اقدس کا ذکر اور ایک مختصر وعظ کہا وہ اس میدان کی بادشاہ ہیں۔ ان کے وعظ میں بیویوں کی ہچکیاں بندھی ہوئی تھیں، تین بجے کے قریب جلسہ ختم ہوا اور یتیم بچیوں نے اپنے مربیوں کے واسطے درازی عمر اور اطمینان کی معبود حقیقی کے حضور میں گڑگڑا کر دعا مانگی،

میں ممنون ہوں بیگم صاحبہ سید ظہیر الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر گونڈہ

(بقیہ صفحہ ۴۵۰ پر دیکھیئے)

میری دُعا

اے میرے پروردگار تو کہتا ہے کہ مجھے دل سے یاد کرو لیکن میں حیران ہوں کہ تجھے کس طرح یاد کروں جبکہ میں اپنے گنہ گار دل کو تیری یاد کے قابل نہیں سمجھتی،

اے پروردگار تو کہتا ہے کہ مجھے زبان سے پکارو لیکن میں کس طرح تجھے پکاروں جبکہ مجھے اپنی ناپاک زبان سے تیرا نام لیتے ہوئے شرم آتی ہے ؟ اے میرے پروردگار اب تو ہی بتا کہ میں کیا کروں اور تجھ سے کس طرح مدد مانگوں . نہیں نہیں مجھے ان باتوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے ، کیونکہ تُو تو غفّار ہے ، مجھے تیرے فضل و کرم کی پوری پوری امید رکھنی چاہئے ،

پروردگار تونے موسےٰؑ اور ہارونؑ جیسے پیغمبروں کو ہدایت کی کہ خدائی کا دعوے کرنے والے فرعون کے ساتھ نرمی سے پیش آنا - اف قربان جاؤں تیری رحمت کے جبکہ تو دشمنوں پر اتنا مہربان ہے تو غلاموں پر کیوں نہ ہوگا جبکہ اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلیٰ کہنے والوں پر اتنی مہربانی کرتا ہے تو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلیٰ کہنے والوں پر کیوں نہ کریگا ، اے میرے اچھے پروردگار تو کہتا ہے کہ میں سمیع الدعا ہوں ، ہاں ہاں تو سمیع الدعا ہے میری دعا سن قبول کر اور ضرور کر کیونکہ خود کو سمیع الدعا کہلوا کر دعا قبول نہ کرنا تیرے شایان شایان نہیں میرے پروردگار میری دعا یہ ہے کہ دنیا اور آخرت میں میرے لئے جو بھلائی ہو وہ میری ماں کو دیدے کیونکہ ماں جیسی نعمت کو پا کر مجھے کسی دوسری نعمت کی ضرورت نہیں ، ر. س

برقع

برقع عورتوں کے اس اوپر کے لباس کو کہتے ہیں ، جس سے عورت کا تمام بدن پوشیدہ ہوجائے ، اور زینت چھپی رہے . مذہب اسلام میں پردہ کی حد یہی ہے ، چنانچہ جب سے پردہ رائج ہوا اسی وقت سے برقع استعمال ہونے لگا ،

جن ممالک اسلامیہ میں ہنوز پردہ کا دستور ہے وہاں عورتیں برقع پہنکر باہر نکلتی اور اپنی ضروریات آپ پوری کرتی ہیں اور وہاں کا برقع ہندوستان کے برقعوں کی طرح مضحکہ خیز چیز بھی نہیں - بلکہ ضروریات کی تکمیل اور زمانہ کی تہذیب و ترقی نے اس میں بڑی خوبصورتی اور جدّت پیدا کردی ہے ، اور وہ باہر کا اسلامی لباس سمجھا جاتا ہے اور پہننے سے عورتیں ہندوستانی برقعوں کی طرح گٹھڑی میں جکڑی ہوئی نظر نہیں آتیں بلکہ برقع پہننے پر بھی ہر طرح سے آزادی رہتی ہے ، عام طور سے ہندوستان کے باہر حجاز و مصر و عراق وغیرہ میں مسلمان عورتیں برقع کیساتھ باہر نکلتی ہیں اور اب رفتہ رفتہ ہندوستان کے بھی اکثر شہروں میں اس کا رواج ہو چلا ہے لیکن ہمارے حیدرآباد میں برقع پہنکر باہر نکلنے کو بہت معیوب سمجھا جاتا ہے حالانکہ اس زمانہ میں جبکہ پردہ سرعت سے اُٹھ رہا ہے برقع پہنکر باہر نکلنے میں کوئی قباحت نہیں معلوم ہوتی مسلمان خواتین کے پردہ سے گھبرانے کی یہی وجہ ہے کہ زندگی کے کاروبار میں جو آسانیاں اپنے مذہب نے دی ہیں وہ موجودہ پردہ کی وجہ سے بالکل زائل ہوگئی ہیں ، اب اگر پردہ نشین بیبیاں برقع میں ترمیم کرکے استعمال کرنے لگیں تو بہت مناسب ہوگا اس لئے ایسی صورت میں تو چار دیواری کی وہ قید ہوگی جس سے مشرق بیزار ہو رہا ہے اور نہ وہ بے شرمی اور بے حجابی برتی جس سے مغرب تنگ آگیا ہے جو مذہب اور اخلاق ہر اعتبار سے مضر ہے ، حفیظہ جمال حیدرآباد دکن ،

مشن سکولوں کی تعلیم ضرور رنگ لائے گی

لڑکیوں کی تعلیم کا مسئلہ اس حد تک قریباً حل ہو گیا کہ سب نے اس کی ضرورت کو بالاتفاق تسلیم کر لیا۔ مگر دوربین نگاہیں اور دوررس عقلیں دیکھتی اور سمجھتی ہیں کہ یہ مسئلہ حل ہوا۔ ہوا برابر ہے جب تک کہ اکابران قوم اور لیڈران ملت تعلیم نسواں کا بندوبست پورے طور پر نہ کریں۔ ورنہ اپنی گھروں کی زینتوں اپنے خاندانوں کی عزتوں اور اپنی دلوں کی بستیوں کو گھروں سے نکال کر مشن سکولوں میں بے جا آزادی بے باکی اور لامذہبی سیکھنے اور قدیم شرم و حیا اور خاندانی روایتوں کو ملیامیٹ کرنے کے لئے بھیجدینا گویا دیدہ و دانستہ اپنے آپ کو اور اپنی ملت کے ناموس کو قعر مذلت میں گرانے کے مترادف ہے۔ شاید میرے یہ الفاظ زیادہ سخت اور تہذیب سے کچھ گرے ہوئے سمجھے جائیں۔ مگر ایک سچے اور اسلام کے شیدائی دل کے گہرے جذبات ہیں جو یوں الفاظ میں رونما ہوئے ہیں،

رہنمایان قوم۔ آپ سیاسی جھگڑوں میں اور باہمی کشمکش اور مخالفت میں گرفتار ہو کر تعلیم نسواں سے غافل رہے تو یاد رکھیئے کہ قوم کی حالت عنقریب بد سے بدتر ہونے والی ہے اور ہو رہی ہے،

ہماری لڑکیوں کو ضرورت ہے کہ اصلی پاک اور اسلامی تعلیم سے مستفید کیا جائے، تاریخ و روایات اسلام سے خبردار کیا جائے، خانہ داری کی تعلیم دیجائے۔ تیمارداری اور دستکاریاں سکھائی جائیں اسلام کی خوبیاں اور بانیٔ اسلام کی عزت و عظمت ان کے ذہن نشین کیجائے، ایسی تعلیم دیجائے کہ کل کو ان کی گود میں پرورش پانے والی قوم کی نئی کونپلیں اصلی اور بہتر مسلمانوں کے خیالات اور جذبات لیکر پروان چڑھیں، ماؤں کے دلوں میں اسلامی تعلیم و تربیت ہو گی تو خود بخود بچے بھی اسی رنگ میں رنگے جائیں گے۔ اگر ہم نے ماؤں کو بہتر مسلمان بی بیاں بنانے کا بندوبست کر لیا تو بچے خود بخود مسلمان ہوں گے،

مگر اس کے برعکس کیا دیکھنے میں آتا ہے، ماں کو آج شوق ہے تو یہ اور باپ کو ارمان ہے تو یہ ہے کہ بیٹی توتلی زبان سے ادا کرے تو انگریزی کے الفاظ اور پڑھے تو وہی انگریزی کی کتے بلی کی کہانیاں! ابھی پانچ سال کی ہوئی تو انگریزی سکول میں جو زیادہ تر مشنری ہوتے ہیں داخل کر دیا جاتا ہے۔ مشن سکولوں میں اول تو علانیہ انجیل کے درس دئے جاتے ہیں اگر نہ دئے جائیں تو عملی طور پر تثلیث کی شیدائی بنانے کی کوشش کیجاتی ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کا بت حضرت مریمؑ کا مجسمہ اور صلیب انعام میں دئے جاتے ہیں۔ مشنری خواتین جن کی زندگی کا مقصد ہی یہ ہے کہ لوگوں کے ایمان متزلزل کریں وہ محبت ہی محبت میں ایسی آزادانہ روح شاگردوں کے دلوں میں پھونکتی ہیں کہ معصوم دل نہ دین کے رہیں نہ دنیا کے۔ اور اگر فوراً ہی وہ اثر رنگ نہ لائے تو عمر بھر زہریلا اثر چھوڑ جاتا ہے،

کیا اس میں کوئی شخص شک کرسکتا ہے کہ مشن سکولوں میں تعلیم پاکر لڑکیوں کے دلوں میں اسلام کی محبت ویسی ہی قائم رہتی ہے جیسی کہ اسلامی سکولوں میں تعلیم پاکر ہوتی ہے علاوہ اس کے لڑکیاں فیشن کی پتلیاں بنجاتی ہیں پردہ کو فضول سمجھنے لگتی ہیں۔ شرم و حیا جو ہندوستانی عورت کا خاصّہ ہے اس کا مذاق اڑاتی دیکھی جاتی ہیں۔ خانہ داری کی طرف سے غافل۔ مذہب کی طرف سے لاپرواہ، آزاد بے باک اور اگر حد سے بڑھ گئیں تو پھر خدا سے بھی منکر،

میری ایک عزیزہ نے جنہوں نے مشن سکول میں تعلیم پائی ہے ہنہیں سبق لیں۔ وہ خدا کے فضل سے اب کئی بچوں کی ماں ہیں اور گھر کی تعلیم کی وجہ سے مشن کا زیادہ اثر نہیں ہوا۔ مگر پھر بھی کہتی ہیں کہ کاش میں بچپن میں مشنریوں کے زیر اثر نہ ہوتی، تو میرے دل میں آج اسلام کی محبت کہیں زیادہ ہوتی میری استانی جو ایک متعصب مشنری خاتون تھی ہمیشہ یہ خواہش کرتی تھی کہ اپنی شاگردوں کے دلوں میں حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعوذ باللہ کمزوریاں ذہن نشین کرے اور ان کو ایک معمولی انسان ظاہر کرے اس کے برخلاف اسے موثر لفظوں میں حضرت عیسیٰؑ کی پاکیاں اور بڑائیاں بیان کرتیں کہ ہم لوگ جو گھروں میں ایسی باتیں کبھی نہیں سنتے تھے متزلزل ہوجاتے۔ تاریخ کی کتابوں میں کبھی ترکوں کا ذکر آیا تو ترکوں کی ایسی ڈراؤنی و گھناؤنی شکل دکھاتی کہ ہمکو بہادر اور مخلص ترکوں سے نفرت ہوجاتی

میری بہن کا بیان ہے کہ اگر سکول سے نکلنے کے بعد مجھے اچھی صحبت اور بہتر سوسائٹی اور ایسا موقعہ نصیب نہ ہوتا تو میرا ایمان متزلزل ہوجاتا اب وہ سب کو کہتی ہیں کہ دیکھو برائے خدا اپنی لڑکیوں کو دانستہ مشنری سکولوں میں داخل کر کے ان کی دین و دنیا خراب نہ کرو،

لڑکیاں اگر بچپن میں انگریزی مشنری سکولوں میں داخل ہوگئیں تو شروع میں قرآن شریف پڑھنے کا موقعہ بھی ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ جو بڑے ہو کر بمشکل ہاتھ آتا ہے۔ دل میں شوق بھی باقی نہیں رہتا۔ اس لئے جہاں تک ہوسکے مشنری سکولوں سے اجتناب کرنا چاہئے، باقی رہے گورنمنٹ کے سکول۔ سو ان میں کسی مذہب کی بھی تعلیم نہیں دیجاتی۔ مذہبی بات کا ذکر کرنا بھی ممنوع ہے۔ گویا خدا کے نام سے بھی اجتناب کیا جاتا ہے۔ بہت ہوا تو اخلاقی تعلیم کا گھنٹہ رکھ دیا گیا مگر وہ بھی شاذونادر ہوتا ہے، البتہ فیشن اور آزادی کی تعلیم دل کھول کر دیجاتی ہے۔ فضول خرچی اور لاپرواہی جتنی چاہو سیکھ لو۔ خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ بدلتا ہے ان اسکولوں میں بھی معلمات جہاں تک دیکھا جائے عیسائی ہی زیادہ تر ہوتی ہیں، جن کو دیکھ دیکھ کر لڑکیاں بھی وہی رنگ ڈھنگ اختیار کرتی جاتی ہیں۔ زمانہ ہے آزادی کا۔ کوئی روک ٹوک تو ہے ہی نہیں۔ اگر کوئی ٹوٹا پھوٹا مسلم سکول ہوا بھی تو اس کی طرف سے غفلت کیجاتی ہے۔ اُسے تھرڈ کلاس سمجھا جاتا ہے۔ اگر اس طرح کا اغماض کیا جائیگا تو اسلامی سکول ترقی کیسے کرینگے ہمیں چاہئے کہ جہاں تک ہوسکے زنانہ مسلم سکول بہترین اور عمدہ پیمانہ پر جاری کریں۔ اور اپنے لخت جگروں کو ان سکولوں میں کوشش کر کے بھیجیں اور بھجوائیں۔ علی گڑھ زنانہ سکول اور کالج قوم کی ضروریات کو پورا نہیں کرسکتا۔ اس قسم کے بہترین سکول جو شرم و حیا کی پابندی اور دین و اسلام کی تاکید کے ساتھ ضروریات زمانہ کے مطابق اعلیٰ تعلیم دیں۔ ہر صوبہ اور ہر شہر میں جاری کرنے

چاہئیں۔ تاکہ ہماری معصوم لڑکیاں مشن کے جال سے بچیں۔ لڑکیوں کی ماؤں کی خدمت میں التماس ہے کہ ایک مخلص اور دردمند دل کے مشورہ کو غور سے پڑہیں۔ سوچیں اور سمجھیں اور مشن کی تعلیم کے زہریلے اثر سے اپنی پیاری بچیوں کو بچائیں۔ ورنہ یاد رکھیں کہ یہ غفلت ایسا رنگ لائے گی کہ جس کا تدارک کسی صورت میں بھی ممکن نہ ہو سکے گا،

مسلمان لڑکیوں کی تعلیم کا عمدہ نصاب اب تک کوئی تیار نہو سکا۔ جو ایک مسلم خاتون کو بہترین مسلمہ اچھی بہادر ماں وفادار بیوی، باحیا اور سلیقہ شعار گھر کی ملکہ خدا کی نیک بندی۔ رسولؐ کے حکموں پر سر جھکانیوالی، اسلام کی شیدائی اور اور ہندوستان کی نیک بی بی بنا سکے،

ہمیں ضرورت نہیں ہے ایک متزلزل خیالات کی ملحدہ کی، ایک فیشن پرست بے باک نئے روش کی طرار خاتون کی۔ ہمیں ضرورت نہیں ہے صرف انگریزیت کی فیشن کی، آزادی کی۔ مذہب کا مذاق کرنے والی اسلام پر اعتراض کرنیوالی فضول خرچ عورت کی جو شوہر کی اصلی دوست بچوں کی حقیقی ماں گھر کی خدمت گذار لونڈی بننا عار سمجھتی ہو اور وقت کو ہمنشی دل لگی کے فضول مشغلوں میں برباد کرنے والی ہو۔ اور صرف دنیا کی دلچسپیوں اور رونقوں کی طالب ہو۔ ہمیں ضرورت ہے سنجیدہ مسلم خاتون کی جو حضرت فاطمہ زہراؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے اطوار کی محبت کے ساتھ پیروی کرنا اپنا فخر سمجھے کیا مشنری سکولوں کی تعلیم ہمکو ایسی تعلیم دیتی ہے یا اس کے برعکس۔ اس کا جواب اپنے دل سے پوچھئے،

فاطمہ بیگم منشی فاضل،

حضور رسالت مآب صلعم کی رقیق القلبی

ہمارے آقا سرور دو جہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہایت درجہ نرم دل اور رقیق القلب تھے، مالک بن حویرث ایک وفد کے رکن بنکر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے ان کو بیس دن تک مجلس نبوی میں شرکت کا موقع ملا تھا وہ فرماتے تھے، آنحضرت صلعم رحیم المزاج اور رقیق القلب تھے حضرت زینب کا بچہ مرنے لگا تو انہوں نے آنحضرت صلعم کو بلا بھیجا اور قسم دلائی کہ ضرور تشریف لائیے مجبوراً آپ تشریف لے گئے، حضرت سعد بن عبادہ معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت بھی ساتھ تھے بچہ کو لوگ ہاتھ میں لیکر سامنے لائے، وہ دم توڑ رہا تھا بے اختیار آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے حضرت سعد کو تعجب ہوا کہا یا رسول اللہ یہ کیا فرمایا خدا انہی بندوں پر رحم کرتا ہے جو اوروں پر بھی رحم کرتے ہیں،

غزوہ اُحد کے بعد جب آپ مدینہ تشریف لاتے تو گھر گھر شہیدوں کا ماتم برپا تھا مستورات اپنے اپنے شہیدوں پر نوحہ کر رہی تھی، یہ دیکھ کر آپ کا دل بھر آیا اور فرمایا حمزہؓ (عم رسول اللہ) کا کوئی نوحہ خواں نہیں،

ایک مرتبہ ایک صحابی اپنی جاہلیت کا ایک قصہ بیان کر رہے تھے کہ میری ایک چھوٹی لڑکی تھی۔ عرب میں لڑکیوں کے مار ڈالنے کا دستور تھا میں نے بھی اپنی لڑکی کو زندہ زمین میں گاڑ دیا۔ وہ ابا ابا پکار رہی تھی اور میں اسپر مٹی کے ڈھیلے ڈال رہا تھا" اس بیدردی کو سن کر آنحضرت صلعم کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے، آپؐ نے فرمایا کہ اس قصہ کو پھر دہراؤ۔ ان صحابی نے اس دردناک ماجرے کو دوبارہ بیان کیا۔ آپؐ بے اختیار رو دئیے، یہاں تک کہ روتے روتے محاسن مبارک تر ہو گئے، حضرت عباسؓ جنگ بدر میں گرفتار ہو کر آئے تو لوگوں نے ان کے ہاتھ پاؤں بہت جکڑ کر باندھ دیئے تھے، وہ درد سے کراہ تے تھے ان کے کراہنے کی آواز گوش مبارکؐ میں بار بار پہنچ رہی تھی، لیکن اس خیال سے ان کے ہاتھ نہیں کھولتے تھے کہ لوگ کہیں گے کہ یہ اپنے عزیزوں کے ساتھ غیر مساویانہ رحمدلی ہے۔ تاہم نیند نہیں آتی تھی، اور بے چین ہو کر کروٹیں بدل رہے تھے، لوگوں نے بیقراری کا سبب سمجھ کر گرہیں ڈھیلی کر دیں، حضرت عباسؓ کی کرب و بے چینی رفع ہوئی تو آپ نے استراحت فرمایا،

مصعب بن عمیر ایک صحابی تھے جو اسلام سے پہلے نہایت ناز و نعم میں پلے تھے، ان کے والدین بیش قیمت لباس ان کو پہناتے تھے، خدا نے ان کو اسلام کی توفیق عطا فرمائی وہ مسلمان ہو گئے، یہ دیکھ کر کہ لڑکے نے اپنے آبائی مذہب کو ترک کر دیا ہے، والدین کی محبت دفعتہً عداوت سے بدل گئی، ایک دفعہ وہ حضور انورؐ کی خدمت مبارک میں اس حال سے آئے کہ وہ جسم جو حریر و قاقم میں ملبوس رہتا تھا اسپر پیوند سے ایک کپڑا سالم نہ تھا، یہ پر اثر منظر دیکھ کر آپ آبدیدہ ہو گئے،

رفیعہ ڈاکٹر امیر (اس آر کے)

نئی دُلہن

جب سے سسرال میں قدم رکھا
ساس نندوں نے آ کے گھیر لیا

سب محلہ کی عورتیں آئیں
شور گھر بھر میں ہو گیا پیدا

جمع پہلے سے تھے عزیز قریب
ایک نے ایک سے یہ ہنس کے کہا

چلو دیکھیں ذرا دلہن کو بھی
شکل کیسی ہے کیسا ہے نقشا

ایک بولی ذرا تو دم لے لے
دیکھنا پھر جو دیکھنا ہوگا

اوہی جلدی ہے کیا خدا کی ماں
کیا طریقہ بُرا ہے تم سب کا

ابھی فینس سے اتری ہے مظلوم
دم نگوڑی کو لینے دو تو ذرا

لیکن اس پر بھی کون سنتا ہے
شوق دیدار بڑھتا جاتا تھا

آخرش کمرے میں چلی آئیں
بی بیوں کے نہ دل نے جب مانا

ایک بولی کہ ہے تو گڑیا سی
ہے اکہرا بدن بھی بوٹا سا

اے لو گز بھر کا اس پہ گھونگھٹ ہے
کیا طریقہ برا ہے گھونگھٹ کا

ہم ہیں مشتاق حسن صورت کے
کوئی گھونگھٹ اٹھا دے آ کے ذرا

اچھی صورت ہے بھولی بھالی ہے
چہرے پر ہے نمک بھی تھوڑا سا

ناک نقشہ تو ہے ہزار میں ایک
کچھ بھرا سا ہے ناک کا بانسا

چاند ٹیکہ بہار دیتی ہے
ہے چمک دار اوٹھا ہوا ماتھا

آرسی سونے کی جڑاؤ ہے
سب میں لیکن انوکھا ہے بُندا

ہیں کرن پھول خوب میناکار
کتنا بھاری ہے ست لڑا چھپکا

بالیاں بجلیاں جڑاؤ ہیں
کندن اچھا ہے چوہے دنتی کا

طوق نتھ پٹری اور جہانگیری
بیش قیمت ہے اس کا سب گہنا

جوڑے جتنے ملے وہ تلواں ہیں
اب کوئی اس سے بڑھ کے کیا دیگا

بھر گیا گھر جہیز اتنا ہے
اے لو تل رکھنے کی نہیں ہے جا

ایک نے بھی نہ پوچھا اے عشرت
اس میں فضل و کمال ہے کتنا!

جناب محمودالنساء المعروف عشرت

مطالعہ و مشاہدہ

لغوی اصطلاح میں کسی چیز کے پڑھنے کو مطالعہ کہتے ہیں اور وہی چیز بچشم خود دیکھ لینے کو مشاہدہ، یہی دو چیزیں ایسی ہیں جن کے ذریعہ انسان علم کے اصل مفہوم و مقصد پر دسترس حاصل کر لیتا ہے،

سکول و کالج کی تعلیم اصل میں تعلیم نہیں ہوتی بلکہ علم حاصل کرنے کا ڈھنگ سکھایا جاتا ہے اور عادت ڈلوائی جاتی ہے۔ تعلیم وہی ہے جو تحصیل علم کے بعد اپنے شوق سے بذریعہ مطالعہ و مشاہدہ حاصل کیجائے اسی کے ذریعہ انسان کو خدا کی قدرت اور اس کے انتظاموں کو سمجھنے میں مدد ملی، معرفت کے دفتر اسی کے طفیل آشکارا ہیں، حکمت کے فلسفے، سائنس کی کراماتیں اور حیرت انگیز ایجادیں جو آج نظر آرہی ہیں ان سب کا اصل اصول مطالعہ و مشاہدہ ہی ہے۔ بغیر ان کے انسان کی عقلی، ذہنی، دماغی ترقی ناممکن امر ہے بغیر ان کے نہ کوئی بڑا کام ظہور پذیر ہو سکتا ہے اور نہ کوئی باریک مسئلہ حل ہو سکتا ہے، ذرا یہی دیکھیئے کہ جب تک مصور کی نظروں میں کسی چیز کا خیالی نقش نہ سمایا ہو وہ کاغذ پر تصویر نہیں کھینچ سکتا۔ یا موجد کے ذہن میں جب تک ایجاد کا اصول تھیوری کی شکل میں موجود نہ ہو اس کا ایک قدم بھی آگے اٹھنا امر محال ہے،

یورپ جس کی ترقی پر آج دنیا محو حیرت ہے اور جس کے نقش قدم پر چلنا فخر سمجھتی ہے ان کا اصل اصول سکول اور کالجوں کی تعلیم کے بعد مطالعہ و مشاہدہ پر ہی مبنی ہے لیکن ہم ہندوستانی ان اصلی گروں سے کوسوں دور بلکہ بالکل ناواقف ہیں، ہماری تعلیم صرف مدرسوں اور کالجوں کی تعلیم تک ہی محدود ہے۔ جو مقررہ حد تک کسی غرض سے جبرًا حاصل کر کے معاش پیدا کرنے کا کوئی ڈپلوما حاصل کر سکیں اور اپنی واقفیت دنیا میں جتاتے پھریں۔ بس فی زمانہ عام طور پر عورتوں کا بھی یہی حال ہے کہ اسی طریق پر مردوں کے دوش بدوش رہنے اور آزادانہ طور پر شتر بے مہار کی طرح زندگی گزارنے کی قابل ہو جائیں۔ اگر مطالعہ و مشاہدہ سے کچھ سروکار ہے تو صرف اس قدر کہ عینک لگا کر کوئی کتاب یا اخبارات و رسائل بغرض تفریح یا خبریں معلوم کر لینے کے لئے دیکھ لئے اور سیر سپاٹوں کے واسطے سیاحت۔ نہ مطالعہ کے اصل اصول سے کچھ واسطہ اور نہ مشاہدہ کی اصل غرض سے کوئی مطلب۔

یوں تو مطالعہ و مشاہدہ کئی طرح کا ہے۔ مگر بظاہر اہم ترین تین ہیں، پہلی قسم پر تو عارفان حقیقت اور سالکان راہ طریقت کو ہی عبور حاصل ہے کہ وہ آنکھیں بند کئے حالت وجد و سرور میں دونوں جہان کا نظارہ دیکھتے ہیں اور اس کی پختگی کے لئے اپنے مذاق کے مطابق مذہبی علوم کی کتابوں کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں اور مشاہدہ کے لئے اسی قبیل کی سیر و سیاحت میں مصروف ہو جاتے ہیں اور عارف باللہ کہلاتے ہیں،

قسم دوم دفتر قدرت کا مطالعہ و مشاہدہ ہے جس سے عام طور پر سب مستفید ہو سکتے ہیں مگر دیکھنے دیکھنے میں فرق ہے

جو لوگ اہل بصیرت ہیں ان کو ریت کے ذرہ ذرہ میں گنجینۂ راز نظر آتا ہے اور درخت کے پتے پتے میں قدرت کے سربستہ بھید دکھائی دیتے ہیں، قدرت کے دلکش مناظر زمین آسمان، سورج چاند، تارے، دشت وجبل، گلشن و بیابان، آبادی وویرانہ غرض ایسے ہی ورا ور چیزوں میں ان کی آنکھوں کے لئے دلفریبی ودلبستگی کے سامان موجود ہیں، اور مطالعہ ومشاہدے سے وہ خاص کیف وسرور حاصل کر لیتے ہیں،

قسم سوم کا مطالعہ ومشاہدہ کتب بینی اور عجائبات دنیا کی سیر وسیاحت ہے، فضولیات میں وقت کا خون کرنے سے دنیا کے عالم وفاضل مصنفوں کے دماغی لیاقت سے فائدہ اٹھانا ہزار درجہ بہتر وافضل ہے جنہوں نے اپنی دماغی عرق ریزی سے مشاہدات قدرت کو کتابی کوزوں میں بند کر رکھا ہے۔ کتابیں ہمارے لئے ایک مخلص مگر خاموش، بہترین لکچرار اور عمدہ واعظ ہیں، ان میں یہ عجیب خاصیت ہے کہ وہ ہر وقت ہمارے خیر مقدم کو حاضر ہیں بعض اوقات کسی جماعت کو حسب دلخواہ لکچرار یا واعظ میسر نہیں آسکتا لیکن بہترین واعظ یا مقرر کی تصنیف کردہ کتابیں بوقت ضرورت ہر فرد واحد تک پہنچ سکتی ہیں۔ مقرروں اور واعظوں کو ممکن ہے کہ کوئی منع بھی کردے یا وہ بوقت ضرورت حاضر نہ ہوسکیں مگر کتابیں ہیں کہ ہر وقت موجود وعظ ولکچر کا مضمون کبھی حافظہ سے اتر بھی جاتا ہے مگر کتاب جب جی چاہا پڑھ لی اور مضمون تازہ کا تازہ ہوگیا۔ غرض اچھی کتابیں دنیا کے لئے رحمت اور ہمیشہ زندہ رہنے والی چیزیں ہیں،

جس شخص کو تیس سال کی عمر سے پہلے کتابوں سے محبت نہ ہوئی ہو وہ اپنی بعد کی عمر میں کبھی ان سے محبت نہیں کرسکتا انسان اپنی اوائل عمری میں ہی تعلیم وتدریس کے بعد دنیا کے خرافات سے دل کو ہٹا کر کتب بینی کی طرف لگا دے تو رنگا رنگ کے جلوے، گوناگوں تماشے اور انواع واقسام کے نظارے آنکھوں کے سامنے پھر جائیں، اور خلوت میں بھی جلوت کا لطف حاصل ہو، دنیا کی نادرات۔ ہر ملک کے عجائبات، دور دراز مقامات کی سیر وسیاحت، میدان جنگ کی صف آرائیاں اور کارگزاریاں۔ ہر ایک بزم کی جلوہ نمائیاں۔ سب ہی کچھ کنج تنہائی میں بیٹھکر بذریعہ مطالعہ دیکھ لیں جس سے ہر وقت ایک نئی دنیا نظروں کے سامنے رہتی ہے۔ یہی حال مشاہدہ کا بھی ہے مگر ان تمام باتوں سے لطف اٹھانا۔ تجربہ کو وسیع کرنا اور نتائج کا اخذ کرنا ہر ایک کو بقدر ظرف اور حسب کوشش واستعداد حاصل ہوگا۔ کیونکہ علم کا صحیح اور حقیقی ماخذ محض کتابیں ہی نہیں ہیں بلکہ توجہ جس قدر عمیق ہوگی اور جتنا مطالعہ ومشاہدہ میں غرق ہوگا۔ اتنا ہی اس کا دامن خیال وسیع ہوگا اور عمدہ نتائج ہاتھ لگیں گے اس لئے کہ تجربہ احساس۔ عمل اور ذاتی غور وخوض ہی مطالعہ ومشاہدہ کی اصل جان ہیں۔ اگر یہ صفات موجود نہوں تو مطالعہ ومشاہدہ بہت سی کمی کو پورا کرنے والا۔ بہت سی غلطیوں کے اصلاح کا موجب اور بہت سے ناکافی معلومات میں وسعت پیدا کردینے کا ذریعہ ہیں ورنہ ایسے ہیں جیسے ناہموار زمین کے لئے بارش وروشنی

سردار محمدی بیگم بنت مرحوم نواب آف دائی،

افلاس

لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا۔ حلال کمائی سے مفلسی دور کرنا۔ کیونکہ جو مفلس ہوجاتا ہے، اس کے اندر تین باتیں پیدا ہوجاتی ہیں۔ اول ضعف عقل۔ دوسرے دین کی نرمی، تیسرے مروت کا جاتا رہنا، اور ان سے یہ لوگوں میں حقیر ہوجاتا ہے۔

قرآن پاک میں یہود کے بارے میں آیا ہے۔ ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ وباؤ بغضب من اللہ۔ البقرہ

ترجمہ ڈالی گئی ان پر ذلت اور محتاجی اور خدا کے غضب میں گرفتار ہوگئے،

علم الاقتصاد میں لکھا ہے" جب کوئی دستکار بے روزگار رہ کر مفلس ہوجاتا ہے تو بالعموم وہ فطری خود داری اور ہم چشموں کی نگاہوں میں عزت و وقعت پیدا کرنے کی آرزو اس پر کوئی اثر نہیں کرسکتی جو قدرتاً انسان کو اوروں سے آگے بڑھانے کی ایک زبردست تحریک دیتی ہے مفلسی کا آزار انسان کی روحانی قوی کا دشمن ہے۔ وہ مایوس فکر و غفلت شعاری کاہلی اور ہلاکت کی صورتیں جو اس بلائے بے درماں کے ساتھ آتی ہیں۔ دستکاری کی ذاتی قابلیت اور اسکی محنت کی کارکردگی پر ایسا برا اثر کرتی ہیں کہ اس کے کام کی وہ کیفیت اور کمیت نہیں رہتی جو پہلے ہوا کرتی تھی ایک دفع کی شکست ہماری دستکاری کو ہمیشہ کے لئے کارزار زندگی کے ناقابل کردیتی ہے اور پھر یہ نہیں کہ اس شکست کا کچھ علاج ہوجائے،

اگر اس کا کچھ علاج ہے تو صرف یہی کہ انسان ہمت نہ ہارے۔ کیونکہ ہمت سے سب مشکلیں آسان ہوجاتی ہیں۔ حرکت میں برکت ہے، امام غزالی فرماتے ہیں" اگر کسی کو سوال کی ضرورت نہ ہوتی ہو اور بغیر مانگے لوگ اسکو دیتے ہوں تب بھی کچھ کام کرنا افضل ہے، کیونکہ لوگ اس کو اس نظر سے دیتے ہیں کہ وہ اپنی زبان حال سے سوال کرتا ہے۔ لوگوں میں اپنی حاجات کھلی کھلی کہہ رہا ہے۔ مطلب یہ کہ اپنی زندگی میں کسی کا محتاج نہیں ہونا چاہئے۔ حضرت عمرؓ کو چند آدمی ملے، آپ نے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم متوکل ہیں، فرمایا تم نے جھوٹ کہا۔ تم متوکل نہیں ہو، متاہل ہو، پیٹ کے بندے ہو، متوکل صرف وہ ہے جو کام کرکے اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اور اپنے کام کی حفاظت کرتا ہے۔ اس حیلہ سے توکل جو ایک اعلیٰ اخلاقی صفت ہے، اپنی کم ہمتی اور سستی کا نام توکل رکھ لیا ہے۔ ہر شے کے واسطے خدا نے ایک سبب تیار کر رکھا ہے۔ ہر امر میں اللہ پر بھروسہ کرنا چاہئے اور طلب کرنے سے کسی وقت بھی عاجز نہیں رہنا چاہئے، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے آئے اور نماز کیلئے اونٹ سے اترے اور اونٹ کی ٹانگ باندھنے کیلئے متوجہ ہوئے صحابہ نے عرض کیا کہ یہ خدمت ہم بجا لائیں آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی دوسرے سے اتنی مدد بھی نہ مانگے اگرچہ مسواک کے برابر ہو رسول اللہ صلعم نے بہت لوگوں سے صرف بھیک نہ مانگنے پر بیعت لی تھی، دیوان حضرت علیؓ میں لکھا ہے، پہاڑوں کی چوٹیوں سے پتھر لڑھکا کر لانا لوگوں کے احسان اٹھانے سے میرے نزدیک بہت پیارا ہے لوگ کہتے ہیں کسب کرنے میں عار ہے میں نے کہا عار تو سوال کی ذلت میں ہے۔

من فتح علی نفسہ بابا من السوال ترجمہ۔ جو شخص اپنے نفس پر سوال کا ایک دروازہ کھولتا ہے
فتح اللہ علیہ سبعین بابا من الفقر اللہ تعالیٰ ستر دروازے مفلسی کے اس پر کھول دیتا ہے

ایس بی طاہرہ

تاریخ ہند کی ابتری

اسکولوں اور کالجوں میں عرصہ دراز سے جو تاریخ ہند پڑھائی جاتی ہے وہ نہایت غلط پیرایہ میں لکھی گئی ہے۔ خدا بھلا کرے راؤ بہادر چھوٹو رام رکن پنجاب کونسل سابق وزیر پنجاب کا جنہوں نے حال میں اس طرف توجہ فرمائی ہے وہ لکھتے ہیں کہ تاریخ ہند کی جو کتابیں ہمارے کالجوں اور سکولوں میں مروج ہیں غلط اور نامکمل ہیں انکے پڑھنے سے نوجوان طالبعلموں کے دلوں میں ایسا زہر پیدا ہوجاتا ہے جس کا کوئی علاج نہیں، ان تاریخوں میں جہاں مسلمان بادشاہوں کا ذکر آیا ہے ان کو ظالم اور ناحق شناس ثابت کیا گیا ہے اور کہیں ان پر غیر اقوام کو زبردستی مسلمان بنانے کا قصہ گھڑا گیا ہے کہیں زبردستی ان کے مندر میں گھس کر ان کے معبودوں کو توڑ پھوڑ دینے کا بیان ہے، ان واقعات سے ہندوؤں کے جذبات جتنے کچھ مشتعل ہوں کم ہے اس کا نتیجہ ہندو مسلم فسادات کی صورت میں آئے دن ظاہر ہورہا ہے، حالانکہ تاریخی واقعات اس کے برخلاف ہیں بڑے بڑے ہندوؤں اور انگریزوں نے اس کی تردید کی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ان تردیدی بیانات کے ہوتے ہوئے مدارس کے نصاب میں یہ تاریخ کیوں شامل ہے۔ اس کی اصلاح کیوں نہیں کی جاتی۔ خصوصاً ان تاریخوں میں سلطان محمود غزنوی اورنگ زیب اور ٹیپو سلطان کو ظالم اور ہندوؤں کے جذبات کو ٹھکرانے والے بیان کیا گیا ہے واقعات اس کے برخلاف ہیں ابھی تک ان مسلم بادشاہوں کی رواداری اور بے تعصبی کی دلیل غازی اورنگ زیب عالمگیر کا دستخطی فرمان اجودھیا کے مشہور مندر کے پجاریوں کے پاس موجود ہے۔ غازی موصوف کا ایک دوسرا فرمان جس کی رو سے بنارسی پجاریوں کے حقوق محفوظ کئے گئے، آجتک لنڈن میوزم میں بزبان فارسی موجود ہیں، اس تاریخ کے مصنف ای، مارسڈن بی اے ہیں، اس کا اردو ترجمہ لڑکوں کی پرائمری سکولوں میں داخل ہے جس کے مترجم مولوی الہی بخش صاحب ہیں مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے آپ نے جو کچھ لکھا ہے وہ اپنی زبان سے گویا اپنی ہم قوم کی ہی تحقیر کی ہے۔ گو کہ آپ نے صرف بعینہ وہی ترجمہ کیا ہے مگر ہمارا مطلب یہ ہے کہ آپ نے ترجمہ کیا تھا تو اس کی تشریح حاشیہ کی صورت میں لکھ دی ہوتی۔ تاکہ دروغ بیانی کی تردید ہوجاتی۔ یہ الفاظ دیکھکر کس قدر رنج ہوتا ہے کہ مسلمان بادشاہوں کا یقین تھا کہ ہندوؤں کو مسلمان بنانے سے خدا خوش ہوتا ہے اس لئے وہ زبردستی غیر اقوام کو مسلمان بناتے تھے اور جو کوئی اسلام نہ لاتا تھا اس کو قتل کردیا جاتا تھا۔ غیر مسلم کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ عالمگیر غازی کے بیان میں یہ بات دہرائی گئی ہے کہ اگر کوئی ہندو مسلمان نہ ہوتا تھا تو تہ تیغ کردیا جاتا۔ اب خیال کرنے کا مقام ہے کہ جب مسلمانوں کے زمانہ اقتدار میں اس قدر مظالم ہندوؤں پر بتائے جاتے ہیں اور عالمگیر کو ہندوؤں کا دشمن محمود غزنوی کو حد درجہ کا متعصب ٹیپو سلطان کو ہندوؤں کے خون کا پیاسا ظاہر کیا جائے تو اس کا اثر ممکن ہی نہیں کہ ہندو مسلمانوں کے تعلقات پر نہ پڑے۔ یہ جو آئے دن ہندو مسلمانوں کے جھگڑے آپ اخبارات میں

(باقی دیکھئے صفحہ ۴۷۶ پر)

نوکروں کے خصائل

بعض لوگ اپنے خانگی معاملات کو نوکروں سے پوشیدہ نہیں رکھتے، اپنے خاندان کے نقائص و عیوب ان کے روبرو ظاہر کرتے اور سرپرستوں کے خلاف ان سے درپردہ کام لیتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ نوکر بڑے بیوفا اور طوطا چشم ہوتے ہیں، یہ جبتک ہمارا نمک کھاتے ہیں ہمارے طرفدار ہیں اس کے بعد ہمارا پاس و لحاظ بھی جاتا رہیگا، ہماری تمام مہربانیاں اور احسانات فراموش کر دینگے، جس طرح آج یہ دوسروں کا بھید ہمارے روبرو بیان کرتے ہیں کسی نہ کسی وقت ہمارا راز بھی اوروں پر فاش کر دینگے ہمارے خاندانی عیوب سے آگاہ ہونے پر ان کی نظروں میں ہماری عزت اور توقیر قائم نہ رہے گی اس صورت میں وہ صریحاً گستاخی کرنے لگیں گے۔ جو لوگ ان سے پوشیدہ کام لیتے ہیں اول تو وہ سرپرستوں اور بزرگوں کی خلاف ورزی کے گناہ گار ہوتے ہیں۔ پھر اپنی سرداری کو ماتحتوں کے ہاتھ بیچ ڈالتے ہیں ملازم جیسی چاہیں خطا اور نافرمانیاں کریں طبیعت برداشت کی خوگر نہو لیکن اس خوف سے کہ کہیں یہ بھید کھول نہ دیں، تنبیہ کی جرأت نہیں کر سکتے بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ نوکروں سے غیروں کے احوال معلوم کر کے ان کے متعلق رائے قائم کر لیتے ہیں یہ بھی ایک بڑی غلطی ہے، نوکروں کا تو دستور ہے کہ جس کے ساتھ ان کی رنجش یا کشیدگی ہو اس میں دنیا بھر کے عیوب نکالتے ہیں اپنے مفاد کے لئے معصوموں پر الزام لگانا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ ایک دوسرے کے درمیان برائی پیدا کرنا اور باہمی محبت میں رخنہ ڈالنا ان کی عادت ہے۔ اکثر یہ بنا بنایا گھر تک بگاڑنے کا باعث ہوتے ہیں۔ لہذا جو بہنیں عقلمند ہیں وہ نہ نوکروں کو سر پر چڑھاتی ہیں نہ ان کی باتوں پر یقین کرتی ہیں۔

ح - ا بنت غلام حسین ابو رنگون

خاتون ہندی سے خطاب

جہاں خاتونِ ہندی تھی تجھے لازم عزاداری
چمکنا چاہیے تھا تجھکو ہو کر مہرِ خودداری

جہاں رشیا کی بی بی آدمیت کا نمونہ ہے
جہاں خاتونِ روما ہے سراپا عقل و ہشیاری

بتا اے ہموطن کیوں اس قدر مخمورِ غفلت ہے
ترے مہتابِ دانش پر ہے کیوں ابرِ سیہ طاری

صدہا حق تلفیوں پہ بھی نہیں کرتی ہے تو ہلچل
تجھے بی بی بتا کچھ اس قدر ہے نیند کیوں پیاری

ہزاروں اڑ گئیں خوابیدہ قومیں خاک میں ملکر
مگر منظور ہے تجھکو بھی مٹ جانے کی تیاری

بظاہر گو نہیں ہمپایہ یورپ کی خواتیں کی
تو گر بیدار ہو جائے نہیں کچھ اسمیں دشواری

اگرچہ خوب ہے تقلید اعلیٰ تر ممالک کی
نہیں زیبا مگر پھر بھی تصنع اور ریاکاری

ہزاروں سال گذرے ہیں تو نہیں منت گذاری میں
یہی فرخ نژاد ایام ہیں اور دورِ بیداری

جہاں کی بیبیوں میں ہیچ تر ہے تیری زبوں پوشی
تری عزت سہے گی تا بکے یہ ذلت و خواری

کوئی درسِ بلندی دے بھی تو کیا جبکہ خود تجھکو
رہے درماندگی کے عزمِ منزل ہی سے بیزاری

بہت دیکھے ہیں جزر و مد ظلمت کے جمیارے
مگر بے مثل ہے اک تیری قسمت کی نگونساری

اگر اے شہرہ ہے منظور ناموسِ وطن کچھ بھی
نہیں چارہ بجز عزم الامور و گرم رفتاری

شہرا بیگم
مراد آباد

عصمت کی اشاعت میں خدا کے فضل سے کبھی دیر نہیں ہوتی ہمیشہ ۳۰ تاریخ کو شائع ہو جاتا ہے اگر آپ کو کبھی ۲ - ۳ تاریخ تک نہ ملے تو خریداری نمبر کے حوالہ سے ۱۰ تاریخ تک منگا لیجئے، منیجر عصمت دہلی

سیونگ بنک

سیونگ بنک کے نام سے تو سب بہنوں کے کان آشنا ہوں گے مگر اکثر اس کی خوبیوں سے واقف نہوں گی اس مختصر سے مضمون میں اس کے متعلق توجہ دلانی مقصود ہے۔ یہ تو سب پر روشن ہے کہ بنکوں میں روپیہ کا لین دین ہوتا ہے اور اسی لئے ان کو عرف عام میں "کریڈٹ فیکٹری" بھی کہتے ہیں۔ سیونگ یعنی پس انداز شدہ چھوٹی چھوٹی رقمیں بھی چونکہ جمع ہو سکتی ہیں اس لئے اس نام سے موسوم ہے سیونگ بنک سے پہلے عام بنکنگ سکیم کے متعلق کچھ لکھتی ہوں۔ بنکنگ ہندوستان کے لئے کوئی نئی چیز نہیں موجودہ سسٹم سے پہلے بنیوں اور ساہوکاروں کے ہاتھ میں یہ کام تھا اور اب بھی گاؤں میں بنئے ہی بنکرز کے فرائض ادا کرتے ہیں۔ موجودہ بنکوں کا کام متمول لوگوں کا روپیہ بطور امانت جمع کرنا اور ضرورت مندوں کی ضرورت کے لئے قرض دینا ہے۔ یہ جمع کردہ سرمایہ جو عام طور پر لاکھوں تک پہنچتا ہے قرضہ کے لئے ہی وقف نہیں ہوتا بلکہ بڑے بڑے تجارتی کاموں میں صرف ہوتا ہے۔ بنکوں کی ان قواعد کے لحاظ سے ۳ قسمیں ہیں،

(۱) اگریکلچرل (۲) انڈسٹریل (۳) اور سیونگ بنکس، پہلی قسم کے بنک خاص طور پر کاشتکاروں کی ضروریات کے لئے ہیں، ان کو ضرورت کے وقت کم شرح پر سود مہیا کرتے ہیں، کاشتکاروں کو بنیوں کے آہنی پنجہ سے نجات دلاتے ہیں جن کے قرضہ کی قسطیں نسل درنسل چلتی رہتی ہیں، ریگولیشن آف اکاؤنٹس ایکٹ کی رو سے قرضہ سکیم کی بہت کچھ اصلاح ہوگئی ہے اور اب بہت کم بنیوں کو قرضہ دینے کا مجاز ہے

دوسری قسم کے بنک متوسط درجہ کے لوگوں کو تجارت کی طرف راغب کرنے کے لئے ہیں، ان کو بیک وقت بہت سا روپیہ مہیا کرتے ہیں جس سے وہ وسیع پیمانہ پر تجارت شروع کرسکیں،

تیسری قسم یہی سیونگ بنک ہیں جو عام طور پر ہر چھوٹے بڑے قصبہ میں ڈاک خانے کے ساتھ ملحق ہوتے ہیں ان کی غرض و غایت عامۃ الناس میں کفایت شعاری پیدا کرنی ہے۔ بدقسمتی سے ہندوستان میں بنکنگ جیسی مفید سسٹم کی کوئی قدر نہیں ہوئی، آبادی اور رقبہ کے لحاظ سے ہندوستان میں بنکوں کی تعداد بالکل ناکافی ہے۔ جیسا اعداد شمار سے ظاہر ہے،

ریاست متحدہ امریکہ ۳۰۰۰، جاپان ۷۵۰۰، کنیڈا ۱۵۰۰۰، ہندوستان ۷۰۰۰، رقبہ کے لحاظ سے ہندوستان میں ۲۷۰۰ مربع میل میں صرف ایک بنک ہے۔ یہ کچھ حوصلہ افزا نہیں اس کی وجہ عام جہالت اور کورانہ تقلید کے سوا اور کچھ نہیں ہندوستان میں روپیہ کافی ہے۔ مگر وہ زمین میں گاڑ دیا جاتا ہے۔ بلا موقعہ اور بے محل پانی کی طرح بہادیا جاتا ہے، زیور کی شکل میں تبدیل کر کے بکس کے ایک کونے میں چھپا دیا جاتا ہے، اس حالت میں جب روپیہ استعمال نہیں ہوتا تو اس سے فائدہ کی صورت کیا ہو سکتی ہے، اور غربت کیونکر دور کی جاسکتی ہے۔ اگر یہی دفن شدہ روپیہ جو مٹی میں مٹی ہو رہا ہے جمع کیا جائے تو کئی عظیم الشان بین الاقوامی تجارتی کاروبار کھل سکتے ہیں۔ روپیہ کو روپیہ کھینچتا ہے سو لگائیں تو ڈیڑھ سو آئے

اس مجرمانہ بے پرواہی کے ہندوستانی مرد و عورت دونوں ذمہ دار ہیں، ہندوستانی عورت کو ڈومیسٹک اکانومی سے دور کا واسطہ نہیں ہوتا، دلچسپی تو کیسی! اس کی زندگی گھر کے کام کاج بچوں کی دیکھ بھال اور زیور کپڑے کی فکر میں تمام ہوتی ہے، ہندوستان کی غربت کی وجہ عورت کی یہ جامد زندگی ہے، جو گھر کی چار دیواری اور رسم و رواج کی قید و بند سے مانوس ہو کر بیرونی دنیا سے بے خبر ہو جاتی ہے۔

اب اسی سیونگ بنک کو دیکھئے۔ بہت سی بہنیں بالکل بے خبر ہوں گی، حالانکہ اس کے قواعد عام فہم اور آسان ہوتے ہیں تھوڑی سی چھوٹی رقم جمع کرائی جا سکتی ہے مگر دلچسپی نہ ہونے کی وجہ سے توجہ نہیں کرتیں، کوئی بہن ایسی نہ ہوں گی جو دن میں دو تین آنے موسمی پھلوں پر یا بچوں کی ضدوں پر خرچ نہ کر دیتی ہوں۔ اگر یہی رقم تھوڑی سی احتیاط سے کسی سیونگ بنک میں ڈال دی جائے تو مہینے میں ۵ روپے کہیں نہیں گئے، اس سے گھر کی اقتصادی حالت بہت کچھ سنور سکتی ہے، توجہ کرنے پر زیادہ بڑی رقمیں جمع کرنی مشکل نہیں۔ قطرہ قطرہ بہم دریا شود۔ چار آنے روز کے حساب سے آپ کم سے کم سال بھر میں ۹۰ روپے جمع کر سکتی ہیں مگر اس کے لئے استقلال اور روک تھام کی ضرورت ہے، آپ کو تھوڑی سی تکلیف برداشت کرنی ہوگی، نکو بننا پڑے گا، اکثر بہنیں اپنا جمع پونجی مونڈن چھوچھک وغیرہ جیسی غیر معقول رسموں پر برباد کر دیتی ہیں۔ اس سے اجتناب کرنا ہوگا۔ مگر اس چھوٹی سی قربانی سے دین و دنیا دونوں کی اصلاح کر سکتی ہیں۔ اس طرح وہ اپنے مشیر کا ہاتھ بھی بٹا سکتی ہیں،

بعض طبیعتیں شکی ہوتی ہیں۔ بعض مجبور ہوتی ہیں کہ کوئی رکھنے نکلوانے والا نہیں ہوتا۔ اور اکثر پابندی نہیں کر سکتیں ان کے لیے سنٹرل بنک آف انڈیا لمیٹڈ کی "ہوم سیونگ سکیم" بہت مفید ہوگی۔ سنٹرل بنک چھوٹی چھوٹی خوبصورت فولادی صندوقچیاں ان لوگوں کو مہیا کرتا ہے جو روپیہ گھر بیٹھے جمع کرنا چاہیں، یہ صندوقچی صرف تین روپے میں مل سکتی ہے، جو آئندہ بھی کام آ سکتی ہے۔ صندوقچی کی چابی بنک کے پاس ہی رہتی ہے۔ دونوں طرف ماتھے پر دو سوراخ ہوتے ہیں ایک میں سکے اور دوسرے میں چک وغیرہ ڈالے جاتے ہیں جب جمع شدہ رقم ۵ یا ۵ روپے سے تجاوز کر جائے تو بنک میں جمع کرادی جاتی ہے جس پر کرنٹ اکاونٹ کے لئے ۲ ½ فی صدی اور فکسڈ ڈیپازٹ کے لئے اس سے زیادہ منافع بھی ملتا ہے، جس وقت آپ نکلوانا چاہیں نکلوا سکتی ہیں۔ صندوقچی آپ کے پاس ہی رہے گی یہ سکیم بہت مفید ثابت ہوئی ہے اب تک ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو چکی ہیں۔ اس سے بچوں عورتوں کو کفایت شعاری کی عادت ہو جاتی ہے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس سے احتیاط کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ فضول خرچی سے نفرت ہو جاتی ہے اور یہ دیدہ زیب صندوقچی ان کی نگاہوں سے کبھی اوجھل نہیں ہونے پاتی۔ چھوٹے بچے بچیاں بڑے شوق سے اپنا جیب خرچ جمع کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں اگر بچپن سے یہ عادت ہو جائے تو بڑے ہو کر تمام بری عادتوں سے مثلاً چٹورا پن، اسراف وغیرہ سے محفوظ رہتے ہیں پابندی، ضبط اور سوچ بچار کا مادہ پیدا ہوتا ہے، ہمارے ہاں بھی ایک ایسی صندوقچی ہے۔ چھوٹی قدسیہ پیسے ملتے ہی اس میں ڈال دیتی ہے مجھے یقین ہے کہ بہنیں مجھ سے اتفاق کریں گی اور اس کی طرف توجہ کرینگی

طیبہ خاتون لاہور

اہلیا بائی

تیغ دشمن سے ہوا کام جو کھانڈو کا تمام
ہوگئی بیوہ جوانی میں اہلیا بائی

پڑگئی اوس امنگوں کے چمن پر یکسر
دل نازک کی کلی کھلتے ہی بس مرجھائی

دلِ غمدیدہ میں چاہت نہ رہی جینے کی
ساتھ شوہر کے روانہ ہو یہ جی میں آئی

دل نے آمادہ کیا اسکو ستی ہونے پر
آگ سینے میں غمِ ہجر نے وہ بھڑکائی

حسبِ دستور نہا دھو کے وہ پہنا ملبوس
جس میں اندازِ عروسانہ کی تھی زیبائی

نالہ و آہ سے رنواس میں محشر تھا بپا
تھی اہلیا مگر اک پیکرِ بے پروائی

ہوگئی کلبۂ احزاں میں مکیں سب سے الگ
مونسِ جانِ ستمدیدہ ہوئی تنہائی

بوڑھا ملہار تھا خود داغِ جگر سے نالاں
دیکھا یہ حال تو اور اس پہ قیامت آئی

پاس اہلیا کے گیا اُٹھ کے وہ افتاں خیزاں
اس طرح شاملِ فریاد ہوئی گویائی

میری حالت پہ ذرا غور کرو اے بیٹی!
دیکھو تقدیر نے کیا ساعتِ بد دکھلائی

عالمِ یاس میں چھوڑا ہے جواں بیٹے نے
تم بھی تیار ہو، قسمت کی ستم فرمائی

چھوڑ کر جاؤ نہ گردابِ فنا میں مجھکو
پھرتی ہے کشتیٔ امید میری چکرائی

درخورِ رحم نہیں میں، نہ سہی، یہ تو کہو
یوں ہی برباد ہو یہ مملکتِ آبائی

میں سمجھتا ہی رہا تم کو عصائے پیری
بے رخی تم نے برے وقت پہ کیوں دکھلائی

رقت انگیز تھی ملہار کی رودادِ الم
جب یہ فریاد اہلیا نے سنی تھرائی

جوڑ کر ہاتھ جھکی پائے خسر پہ فوراً
یعنی وہ اپنے ارادے سے وہیں باز آئی

کر دیا آتشِ ایثار نے کندن اس کو
جی گئی زندہ ستی بن کے اہلیا بائی!

تلوک چند محروم

ہندوستان کے قدیم باشندوں کے دلچسپ حالات

کوروا وکرڑاکو قوم

ہندوستان میں آریوں کے آنے کے قبل وحشی قومیں آباد تھیں، آرین نسل کے لوگ جو کہ دراز قد اور گندمی رنگ کے تھے وسط ایشیا سے آکر پنجاب میں آباد ہوگئے اور پھر رفتہ رفتہ دریائے سندھ گنگا، جمنا، کی وادیوں اور زرخیز خطوں میں پھیلتے گئے، ان سے اور یہاں کے قدیم وحشی قوموں سے جو کہ پستہ قد، سیاہ فام اور بدشکل تھے خوب لڑائیاں بھی ہوئیں آرین نسل کے لوگ جو کہ بعد میں ہندو کہلانے لگے ان پر غالب آگئے۔ وحشی قومیں شکست کھا کر گنجان جنگلوں اور پہاڑوں پر جہاں ان کی پہونچ نہ ہوسکے بھاگ گئے اور کچھ لوگ آریوں کی غلامی، کھیت جوتنا اور رذیل کام کرنے لگے، یہ لوگ شدر یعنی ڈوم، چمار، مہتر، مسہر، دوبادہ وغیرہ کے نام سے پکارے جانے لگے اور ان میں جذب ہوگئے،

ان قدیم باشندوں کی نسل اب بھی ہندوستان کے جنگلی و پہاڑی علاقہ مثلاً صوبہ متوسط، سلسلہ کوہ ودھیا چل چھوٹا ناگپور، سنتھال پرگنہ، نیلگیری وغیرہ جگہوں میں پائے جاتے ہیں اور ان میں گونڈ، کول، سنتھال، بھیل ڈراوڑ، کوروا وکرڑاکو، پنکا، بیگا وغیرہ قومیں مشہور ہیں۔ یہ قومیں اب فنا ہو رہی ہیں۔ اور ان کی تعداد کم ہوتی جارہی ہے، بہت سے لوگ عیسائی بنا لیے گئے، بقیہ جو بچے تو وہ اپنے قدیم رسم و رواج کو بھولتے جارہے ہیں اور ہندؤں کے رسم و رواج کو اختیار کرنے لگے ہیں مجھے ان وحشی قوموں کے درمیان جنگلوں اور پہاڑوں پر نئی نئی کوئلہ کی کانیں شروع کرنے کے سلسلہ میں کافی عرصہ گذارنا پڑا ہے اور ان کے حالات کا بھی مطالعہ کرنے کا کافی موقعہ ملا ہے، ایک نئی کوئلہ کی کان ایک گنجان جنگل و پہاڑی علاقہ میں شروع کرنے کے لئے ہمیں بہت ہی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا، یہ وحشی لوگ جنہوں نے کبھی کسی مہذب آدمی کی شکل شاید ہی دیکھی ہو۔ ہمیں دیکھ دیکھ کر خوف سے بھاگنے لگے۔ بہت کوشش، لالچ، ترغیب و جانفشانی کے بعد یہ لوگ بس میں آئے۔ لیکن کان میں کام کرنے کے لئے رضامند ہی نہ ہوتے، بہت خوف کھاتے، خیر آہستہ آہستہ انہیں رضامند کیا اور اب تو ہزاروں جنگلی آدمی کان کے اندر کام کرنے لگ گئے ہیں اور بہت کچھ مہذب ہوگئے ہیں ان میں سے ایک بہت ہی وحشی قوم کوروا وکرڑاکو، کے حالات قلم بند کرتا ہوں۔ آئندہ انشاء اللہ اوروں کے حالات بھی پیش کرونگا،

کوروا وکرڑاکو قوم پہلے آپ اس کے فوٹو کو غور سے دیکھیں، یہ لوگ ہمارے پاس کان کے اندر کام کرتے ہیں، انہیں قابو میں لانے کے لئے مجھے زیادہ دقت کا سامنا ہوا، لیکن جب قابو میں آگئے تو ان سے بہت آرام بھی ہوا۔ بہت ہی

محنتی اور جفاکش ہیں، مجھے ان کا فوٹو لینے میں بھی ان کو منانا پڑا تب بڑی مشکل سے صرف حکم کی تعمیل میں میرے کیمرہ کے سامنے کھڑے ہوئے، میں نے فوٹو لیتے وقت بہت کوشش کی کہ ان کے اصل قومی لباس میں لوں لیکن عورت نے کچھ بلبی ساری اپنی رسم کے خلاف اور لوگوں کی دیکھا دیکھی پہن رکھی ہے، یہ لوگ ریاست سرگوجا و ریاست جسپور و اودے پور (صوبہ متوسط) کے علاقوں میں پائے جاتے ہیں، کسی زمانہ میں یہ لوگ اپنی علاقوں کے چھوٹے چھوٹے حصوں کے راجہ تھے، تھوڑے دن قبل دو کوروے ریاست سرگوجا کے اچھے اچھے حصوں کے زمیندار تھے لیکن والئے ریاست سے ہمیشہ جھگڑا و فساد کرتے رہنے کے سبب آہستہ آہستہ انکے علاقہ ضبط کرلئے گئے، اور اب ایک ہی دو گاؤں ان کے قبضہ میں رہ گئے ہیں، ریاست جسپور میں ابھی ابھی دو زمینداریاں کوروا خاندان میں ہیں جن میں سے ایک زمیندار کھوریا خاندان قدیم زمانہ سے جسپور ریاست کے دیوان ہوتے آئے ہیں، گرچہ اب ایسا نہیں ہے تو بھی وہ ابھی تک دیوان کہے جاتے ہیں. کوروا دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ڈیہریا اور پہڑیا۔ ڈیہڑیا وہ ہیں جو گاؤں میں رہتے اور کھیتی کرتے ہیں. پہڑیا کوروے" بیوریا" بھی کہلاتے ہیں اور یہ پہاڑوں پر رہتے اور بیورطریقہ سے کھیتی کرتے ہیں. بیور طریقہ یہ ہے کہ پہاڑی جنگلی جگہوں میں جنگل کے درخت کاٹ کاٹ کر گرا دیتے ہیں خشک ہو جانے پر موسم گرما میں آگ لگا دیتے ہیں جب آگ ٹھنڈی ہو جاتی ہے تو اسی راکھ میں بارش کے قبل کودیلی ساواں دہاں، کلائی، اکو کھڑا۔ کھیرا، شکر قند اور مرچ وغیرہ پیدا کرتے ہیں، کھیرا وزن میں دس سیر سے کوئی کوئی زائد ہوتا ہے۔ ریاست جسپور کے ڈیہریا اور پہڑیا کوروا ؤں میں جس قدر فرق ہے ویسا سرگوجا میں نہیں ہے۔ سرگوجا کے ڈیہریا کوروا میں کڑاکو کی آبادی زیادہ نہیں ہے۔ ہوشنگ آباد نیواڑ اور بیتول ضلع کے "کراکو" اور یہاں کے کڑاکو" ایک ہی ہیں، اور شاید کوروا کی ہی ایک شاخ ہے۔ کڑاکو لوگ اپنے کو ایک دوسری شاخ بتاتے ہیں مگر یہ لوگ قبول کرتے ہیں کہ اُن میں اور کوروا میں زیادہ فرق نہیں ہے، کوروا ؤں کا کہنا ہے کہ یہ لوگ کھوریا علاقہ کے خاص باشندے ہیں اور انہیں سرگوجا کے راجہ نے اپنی ریاست میں آباد کیا ہے۔ پہاڑی کوروے دیکھنے میں بہت خوفناک معلوم ہوتے ہیں، یہ جنگلی اور بدشکل ہوتے ہیں اور اپنی بدشکلی کا یہ سبب بتلاتے ہیں کہ پہلے جب انسان سرگوجا علاقے میں آباد ہوئے تو جنگلی جانور ان کی فصلوں کا بہت نقصان کرتے تھے۔ اس لئے ان کو ڈرانے کے لئے لوگوں نے بانس اور گھانس کی خوفناک شکلیں بنا کر اپنے اپنے کھیتوں میں کھڑی کر دیں۔ ان کے بڑے دیوتا نے یہ حالت دیکھی اور سوچا کہ اگر ان میں جان ڈالدوں تو میرے بھگتوں کو جنگلی جانوروں سے کبھی خوف نہ ہوگا۔ یہی خیال کر کے ان شکلوں میں جان ڈالدی، کوروا لوگ اپنے کو انہی کی نسل بتاتے ہیں۔ کوروا پست قد، سیاہ فام مگر بہت مضبوط اور پھرتیلے ہوتے ہیں وہ اپنے سر کے بالوں کو نہیں کٹواتے ہیں اور انہیں رسی کے مانند لپیٹ کر ہاتھ ہاتھ بھر لمبی چوٹی سر کے پیچھے کی طرف باندھے رہتے ہیں لیکن جو لوگ کوئلہ کی کانوں میں کام کرتے ہیں وہ بالوں کو اب کٹوانے لگے ہیں،

لڑکے لڑکی اپنی شادی خود ہی طے کر لیتے ہیں، ان کے ماں باپ کی منظوری اور امداد کی ضرورت نہیں ہوتی ہے

جہیز میں صرف بارہ تیرہ روپے دینے ہوتے ہیں۔ جس شخص کو جہیز دینے کی حیثیت ہو تو وہ آٹھ آٹھ اور دس دس شادیاں کرتے ہیں جب تک بچہ نہ ہو عورت مرد ساتھ رہتے ہیں۔ پھر عورت علیحدہ رہنے لگتی ہے۔ اور جنگل سے قند لا کر علیحدہ پکاتی ہے۔ ہر عورت اپنے لائے ہوئے قند کا کچھ حصہ اپنے شوہر کو دیتی ہے۔ اس لئے جس شخص کی جس قدر زیادہ بیویاں ہوں اسے اسی قدر آرام ملتا ہے۔ یہ لوگ اپنا گذر اوقات جنگلی قند اور جانوروں کے گوشت پر کرتے ہیں۔ قند کی پہچان انہیں بہت اچھی ہے۔ بعض ایسے قند وہ جانتے ہیں کہ جس کے کھا لینے سے ایک دو روز بھوک پیاس کی حاجت نہیں رہتی، جب انہیں کوئی شکار وغیرہ نہیں ملتا یا کہیں سفر کرتے ہیں تو اس قند کو کھا لیتے ہیں بعض قند بہت فائدہ مند اور نہایت ہی لذیذ بھی ہوتے ہیں جن کی شناخت بھی جانتے ہیں، تیر اندازی میں یہ بہت مشاق ہوتے ہیں اور شکار کو ہوشیار کر کے مارتے ہیں،

یہ لوگ "دولہا دیو" ست باہنی دیوی" ٹھاکر دیو اور کھویا رانی "کی پوجا کرتے ہیں۔ کھویا رانی کی عزت سب سے زیادہ کرتے ہیں جنہیں پہلے موقعہ پر ۲۵۔۳۰ بھینسوں اور بے شمار بکروں کی قربانیاں کی جاتی تھیں، ان کے تین تہوار مشہور ہیں، جاڑے میں دیوتھان۔ جب سب دیوتاؤں کی پوجا اور قربانی ہوتی ہے۔ نوا کھائی۔ جب نیا غلہ کھاتے اور شراب پی کر خوشیاں مناتے ہیں اور ہولی ماہ مارچ میں ہوتی ہے۔ یہ لوگ گونڈ اور کنور کے یہاں کھانا کھائیں گے لیکن برہمن کے ہاتھ کا کھانا ہرگز نہیں کھائیں گے۔ کچھ لوگ بیور طریقہ سے کاشتکاری کرتے ہیں مگر ڈاکہ ڈالنے کے بہت شوقین ہیں۔ غول کے غول عورت مرد سب ڈاکہ ڈالنے جاتے ہیں، انسان کی جان لینا ان کے لئے ایک ادنیٰ سا کام ہے۔ مگر نقب زنی سے مکان کے اندر گھس کر چوری کرنا بہت بڑا عیب سمجھتے ہیں اور ایسا کبھی نہیں کرتے ہیں، ڈاکہ ڈالنے کیلئے جاتے وقت نیک ساعت و شگون کا انتظار کرتے ہیں، تھوڑے سے چاول مرغی کے سامنے ڈالتے ہیں۔ اگر مرغی اچھے اچھے دانے چن کر کھانا شروع کرے تو سمجھتے ہیں کہ اچھا مال غنیمت ہاتھ آئیگا۔ ڈاکہ ڈالنے کیلئے جاتے وقت بچہ کا رونا بہت ہی بڑا بدشگون خیال کرتے ہیں۔ ایک دفعہ ایک کوروا ڈاکہ ڈالنے جانے لگا اس کا ایک دو سال کا بچہ رو اٹھا، اسے اس بدشگونی پر بہت ہی غصہ آیا اور اس نے اس بچہ کی ٹانگ پکڑ کر ایک پتھر پر ٹپک کر جان سے مار دیا۔

جب یہ لوگ شکار کو جاتے ہیں تو قصہ کہتے ہیں ان کے قصوں میں سے ایک یہ ہے: "ایک جگہ سات بھائی تھے جو شکار کھیلنے گئے۔ سب سے چھوٹے بھائی کا نام جلپھڑا تھا، ان لوگوں نے ایک جنگل کا ہانکا کیا اور ان میں سے چار بھائی اپنے تیر و کمان لے ہانکے سے نکلتے ہوئے جانوروں کو مارنے کے لئے چھپ کر بیٹھ گئے۔ جلپھڑا کی طرف سے ایک شکار چیتل نکلا۔ اس نے تیر چلایا مگر وار خالی گیا۔ اس پر اسکے چھ بھائی بہت خفا ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم لوگ سارا دن بھوکے پھرے ہیں اور شکار ملا بھی تو تو نے ایسا تیر مارا کہ وہ صاف بچ گیا۔ ان لوگوں نے غصہ میں ایک درخت ماہول کی چھال کی رسی بنا کر ایک بورا بنایا اور جلپھڑا کو اس بورے میں بند کر کے ندی میں پھینک دیا اور گھر کو واپس چلے گئے، تھوڑی دیر میں ایک مشہور جنگلی جانور سامبھر وہیں پر پانی پینے آیا۔ جلپھڑا نے اس سے التجا کی کہ اس کی جان بچادے۔ سامبھر بورے کو



ہندوستان کے قدیم وحشی باشندے



صنف نازک کے
مردانہ مشاغل

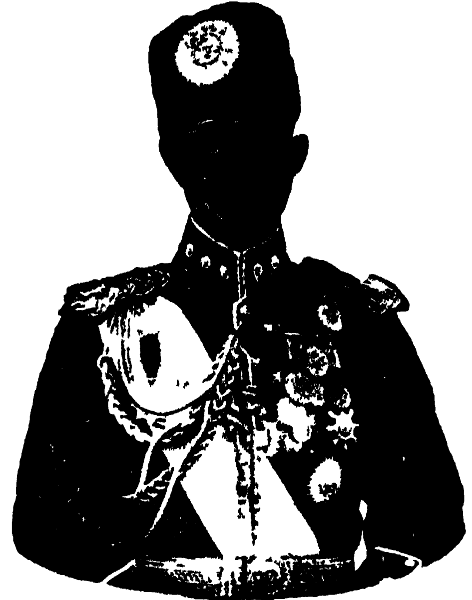
ایک مغربی خاتون
کی شہسواری
کا کمال

راجکماری اکاموا بی۔ اے



ٹراونکور کی ایک شہزادی جو ریاست
میں زنانہ مدارس کی انسپکٹریس
مقرر ہوئی ہیں

مرحوم جنرل نادر خاں



سابق شاہ افغانستان جو ۸ نومبر کو
کابل میں قتل کر دیئے گئے

مادم سوکو لو گرف



روسی انشا پرداز خاتون جو انقلاب
روس کی ایک ضخیم تاریخ
لکھہ رہی ہیں -



مسی ہاگن ایک ۱۳ سالہ لڑکی جو لندن کی ایک فرم میں
کئی ہزار پونڈ سالانہ پر کام کرتی ہے

مس سیتا جگومل



جو حیدرآباد دکن کے زنانہ اسکولوں
کی اعلی افسر مقرر
ہوئی ہیں

اپنے سینگ میں پھنسا کر کنارے کھینچ لایا اور اس کی جان بچائی۔ جب سا مبھر پانی پی چکا تو جلپھڑا نے پھر اس سے التجا کی کہ مجھے بورے سے باہر نکال دے۔ سامبھر نے اپنے دانتوں سے ماہول کی رسی کو کاٹ دیا اور جلپھڑا باہر نکل آیا۔ جلپھڑا نے باہر نکلکر سامبھر سے کہا کہ ذرا بورے کے اندر گھسکر دیکھو تو تم اس کے اندر سما سکتے ہو کہ نہیں۔ سامبھر جیسے ہی بورے کے اندر گھسا جلپھڑا فوراً بورے کا منہ بند کر پیٹھ پر لاد کر گھر کو چلتا ہوا۔ اس کے بھائی اسے اور زندہ سامبھر کو لاتے ہوئے دیکھکر بہت ہی متعجب ہوئے اور پوری کیفیت دریافت کی، جلپھڑا نے سارا قصہ صحیح صحیح بیان کر دیا۔ سبھوں نے اس سامبھر کو مار کر اور بھون کر کھایا۔ پھر سب بھائیوں نے جلپھڑا سے کہا اب ہم لوگوں کو تم ویسے ہی بورے میں بند کر کے ندی میں ڈال دو، تاکہ ہم لوگ بھی ایک ایک سامبھر اسی طرح سے لے آئیں۔ جلپھڑا خوشی سے راضی ہوگیا۔ تب سبھوں نے مل کر چھ بورے تیار کئے اور انہیں ندی کے کنارے پہونچے اور چھ بھائی ایک ایک بورے میں گھس گئے۔ جلپھڑا نے ہر ایک بورے کا منہ بند کر کے سبھوں کو ندی میں پھینک دیا۔ وہ سب ڈوب کر مر گئے۔ تب جلپھڑا گھر لوٹ آیا اور آرام سے اپنی زندگی بسر کرنے لگا،

کرڑاکو قوم کی حالت کوروا قوم سے کچھ اچھی ہے۔ یہ لوگ ہل بیل کے ذریعہ سے کاشتکاری کرتے ہیں۔ ڈاکہ ڈالنے میں زیادہ تر کوروا‌ؤں کا ساتھ نہیں دیتے ہیں۔ کرڑاکو و کوروا کے درمیان شادی نہیں ہوتی، البتہ مرد ایک ساتھ بیٹھ کر کھاتے پیتے ہیں۔ عورتیں نہیں کھاتیں، یہ لوگ زہریلے سانپوں کو چھوڑ کر باقی سب جانوروں کے گوشت کھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ پہاڑی کوروے کتے اور بلی کے گوشت کو بھی نہیں چھوڑتے۔ دیکھنے سننے میں کرڑاکو کوروے ہی کے مانند معلوم ہوتے ہیں یہ لوگ کوروا قوم کی طرح اپنے کو کھوریانی کے نسل سے نہیں بتاتے اور نہ کھوریا کے زمیندار کو اپنا سرغنہ مانتے ہیں۔ کرڑاکو اپنی پیدایش کا حال اس طرح بتاتے ہیں کہ کسی زمانہ میں ایک مقام میں ایک عورت اور ایک مرد رہتے تھے۔ جن کے کوئی اولاد نہیں ہوتی تھی۔ ضعیفی کے ایام میں ان لوگوں نے خدا سے دعا کی اور ان کے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ لڑکا پیدا ہوتے بول اٹھا کہ مجھکو سوائے جنگلی قند کے اور کوئی چیز نہ کھلائی جائے۔ اس لئے اس لڑکے کی نسل کو کرڑاکو یعنی کھودنے والے کہنے لگے۔ اس لڑکے کو یہ لوگ گوسائیں سنیاسی کہتے ہیں اور اس کے ماں باپ کی پوجا کرتے ہیں،

یہ لوگ بہت ہی چھوٹے چھوٹے گھر بنا کر رہتے ہیں جس کا دروازہ مشکل سے تین فٹ اونچا ہوتا ہے، گھر کے اندر کھڑے ہونے کی جگہ نہیں رہتی ہے۔ گھر میں بیٹھ کر اور جھک کر داخل ہوتے ہیں۔ گویا ان کے گھر صرف سونے کے لئے ہوتے ہیں اور بقیہ وقت گھر کے باہر گذارتے ہیں، ہمارے پاس جو کرڑاکو ہیں ہم نے انہیں اچھے آرام دہ مکان بنوا کر رہنے کو دئے لیکن انہوں نے کسی حالت سے اس میں رہنا منظور نہیں کیا، پھر انہوں نے خود اپنے ہاتھوں سے چھوٹے چھوٹے گھر بنا لئے اور اسی میں بہت خوشی سے رہتے ہیں،

سید محمد یوسف

تعلیم خانہ داری

خدا کا شکر ہے کہ اب ہندوستان میں بھی تعلیم کا دور دورہ ہے اور یہ خیال کہ لڑکیوں کو پڑھا کر کیا ملازمت کرانی ہے ہمارے بزرگوں کے دل سے دور ہورہا ہے اور بہت سی لڑکیاں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہی ہیں اور سکول کی حدود سے نکل کر کالجوں تک پہنچ گئی ہیں لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جہاں لڑکیوں کی تعلیم میں آسانیاں پیدا کی جارہی ہیں وہاں خانہ داری کی تعلیم کو بالکل ہی پس پشت ڈال دیا گیا ہے آج کل اعلیٰ تعلیم یافتہ لڑکیوں میں بہت ہی کم ملیں گی جو اعلیٰ نظام پر گھر چلانے کی قابلیت رکھتی ہوں آج کل کی تعلیم یافتہ لڑکیاں ڈگریاں حاصل کرنا، فن موسیقی میں ماہر ہونا اور سیر و تفریح میں اپنے وقت کا بیشتر حصہ صرف کرنا غازہ و پوڈر سے اپنے چہروں کو زینت دینا معیار زندگی خیال کرتی ہیں اور یہ سب کچھ اس لئے کہ آج کل کی روشنی کے دلدادہ نوجوان لڑکیوں کی اس ظاہری ٹیپ ٹاپ سے جلد مرعوب ہوجاتے ہیں اور ان فیشن اور تعلیم کی دیویوں کے آگے سر خم کر دیتے ہیں اس قسم کی ازدواجی زندگی ابتداً نہایت خوشگوار اور پر لطف بسر ہوتی ہے لیکن کچھ عرصہ بعد جب یہ سرگرمی کچھ کم ہوجاتی ہے اور دوسری ضرورتیں محسوس ہوتی ہیں تو اسوقت ایسی بیوی میں ہزاروں عیب نظر آتے ہیں تعلیم خانہ داری سے ناواقفیت کی وجہ سے ان میں آئے دن لڑائی جھگڑے رہتے ہیں، بہت کم لڑکیاں شادی کے بعد تنہا گھر کا قابل اطمینان انتظام کرسکتی ہیں اور اکثر نادانی کی وجہ سے بہت کچھ نقصان برداشت کرتی ہیں۔

لڑکیوں کے لئے طریقہ رہایش سیکھنے اور باقاعدہ تعلیم خانہ داری حاصل کرنے کی اشد ضرورت ہے، لڑکیوں کی تعلیم کا معیار فیشن پرستی ہرگز نہونا چاہیئے، بلکہ انہیں دنیا میں باعزت زندگی بسر کرنے کے لئے بہت کچھ سیکھنے کی ضرورت ہے،

ہندوستانی گھروں کو مہلک بیماریوں سے بچنا محال ہے آئے دن کوئی نہ کوئی بیماری ہندوستان میں پھیلی ہی رہتی ہر گھر کے گھر اور خاندان کے خاندان فنا ہوجاتے ہیں۔ اگر لڑکیوں کی تعلیم میں کچھ تھوڑا بہت فن طب کو بھی دخل دیا جائے تو نہایت مناسب ہوگا تاکہ اگر خدانخواستہ گھر میں کوئی بیمار پڑجائے تو نرسنگ کا بار لڑکیاں خود اٹھا سکیں اور اپنے بیمار متعلقین کو بخوبی آرام پہنچا سکیں، صفائی صحت و تندرستی کا جزو اعظم ہے۔ بچپن ہی سے صفائی کی عادت ڈالنی چاہیئے، اپنے جسم کی صفائی اپنے لباس کی صفائی۔ اپنی کتابوں اور کمرے کی صفائی کا خیال رکھنے کے بعد تمام گھر کی صفائی رکھنے میں کوئی دقت پیش نہ آئیگی،

کھانے پکانے اور سلائی سے اچھی طرح واقفیت رکھنے کے علاوہ زمانہ جدید کے مطابق مکان کی آرایش میں مہارت پیدا کرنا ہر لڑکی کا فرض اولین ہے، کمرہ ملاقات کو کس طرح سجانا چاہیئے۔ سونے یا کھانے کے کمرہ میں کن کن چیزوں کی ضرورت ہے اور ان چیزوں کو کیونکر مناسب طور پر ترتیب دینی چاہیئے۔ اسی طرح گودام، باورچی خانہ اور غسل خانہ وغیرہ کی صفائی و ترتیب میں کماحقہ واقفیت ہونی چاہیئے۔ بعض بیویاں خود تو بہت فیشن پرست نظر آتی ہیں۔ سر سے پیر تک فیشن کی دیوی معلوم

(باقی دیکھئے صفحہ ۴۷۲ پر)

نزاکت اور چستی کی جنگ

آج سے ایک صدی قبل گذشتہ بادشاہی زمانہ کے امیر طبقہ کی خواتین زمانہ حال کی فارغ البال عورتوں کی طرح توانا اور مضبوط نہ ہوتی تھیں، اس زمانہ میں شرافت اور امارت کا اظہار نزاکت اور کمزوری کی نمایش پر موقوف تھا۔ عورتوں کو ورزش کرنے کھلی ہواہیں پھرنے، ٹینس وغیرہ کھیلنے کی سہولتیں میسر نہ تھیں، موجودہ زمانے کی آزادی نہ تھی۔ پُرامن سڑکیں اور ریل تھی، نہ ڈاکوؤں سے پُرامن راہیں عورتوں کو کھلے بندوں بے دھڑک تنہا پھرنے کی جرات نہ ہوسکتی تھی ہماری کمزور نازک اور رہان پان دادیاں بالاخانوں پر چڑھنے کے قابل نہ ہوتی تھیں چار سیڑھیاں چڑھ کر اور چکرا کر بیٹھ جاتی تھیں۔ پردہ کی ازحد پابندی تھی۔ برسوں کے بعد اگر کسی رشتہ دار کے ہاں شادی غمی میں جانے کی ضرورت ہوتی تھی تو وہ پالکیوں نالکیوں ڈولیوں اور ہواداروں پر سوار ہو کر جاتی تھیں صحن میں دوچار چکر لگانا اُن کے لئے دوبھر ہوتا تھا۔ چھالیا ہی کترنا ان کا بھاری کام تھا اس زمانے کی سوسائٹی میں نزاکت ہی عورت کی بہترین خاصیت تھی جو عورت پانی کی صراحی اٹھاتے وقت سو بل کھاتی تھی جو جائے ضرور میں آفتابہ اٹھا کر لیجانے سے معذور رہوتی تھی جسے پاندان اٹھانا بھی بارگراں معلوم ہوتا تھا، وہ اس زمانے کے امیر طبقہ کی بہترین عورت تھی اس زمانے کے مرد بھی ان اداؤں کے قدردان تھے وہ ان دست و پا سے معذور اور چلنے پھرنے سے مجبور نازک عورتوں کو بہترین اور قابل قدر ہستی خیال کرتے تھے۔ چہرہ کی زردی۔ نقاہت، دل کی دھڑکن ذرا سا زور لگانے پر ہانپنا اس زمانہ کی خوشحال مستورات کا طرۂ امتیاز تھا، ہماری یہ مرحوم دادیاں اگر کنج لحد سے سر اٹھا کر اپنی اس زمانہ کی چست اور مضبوط چھوکریوں کو یوں قلانچیں بھرتی ٹینس کھیلتی اور کھٹ پٹ کرتی ہوئی جاتی دیکھ پائیں تو اوئی اماں کہہ کر دامن لحد میں پھر روپوش ہو جائیں، ہواداروں پر سوار ہونے والی ان بیچاریوں کو کیا خبر تھی کہ ہماری آئندہ نسلیں ٹینس کورٹ میں ہرنیوں کی طرح چوکڑیاں بھرینگی، سائیکل اور موٹریں دوڑائیں گی اور ہوائی جہاز اڑائیں گی،

انگریزی حکومت اور یورپین تہذیب چست اور چالاک عورتوں کا نمونہ ہندوستان میں لائی۔ یورپین لیڈیاں نہایت آزادی اور بے باکی سے پھرنیوالی اور ورزش کرنے والی عورتیں تھیں ان کی صحبت کے اثر سے ہماری عورتوں کو بھی پرانے زمانے کی نزاکت ترک کرنی پڑی اب خیر سے ہماری لڑکیاں بھی ان مسوں سے چال ڈھال تراش خراش رفتار و گفتار میں کسی طرح کم نہیں،

ریلوے سٹیشنوں پر یہ نظارہ اب شاذ ہی دیکھنے میں آتا ہے کہ ایک برقعہ پوش لڑکھڑاتی ہوئی اپاہج بیگم صاحبہ کو ان کا کوئی مرد ساتھی ہاتھ سے پکڑے ہوئے پلیٹ فارم پر گھسیٹا لیجا رہا ہے۔ اب چمپئی اور زرد رنگ کا حسن فیشن میں داخل نہیں، اب یورپین لیڈیوں جیسا سرخ رنگ مطلوب ہے، یہ رنگ اور حسن صرف ورزش اور اعلیٰ صحت کی بدولت حاصل ہو سکتا ہے۔ اگر جسم میں خون ہے اور صحتور خون ہے تو چہرہ لب اور پلکوں کا رنگ سرخ ہوگا اور خون حاصل کرنے کے لئے اچھی خوراک ہضم کرنے

ا: ورزش کی ضرورت ہے جسم میں خون نہیں تو رنگ زرد ہوگا۔ لب اور کلّے پیلے ہوں گے، ہاتھ پاؤں موم کی رنگت سے ہوں گے یہ کمزوری اور ایسی نزاکت اب فیشن سے باہر ہے۔

ہماری موجودہ نسل کی لڑکیاں سکولوں میں تعلیم پاکر توانا اور مضبوط ہو رہی ہیں، ہاکی ٹینس اور فٹ بال کھیلتی ہیں۔ چھلانگیں مارتی ہیں، بوٹ پہن کر میموں کی طرح کوسوں تک کھٹ پٹ کرتی چلی جاتی ہیں، اب یہ اعلیٰ خوراک کھا سکتی ہیں اور ہضم کر سکتی ہیں،

اس زمانہ کے نوجوانوں کا مذاق بھی تبدیل ہو رہا ہے۔ وہ ایسی بیویاں پسند کرتے ہیں جو سٹیشن پر چلتے وقت ان سے دو قدم آگے ہوں۔ جو ڈولیوں تانگوں اور سکھپالوں کے بغیر چل پھر سکیں۔ سیر و شکار میں ان کا ساتھ دے سکیں۔ جو کلب گھروں اور ناچ گھروں میں بے تکلف بے تکان مردوں کا ساتھ دیں۔ ادا شناس بزرگ خاموش ہیں اس تبدیلی سے وہ متوحش بھی ہیں اور خوش بھی، ہماری چست و چالاک خواندہ عورتیں زندگی کی کشمکش میں ہمارے ساتھ زور اور طاقت استعمال کرنے کے قابل ہو گئی ہیں۔ اس کا کیا نتیجہ برآمد ہوگا۔ اس تبدیلی کے کیا مفاد ہوں گے۔ کیا یہ تندرست اور توانا عورتیں سوسائٹی کے لئے مفید ثابت ہوں گی یا مضر ہیں۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا فیصلہ وقت ہی کر سکتا ہے،

بیگم خان عبدالرشید گجرات

بقیہ صفحہ ۴۰۷

ہوتی ہیں لیکن جب ان کے گھروں میں جائیں تو حقیقت کھل جاتی ہے۔ کھانے کے کمرہ میں مطالعہ کے کمرہ کی چیزیں نظر آتی ہیں تو خوابگاہ میں کمرہ ملاقات کی۔ اگر ایک دروازہ پر سرخ پردہ ہے تو دوسرے پر سبز۔

لیڈی اروِن کالج فار وومن کے نام سے دہلی میں ایک نیا کالج کھلا ہے جہاں ہندوستانی لڑکیوں کے لئے تعلیم خانہ داری کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے سلائی، کھانا، پکانا، نرسنگ، طریقہ آرائشِ مکان، باغبانی وغیرہ سکھایا جاتا ہے، فن موسیقی کی بھی تعلیم دی جاتی ہے اگر لڑکیاں میٹرک کے بعد ایک سال کا کورس وہاں لیں تو بہت ہی اچھا ہو لیکن ہر لڑکی کے لئے وہاں تعلیم پانا مشکل ہے۔ ایسی لڑکیوں کے لئے جو وہاں نہ جا سکیں، "دفتر عصمت" دہلی کی کتابیں کشیدہ کاری عصمتی دسترخوان اور اسی سلسلہ کی دوسری کتابوں کا مطالعہ بہت ضروری ہے، یہ کتابیں ہندوستانی لڑکیوں کے لئے نہایت مفید ہیں،

بزرگوں سے استدعا ہے کہ لڑکیوں کو جہاں اعلیٰ تعلیم دیں وہاں ان کو خوش اخلاقی بردباری تحمل، اور نیک طینت بنائیں، کم تعلیم خانہ داری سے پوری طرح واقف کریں اور ان میں مذہبیت پیدا کریں۔ بچپن ہی سے انہیں ان باتوں کا عادی بنا دیں، تاکہ جب وہ ایک چھوٹی سلطنت کی ملکہ بنیں تو انہیں ہر کام اور ہر بات میں سہولت ہو اور وہ اپنے خاندان کا نام روشن کریں۔

سرور رعنا

نمناک دیوار

سمتھ کے مکان پر چند بے تکلف دوستوں کا مجمع تھا اور خوش گپیوں کا دور دورہ تھا ایسے موقعوں پر بالعموم جب لوگ باتیں کرتے کرتے تھک جاتے ہیں تو بھوتوں اور جنوں کے قصے شروع ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اول تو یہ قصے دلچسپ بہت ہوتے ہیں اور دوسرے ان کا سلسلہ اتنا طویل ہوتا ہے کہ گھنٹوں بیٹھے رہیئے قصے سے قصہ نکلتا چلا آئے گا اور ہر شخص اپنا اپنا تجربہ بیان کرنے میں جلدی کرے گا سمتھ کے مکان والے مجمع میں بھی یہی کیفیت تھی، ہر شخص کوئی نہ کوئی قصہ بیان کر رہا تھا اور سننے والے تھوڑی دیر کے لئے مبہوت ہو جاتے تھے،

اس مجمع میں ایک آدمی ایسا بھی تھا جو اجنبی معلوم ہوتا تھا اسے ولشام نامی ایک شخص اپنے ساتھ یہاں لایا تھا۔ حالانکہ سوائے ولشام کے کوئی بھی اس سے واقف نہ تھا۔ سمتھ نے یہ دیکھکر کہ بیچارا اجنبی خاموش ہے اور باتیں کرنے والوں کا منہ تک رہا ہے۔ اس سے مخاطب ہو کر کہا کہ "جناب آپ نے بہت سے قصے سنے، اب آپ بھی اپنا کوئی قصہ بیان کیجیے۔ تاکہ ہم سب اس سے حظ اٹھائیں"، اجنبی نے تھوڑی دیر غور کیا۔ سگرٹ کے چند لمبے لمبے کش کھینچے اور پھر کہنے لگا کہ صاحب آپ حضرات نے زیادہ تر جگ بیتی بیان کی۔ مگر اس میں لطف نہیں۔ اگر واقعی سننے پر رضامند ہوں تو میں آپ بیتی سناؤں جو پر لطف بھی ہے اور چونکہ خود مجھ پر گذری ہے اس لئے اس میں شک کا شبہ تک نہیں، اتفاق کی بات ہے کہ اس عجیب وغریب واردات کا خاتمہ آج سہ پہر ہی کو ہوا ہے" ہم سب نے اس کی کہانی سننے کا اشتیاق ظاہر کیا اور ہمہ تن گوش ہو گئے،

" دو یا ایک برس ہوئے " اس نے کہنا شروع کیا " کہ میں لندن کے گریٹ آرمنڈ سٹریٹ کے ایک مکان میں رہتا تھا، سابقہ کرایہ دار نے سونے کے کمرے میں سبز رنگ کرایا تھا۔ مگر مکان بوسیدہ تھا اور بارش کی وجہ سے کمرے کی دیوار نمناک ہو گئی تھی۔ اسی نمناکی کی وجہ سے دیواروں پر طرح طرح کے نشانات بن گئے تھے۔ ان ہی نشانوں میں ایک نشان ایسا تھا کہ اس سے مکمل انسانی شکل بن گئی تھی، چہرے کا ہر حصہ صاف طور پر واضح تھا کہ آنکھیں تو اس قدر صاف تھیں کہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ تصویر ہم کو دیکھ رہی ہے۔ ایک عجیب بات یہ تھی کہ دیوار کے دوسرے نشانات بدلتے تھے مگر یہ تصویر جوں کی توں قائم تھی اور اٹھتے بیٹھتے میرے سامنے رہتی تھی،

اتفاق سے اسی زمانہ میں میں سخت نزلہ اور بخار میں مبتلا ہوا۔ اور ابھی پوری طرح اچھا نہ ہوا تھا کہ معمولی سی بے احتیاطی سے مرض نے اور طول کھینچا، تمام دن سوائے اس کے میرا اور کوئی کام نہ تھا کہ پلنگ پر لیٹا کتابیں پڑھوں یا کسی بات پر غور کروں

اب یہ چہرہ ہر وقت میرے سامنے رہتا۔ میرے دل و دماغ پر وہ پوری طرح مسلط ہوگیا اور رفتہ رفتہ اس میں مجھے زیادہ اصلیت دکھائی دینے لگی، یہاں تک کہ دن رات کوئی وقت ایسا نہ تھا کہ مجھے اس چہرہ کا تصور نہ رہتا ہو، مجھے یہ محسوس ہونے لگا کہ چہرہ اس قدر عجیب ہے کہ اگر اسے کہیں دیکھ لوں تو فوراً بلا تامل پہچان لوں،

خیر میں بالکل تندرست ہوگیا۔ مگر اس چہرہ نے میرا پیچھا نہ چھوڑا۔ میں نے اس کی تلاش میں سڑکوں پر گشت کرنا شروع کر دیا۔ کیونکہ مجھے احساس تھا کہ دنیا میں کہیں نہ کہیں اس سے میری ملاقات ضرور ہوگی اور میں یہ بھی سمجھتا تھا کہ ہم دونوں کی قسمت کسی نہ کسی طرح ایک دوسرے سے وابستہ ہے۔ اس چہرہ کی تلاش میں مدتوں، جلسوں اور کرکٹ کے میچوں میں مارا مارا پھرا۔ مگر میری تلاش کا کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ ہاں اتنا فائدہ تو ضرور ہوا کہ ہزاروں اور لاکھوں چہروں کو بغور دیکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ عام خیال ہے دنیا میں ہر چہرہ کی ساخت الگ ہوتی ہے۔ بلکہ میں نے پتہ چلایا ہے کہ چہروں کی چند محدود قسمیں ہیں جو عام طور پر دنیا میں پائی جاتی ہیں

بہرحال اس تلاش میں میری کیفیت بالکل دیوانوں کی سی ہوگئی، میں نے دنیا کے سب کاروبار چھوڑ دئے، اب میرا صرف یہ کام رہ گیا کہ سڑکوں کے نکڑوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کے چہروں کو غور سے دیکھا کروں، لوگ مجھے پاگل سمجھتے تھے اور پولیس کو مجھ پر طرح طرح کے شبہ گزرنے لگے،

اتنا کہہ چکنے کے بعد معلوم ہوتا تھا کہ وہ تھک گیا ہے۔ اس نے آہستہ آہستہ ماتھے پر ہاتھ پھیرا۔ اور ذرا سی دیر رک کر پھر کہنا شروع کیا" کہ آخر میری تلاش و سرگردانی بار آور ہوئی، میں نے دیکھا کہ اسی دیوار کے چہرہ والا ایک شخص ایک ٹیکسی میں بیٹھا جا رہا تھا۔ یہ دیکھ کر پہلے میں کچھ دور اس ٹیکسی کے پیچھے بھاگا۔ پھر راستے میں ایک دوسری ٹیکسی میں کود کر بیٹھ گیا۔ اور چلانے والے سے کہا کہ اگلی گاڑی کے پیچھے پیچھے چلو۔ اگر تم نے اسے نظر میں رکھا اور جہاں یہ جا رہی ہے وہاں پہنچا دیا تو انعام دے کر خوش کر دوں گا۔ موٹر چلانے والا پہلی گاڑی کے پیچھے چل پڑا۔ آخر ہم اسٹیشن پہنچ گئے میں نے دیکھا کہ یہاں اس شخص کے ساتھ دو عورتیں بھی ہیں جو اس کی بیوی اور بیٹی معلوم ہوتی ہیں معلوم ہوا کہ وہ لوگ اسی وقت فرانس جا رہے تھے میں نے چاہا کہ اسٹیشن پر ہی اس سے بات کر لوں مگر ممکن نہ ہوا،

وہ لوگ ریل میں بیٹھ گئے، میں نے بھاگ کر جلدی سے ٹکٹ خریدا اور اسی ریل میں سوار ہوگیا۔ خیال تھا کہ بندرگاہ پر پہنچ کر اس سے بات کرنے کا موقع مل جائے گا مگر یہ خیال بھی موہوم ثابت ہوا، وہ جلدی سے جہاز پر سوار ہوگیا اور میں منہ دیکھتا رہ گیا۔ مگر چونکہ میں اب اسے پانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اس لئے واپس بھی نہ ہونا چاہتا تھا،

جہاز کا ٹکٹ خرید کر میں بھی وہاں پہنچا، اب مجھے معلوم ہوا کہ اس کے لئے ایک بڑا کمرہ "ریزرو" کرا دیا گیا ہے جس سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہ مالدار شخص ہے، یہاں وہ دیکھتے دیکھتے اپنے کمرہ میں چلا گیا۔ اور مجھے پھر مایوس ہونا پڑا، اس وقت میں تکان سے چور تھا اور گھبراہٹ سے میرا دل بلیوں کی طرح اچھل رہا تھا۔ یہ سوچ کر کہ آخر کبھی تو وہ

اپنے کمرے سے برآمد ہوگا، میں وہیں دروازہ کے پاس کھڑا ہوگیا۔ میری امید برآئی وہ اپنے کمرے سے نکلا میں نے اسے بغور دیکھا اور محسوس کیا کہ اس کے اور دیوار والے چہرہ میں تل برابر بھی فرق نہ تھا۔ اس نے میری طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور پھر آگے بڑھنے لگا۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ موقعہ ہاتھ سے نکل گیا تو اس سے ملنا اور مشکل ہو جائیگا میں اس کی طرف بڑھا اور بھرائی ہوئی آواز میں اس سے کہنے لگا "معاف فرمائیے، مگر میں مدت سے نیاز حاصل کرنیکا خواہش مند ہوں، براہ کرم اپنا کارڈ تو مرحمت فرمائیے"

یہ سنکر وہ پریشان ہوگیا اور صورت سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مجھے پاگل سمجھتا ہے، مجھ سے پیچھا چھوڑانے کے لئے اس نے کارڈ نکال کر میرے حوالے کیا۔ اور فوراً آگے بڑھ گیا۔ اب آپ میری حیرت کا اندازہ کیجئے کہ میں نے کارڈ پر پڑھا (مسٹر آر منڈ وال[1]) یہ پڑھ کر میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا آگیا اور پھر مجھے یاد نہیں کہ کیا گذری حتیٰ کہ ایک دن میں نے بولون کے شفاخانے میں آنکھ کھولی۔ چند ہفتہ میری حالت امید و بیم سی گذری، ایک مہینہ ہوا کہ میں پھر اپنے وطن اور مکان واپس آگیا ہوں"

یہاں وہ پھر رکا، ہم سب نے پہلے اس کی صورت دیکھی اور پھر ایک دوسرے کو دیکھا اور محسوس کیا کہ اب تک جتنے قصے ہم نے سنے تھے وہ اس کے مقابلہ میں ہیچ تھے۔ ایک دو منٹ دم لیکر اس نے شروع کیا "میں گریٹ آرمنڈ اسٹریٹ واپس آیا اور اب اس کے درپے ہوا کہ مسٹر آر منڈ وال کے پورے پورے حالات کا پتہ چلاؤں۔ یہ تو معلوم ہوگیا کہ وہ ایک امریکن کروڑپتی ہے۔ اس کے ماں باپ انگریز ہیں اور وہ خود بھی انگلستان میں رہتا ہے۔ مگر انگلستان میں اس کا پتہ معلوم نہ کر سکا،

وقت گذرتا گیا، یہاں تک کل رات میں تکان سے چور اور مختلف تفکرات میں مبتلا اپنے پلنگ پر پڑ رہا صبح کو جب آنکھ کھلی تو سورج نکل چکا تھا حسب معمول آنکھ کھلتے ہی میری نظر سب سے پہلے دیوار والے چہرے پر پڑی میں یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ اب اس کا ایک دھندلا سا نشان باقی رہ گیا تھا اور بس، میں نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا شروع کیا، یہاں تک کہ مجھکو یقین آگیا کہ میری نظر غلطی نہیں کر رہی، مجھے اچھی طرح یاد تھا کہ گذشتہ رات یہ تصویر خوب نمایاں تھی، اور اب اس کا یہ سایہ سا باقی رہ گیا تھا،

میں گھبرا کر گھر سے باہر نکلا۔ لڑکے صبح کے اخبار گلیوں میں فروخت کر رہے تھے اور آوازیں دے رہے تھے کہ "ایک امریکن کروڑپتی کی موٹر کا حادثہ" آپ سب نے بھی یہ خبر ضرور پڑھی ہوگی، میں نے جلدی سے یہ اخبار خریدا اور اس سے مجھے معلوم ہوا کہ مسٹر ارمنڈ وال اپنے دوستوں کے ساتھ اٹلی میں موٹر کا سفر کر رہے تھے کہ چھکڑے سے اس کی ٹکر ہوگئی، اور موٹر الٹ گئی۔ مسٹر وال کی حالت نازک ہے،

[1] (وال) انگریزی میں دیوار کو کہتے ہیں

یہ خبر پڑھ کر میں اپنے مکان پر واپس آیا اور پلنگ پر بیٹھ کر تصویر کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگا، میرے دیکھتے ہی دیکھتے یہ تصویر غائب ہو گئی اور دیوار پر اس کا کوئی نشان باقی نہ رہا۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ مسٹر وال اس حادثے سے جانبر نہ ہو سکے اور انہوں نے انتقال کیا۔ اتنا کہہ کر وہ خاموش ہو گیا۔

ہم سب حیران رہ گئے "تعجب ہے" "حیرت انگیز واقعہ ہے" دنیا کے عجیب کارخانے ہیں" غرض یہ کہ ہر شخص نے اپنے اپنے دل کی حالت بیان کی،

اجنبی نے کہا "آپ حضرات بالکل درست فرماتے ہیں میرے قصے میں تین عجیب باتیں ہیں اول تو یہ کہ لندن کے ایک مکان کی دیوار پر امریکہ کے ایک کروڑ پتی کی ہو بہو تصویر بن جائے اور دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ اس امریکن کا نام اس محلہ اور مقام کے مطابق ہو جہاں کہ قدرتی طور پر اس کی تصویر بن گئی تھی، یقیناً ان دو باتوں میں آپ مجھ سے پورا اتفاق کرینگے"۔ ہم نے اس سے اتفاق کیا۔ اس کے بعد جنوں اور بھوتوں کے متعلق ہماری پرانی بحث شروع ہو گئی بلکہ اس قصے کے سننے سے لوگوں میں اور جوش آگیا۔ اور جو اب تک بھوتوں کے قائل نہ تھے وہ بھی قائل ہوتے معلوم ہوئے اس بحث کے دوران میں اجنبی اٹھا اور خدا حافظ کہہ کر باہر جانے لگا، وہ ابھی دروازے تک بھی نہ گیا تھا کہ ہم میں سے ایک نے کہا کہ "حضرت آپ نے تین عجیب باتیں بتائی تھیں دو تو بیان کر دیں۔ اب تیسری کیوں بھولے جاتے ہیں

اس نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا کہ "تیسری بات یہ ہے کہ یہ قصہ میں نے ابھی ایک گھنٹہ پہلے گھڑا تھا اچھا خدا حافظ" یہ سن کر ہم سب اچھل پڑے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ابھی غشی سے افاقہ ہوا ہے۔ ہم نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر لشام کو تلاش کیا مگر وہ چل دیا تھا، اور اس اجنبی کو ہمیں الو بنانے کے لئے چھوڑ گیا تھا،

(انگریزی سے) مس معتصمۃ الرحمن

(حیدرآباد دکن)

(بقیہ صفحہ ۴۶۱)

پڑھتی ہیں یہ اسی غلط تاریخ کا زہریلا اثر ہے۔ اور بڈھلاڈہ، کانپور، کشمیر میں جو مسلمانوں پر قیامت ٹوٹی یہ ان ہی تاریخوں کی غلط بیانی کا ادنیٰ کرشمہ ہے اور ابھی نہ معلوم اور کیا کیا ہنگامہ ہندوستان میں برپا ہو، پس اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ فوراً تاریخ میں سے فرضی من گھڑت قصے نکال کر صرف صحیح واقعات لکھے جائیں خواہ وہ ہندوؤں کے بارے میں ہوں یا مسلمانوں کے اور غلط سلط سابقہ تاریخ کے عوض مدارس کے نصاب میں جدید صحیح تاریخ رائج کی جائے۔ ہندو مسلم اتحاد کے لئے سب سے پہلے تاریخ ہند کا صحیح ہونا ہے۔ جب تک ہندو مسلمانوں میں ایک دوسرے کی طرف سے نفرت اور دشمنی پیدا کرنے والی یہ جھوٹی کہانیاں تاریخ میں سے نہ نکالی جائینگی، ناممکن اور قطعی ناممکن ہے کہ ہندو مسلمانوں میں اتحاد اور محبت پیدا ہو سکے

ب۔ ن ابراھیم (مدراس)

چیونٹی

خدا کی شان تو دیکھو کہ ایک مورِ ضعیف
میں اس کے ذوقِ کشاکش کی کیا کروں تعریف
یہ ایں قوائے نحیف و نزار و زار و نحیف
پہاڑ۔ سامنے ہو تو کہے مزاج شریف
نظر کا نقش جہاں ہے ادچٹ نہیں سکتا
قدم ہے سست مگر بڑھ کے ہٹ نہیں سکتا

جو پانی آئے تو تنکوں کا پُل بنا کے بڑھیں
ملے۔ ذرا سی گر بھی تو ڈگمگا کے بڑھیں
ہزار فضل پہ ہو فضل پھیر کھا کے بڑھیں
نہو۔ جو راہ۔ سرنگیں لگا لگا کے بڑھیں
یہ ایک ایک جری خیل سے نہیں رُکتا
کہ جیسے شیر کا منھ سیل سے نہیں رُکتا

قطار باندھ کے جاتا ہے اس طرح لشکر
کہ جیسے جا کے الٹ دے گا گنبدِ اخضر
یہ موتھ میں دانے ہیں یا ہیں دھن میں شب گوہر
سروں پہ بوجھ نہیں پھول رکھ لئے سر پر
یہ ایک دُھن میں ہیں مقصد سے لَو لگائے ہوئے
ہوائے شوق لئے جاتی ہے اڑائے ہوئے

کسی سے گنج فراواں کی جبکہ پائی خبر
رپٹ کی عین دیانت سے قوم میں جا کر
خبر کا ملنا تھا۔ پل بھر میں پل پڑا لشکر
بس ایک رات میں دنیا ہوئی اِدھر سے اُدھر
ہے ذکر اپنوں کا کیا۔ سب کے بند کاٹ دیئے
مکان غیروں کے غلّے سے پاٹ پاٹ دیئے

اُدھر سے ایک جو آیا اِدھر سے ایک بڑھا
جو پاس ورد تھا آپس میں منھ ملا کے کہا
بغیر جس کے گذرنا محال تھا گویا
ہوئی جو اس سے فراغت پھر اپنی راہ لگا
ہے شب بھی انکے لئے ایک سی سحر کیا ہے
یہ اپنے کام میں مصروف ہیں خبر کیا ہے

گرا ہی پڑتا ہے ایک ایک پر کہ ہم پہونچیں
مقابلے پہ لگا دیں جو لاکھ ہوں جانیں
کمانڈر کوئی ان کا سا لائے تو دیکھیں
ذرا سی آڑ پکڑ کر اتار دیں فوجیں
مجال کیا ہے، جو مقصد سے کوئی ٹل جائے
نہیں ہے کہ جو پاتال تک نکل جائے

کہیں کا عزم کیا اور پھر کہیں پہونچے
ہزار زخم بہ تن ہائے نازمیں پہونچے
جہاں سے چڑھ کے گرے اٹھکے پھر وہیں پہونچے
ہزار بار فلک سے سوئے زمیں پہونچے
شکست کھا کے قدم بار بار بڑھتا ہے
یہ عزم حضرت شاعر نہیں کا حصہ ہے

بساط سے بھی سوا اپنا حال کرتی ہے
یہ ادنیٰ چیونٹی ہو کر کمال کرتی ہے
نیپولین نے اسی سے سبق لیا اکثر
اسی کو دیکھ کر بڑھتا رہا ہے اسکندر
خدا نے ہمکو بنایا ہے اشرف خلقت
کہاں دماغ پھر اس کا کہاں ہماری مت

"ھل چل"

ایک ایکٹ کا مزاحیہ ڈرامہ

ذیل کا ڈرامہ "مول تول" کی دوسری کڑی ہے جس کو اصلاح معاشرت کے تحت میں تحریر کیا ہے، بشرط فرصت اس کی دوسری کڑیاں بھی پیش کیجائیں گی،

اشخاص ڈرامہ

لطیفہ، سعیدہ، کنیزہ — بہنیں

محمودہ	لطیفہ کی ۱۶ برس کی لڑکی
نعیمہ	سعیدہ کی ۱۳ برس کی لڑکی
عزیز	لطیفہ کا ۱۸ برس کا لڑکا
رفیق	سعیدہ کا ۷ برس کا لڑکا
مسیتا	تیرہ برس کا چھوکرا
ڈاکٹر	

نوٹ: یہ نام سب فرضی ہیں۔

جائے وقوع۔ ہندوستان کا ایک شہر

اشخاص ڈرامہ کی حیثیت۔ شریف طبقہ۔ خوش حال تعلیم یافتہ اور مہذب، پرانی وضع کے پابند

وقت۔ اپریل۔ سہ پہر۔ مکان۔ پختہ۔ باہر سے شاندار۔ لیکن اندر سے استرکاری اور سفیدی سے محروم۔ کئی جگہ سے اینٹیں اپنے شکستہ اور پرانے دانت دکھا رہی ہیں،

خاکہ:

شمالی سمت	دالان در دالان
جنوبی سمت	بیرونی دروازہ ڈیوڑھی۔ کمرہ
مشرقی سمت	باورچی خانہ۔ طہارت خانہ، حمام
مغربی سمت	دوہرا کمرہ
صحن	کشادہ

ایکٹ پہلا

سین ۱

تعارف: صحن میں تخت بچھا ہوا ہے جس پر ایک معظمہ بیٹھی ہوئی چھالیہ کتر رہی ہیں، قریب کے بچھے ہوئے پلنگوں پر گٹھریاں، طوطے کا پنجرہ چھوٹا بچہ۔ مرغیاں۔ کبوتر، کھانے کے برتن وغیرہ علی الترتیب رکھے ہوئے ہیں اور بیٹھے ہوئے ہیں ملحقہ چھوٹی چوکی پر ایک اوسط العمر خاتون وضو کر رہی ہیں، باورچی خانہ میں خادمہ برتن مانجھ رہی ہے، اور ایک صاحبزادی سالن بھون رہی ہے مکان سے باہر سڑک پر سے ایک موٹر آہستہ آہستہ آتی ہے اور مذکورہ مکان کے سامنے رک جاتی ہے جس کے اندر سے ایک شریف آدمی نکلتا ہے اور سیٹ پر سے ہینڈ بیگ اٹھا کر دروازہ کی طرف رخ کرتا ہے۔ زنجیر ہلا کر اپنی آمد کی اطلاع دیتا ہے اور فوراً ہی رخ پھیر کر سمت مخالف میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ دھوپ اس کے تمام جسم پر پڑ رہی ہے۔ چہرے کو بچانے کے لئے ہیٹ کو نیچے سرکا لیتا ہے اندر لطیفہ (زنجیر کی آواز سنکر) مسیتا! باہر دیکھ کون ہے

(مسیتا باہر جاتا ہے اور گھبرایا ہوا واپس آتا ہے۔)

مسیتا: ارے ڈاکٹر صاحب ہیں

عزیز: (باآواز) جلدی پردہ کرو جلدی! (آہستہ) میں نے اپنا پائجامہ کھونٹی پر لٹکا دیا تھا۔ ملتا ہی نہیں۔

نعیمہ۔ بھائی جان وہ دھوبن لے گئی ہے۔ ابھی تو گئی ہے،
عزیز (مضطربانہ) غضب کر دیا۔ لو اب ہمارے پاس کوئی پاجامہ ہی نہیں ہے واشنگ کمپنی سے ابھی کپڑے بھی نہیں آئے (تیز ہو کر) آخر پوچھ تو لیا ہوتا بھئی، اب کیا میں ڈاکٹر کے سامنے لنگی باندھے ہوئے جاؤں۔ ——— (رخ پھیر کر) پردہ ہو گیا گیا؟ (صحن میں آکر) آخر یہ ابھی تک کیا ہو رہا ہے،
نعیمہ "پردہ کا سامان"
محمودہ۔ "ذرا سا گوشت بھون لوں"
لطیفہ۔ "ذرا سا زردہ کھا لوں"
کنیزہ۔ "ذرا سی کنگھی کر لوں"
سعیدہ (نماز میں بولتے ہوئے) ذرا سی نماز پڑھ لوں"
نعیمہ (قہقہہ لگاتے ہوئے) "دوبارہ شروع کیجیئے یا اسی کو جوڑئیگا"
سعیدہ۔ (ہونٹوں پر انگلی رکھ کر) ہونہہ! خاموش۔
(زنجیر ہلانے کی آواز دوبارہ آتی ہے جس کو سن کر سب پر بجلی طاری ہو جاتی ہے)
عزیز (دانت بھینچ کر) ارے صاحب خدا کے لئے پردہ کر لیجئے، بندہ نے گھنٹہ بھر پہلے پیشین گوئی کر دی تھی کہ ڈاکٹر آنے والا ہے تیار ہو جائیگا۔ باہر دھوپ میں کھڑا انگھل رہا ہوگا، بیچارہ،
کنیزہ (چوٹی میں موباف کی جگہ کمر بندہ باندھتے ہوئے) اے بھئی ہاتھ پیر کیوں پھلائے دیتے ہو، ابھی ہوا جاتا ہے۔ پردہ۔ آخر تم باہر جا کر ڈیوڑھی میں کیوں نہیں بٹھاتے۔ ذرا کہہ آؤ کہ ابھی بلاتی ہیں
عزیز۔ "وہ پاجامہ جو دیدیا گیا ہے ہمارا دھوبن کمبخت کو،
لطیفہ۔ "بس پاجامہ کی جان کو رو رہے ہیں۔ سنتے سنتے کان پک گئے، پاجامہ! پاجامہ! ماتم کرو،
عزیز (غصہ میں) سیتا! بلانے ڈاکٹر کو دیکھ۔ ہے آج ان لوگوں کا سامنا ہو جائے، (سیتا باہر جاتا ہے اسی وقت زنجیر ہلانے کی آواز تیزی سے آتی ہے اور متواتر چند منٹ تک سنائی دیتی ہے)
محمودہ "کاش یہ ڈاکٹر اندھا ہوتا یا میں (جلتی پتیلی کو کسی کپڑے کی مدد کے بغیر اٹھانے کی کوشش کرتی ہے۔ اور جب زبردست چٹکا لگتا ہے تو چیخ مارتی ہے۔ اور پتیلی کو دونوں ہاتھوں سے زمین پر پٹک دیتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سب گوشت الٹ جاتا ہے) ہائے میرے اللہ (جلے ہوئے ہاتھوں کو پانی کی پتیلی میں ڈبوتی ہے) ہاتھ جل جاتے ہیں دل بھن جاتا ہے۔ مگر شدت کے پردے پر آنچ بھی نہیں آتی۔
لطیفہ (سر پیٹ کر) ہے ہے کیا کروں! (گھبرا کر تخت سے اترنے کی کوشش کرتی ہے اور پاندان کو زنجیر لگائے بغیر ہی ہٹاتی ہے۔ تمام کلھیاں ڈبیاں قلابازی کھاتی ہوئی زمین پر آرہتی ہیں اور کتھے چونے تمباکو اور چھالیہ کا ایک اعلیٰ درجہ کا مکسچر تیار ہو جاتا ہے) اوئی (غصہ سے کانپ کر) عزیز تم پر خدا کی مار۔
عزیز (ہنس کر) خدا نہ کرے (زیر لب) بیہودگی خود کریں لعنت کریں شیطان پر۔
سعیدہ (اس موقعہ پر نماز پڑھنے میں مشغول تھیں، رکوع کو توڑ کر سبحان ربی العظیم کہتی ہوئی اپنی ہمشیرہ کلاں کی مدد کو لپکتی ہیں) عزیز! خدا تم کو بن بیاہا ہی رکھے (پیروں سے جوتا تلاش کرتے ہوئے) توبہ! یہ جوتہ کون پہن گیا۔
کنیزہ۔ (پلنگ سے اٹھتے ہوئے اور آدھی گندھی ہوئی چوٹی کو ہاتھ سے پکڑے ہوئے) اس گھر میں سب پیروں کے اندھے ہیں، میرا جوتہ بھی کوئی پہن گیا،
سعیدہ۔ پھر تم کس کا جوتہ پہنے ہوئے ہے
کنیزہ (متعجب ہو کر) لے ہے ہے یہ آپ کا جوتہ ہے ایں سمجھی تھی کہ میرا ہے (لوٹا اٹھاتے ہوئے) ذرا چوکی پر ہو آؤں، تو دیتی ہوں
سعیدہ (تیز ہو کر) اس وقت تک کھڑی رہوں گی کیا،
کنیزہ (ہنس کر) آپ باقی نماز پڑھ لیجئے جب تک،
لطیفہ۔ تم کو بھی بے وقت کا راگ سوجھتا ہے، بھلا یہ بھی کوئی چوکی پر جانیکا موقع ہے، ڈاکٹر جو کھڑا ہے،
کنیزہ "پہلے آپ کتھا چونہ علیحدہ کر لیجئے،
(سیتا باہر سے گھبرایا ہوا آتا ہے)

مسیتا۔ "ڈاکٹر گیا" عزیز۔ "اچھا ہوا گیا"

سعیدہ۔ "ہے ہے کہاں تک ٹھہرتا۔ لطیفہ۔ "موئے روکا بھی نہیں"

سب۔ "ارے دوڑو! دوڑو!"

مسیتا۔ (قہقہہ لگاکر) ڈاکٹر صاحب آتے ہیں پردے والیوں، پردہ کرلو۔ سب: بدذات ڈرا دیا، اچھا بلاؤ!

(پردہ ہٹتا ہے اور ڈاکٹر کی پتلون گھر کے اندر داخل ہوتی ہے)

سب (سر پہ پیر رکھ کر شمالی سمت کے دالان کی طرف بھیڑیئے سے ڈری ہوئی بکریوں کی طرح بھاگتے ہوئے) مسیتا رک! رک!

لطیفہ (ہانپتے ہوئے) پردہ ڈال دے۔

مسیتا۔ الگنی کہاں ہے۔ رسی کسی نے کھول لی!

کنیزہ۔ کسی نے کھول لی ہوگی، دوسری باندھ دو۔

مسیتا۔ کیل کہاں ہے۔ کسی نے گرادی؟

سعیدہ۔ کنیزہ نے کپڑے لٹکانے کو نکال لی تھی، دوسری ڈھونڈھ لو۔"

لطیفہ۔ اللہ ہی تمہارے عیبوں کا پردہ رکھے،

(کھیل ختم ہوگئی۔ رسی تانی۔ پردہ لٹکایا جب ڈاکٹر اندر آیا، مگر اسی وقت محمودہ جو اپنے جلے ہوئے ہاتھ پر آلو پیس کر تھوپ رہی تھیں، ڈاکٹر کو روبرو دیکھ کر صحت خانہ میں جو قریب ہی واقع ہے چھلانگ مار کر پناہ گزیں ہوتی ہیں۔

عزیز۔ (ڈاکٹر کو دیکھ کر شرماتے ہوئے) آداب عرض ڈاکٹر صاحب معاف کیجئے گا۔ (مسیتا سے) "کرسی"

کنیزہ۔ (پردہ میں) "کرسی" نعیمہ (پردہ میں) "کرسی"

لطیفہ (آہستہ سے) کرسی پر مرغی نے۔ عزیز (باہر سے) "قلم دوات"

مسیتا (چیخ کر) "قلم دوات" نعیمہ (پردہ میں) "قلم دوات"

ڈاکٹر۔ "مت تکلیف کرو، فاؤنٹن پن ہے۔"

(ڈاکٹر مغربی سمت کے کمرے میں داخل ہو کر تمام سامان پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالتا ہے اور چہرے پر تنفر کے آثار لاتا ہے۔ کھرّے پلنگ پر ایک سات برس کا بچہ چادر اوڑھے لیٹا ہے پلنگ کے نیچے قے پڑی ہوئی ہے جو مکھیوں کی آبادی کے لئے ضیافت کا کام دے رہی ہے، اسکے قریب پانی کا لوٹا رکھا ہے پلنگ کے دوسری طرف کچھ اور پڑا ہوا ہے جس کو قریب کھڑی ہوئی مرغی للچائی نگاہوں سے دیکھ رہی ہے،)

عزیز۔ "(مریض کی طرف اشارہ کرکے) یہ بڑے ذات شریف ہیں، رات بھر بخار میں ہل ہلاتے ہیں اور دن بھر چلچلاتی دھوپ میں پتنگ کے پیچھے بھاگے بھاگے پھرتے ہیں، سڑک پر سے جتنے خوانچے والے گذرتے ہیں اُن سے اُلّا بُلّا لیکر کھاتے ہیں، رات کو بخار بہت تیز تھا آج دن کو بخار نہیں آیا (باورچی خانہ کے قریب سے "شی" "شی" کی آواز آتی ہے عزیز اپنے کلام کو منقطع کرکے دیکھتا ہے اور جب وہاں پر کسی کو نہیں پاتا تو پھر اپنا کلام جاری کرتا ہے)

رات کو بخار نہیں آیا آج دن کو بہت تیز تھا (اب کی بار تالی بجانے کی آواز آتی ہے جس کو سن کر مسیتا دوڑتا ہوا جاتا ہے۔)

محمودہ (اپنی جائے پناہ سے) او اندھے۔ ارے ادھر ادھر میں کب سے یہاں قید ہوں،

مسیتا (قہقہہ لگاتا ہے) ابھی کھڑی رہو۔ ڈاکٹر چلا جائے تب نکلیو

محمودہ۔ اچھا تو بڑی بیگم سے عطر کی شیشی لا کر دے جا میرا دماغ پھٹا جاتا ہے (مسیتا واپس آجاتا ہے)

ڈاکٹر۔ (عزیز سے) بیماری کو کتنے روز ہوئے؟

عزیز۔ تقریباً ایک ہفتہ (دالان کے اندر سے تالی بجانے کی آواز آتی ہے۔ عزیز پردہ کے پاس جاتا ہے) کہئے۔

لطیفہ (باآواز بولتی ہے تاکہ ڈاکٹر بھی سنے) ہیں دس روز ہوئے ہیں اس کے بخار کو،

سعیدہ (قطع کلام کرتی ہیں) "آپ ہیں کس خیال میں، جمعہ جمعہ آٹھ، ہفتہ نو۔ اتوار دس، پیر گیارہ۔ منگل بارہ، بدھ تیرہ۔ آج چودھواں روز ہے۔ شاید بحران کا دن ہے۔"

عزیز (واپس آکر) "بیانات مختلف ہیں ڈاکٹر صاحب"

ڈاکٹر (مسکراکر) "کتنے دست کل ہوئے تھے۔"

عزیز "ہم نے گنے نہیں"

لطیفہ (باآواز) ڈاکٹر صاحب پچیس آئے تھے۔

سعیدہ (آہستہ) لے نہیں باجی غضب کرتی ہو (باآواز) ڈاکٹر صاحب پندرہ سے زیادہ نہیں تھے،

نعیمہ (چپکے سے) دن بھر آیا کئے، اماں تیس سے زیادہ تھے

لطیفہ (جھنجلا کر) ٹھیک کہتی ہے بچی۔ سعیدہ کو تو جھٹلانے کی عادت ہے (باآواز) تیس تھے ڈاکٹر صاحب! بلکہ اس سے بھی دس پانچ زیادہ۔

ڈاکٹر۔ رنگ کیسا تھا

عزیز۔ دیکھئے پوچھتا ہوں، گواہوں کے بیان پر فیصلہ ہوگا

لطیفہ (پردہ کے پاس آکر) مٹیالے رنگ کے تھے

نعیمہ۔ لے ہرے ہرے تھے خالہ اماں

لطیفہ۔ ہاں! نہیں ڈاکٹر صاحب مٹیالے نہیں ہرے رنگ کے تھے

کنیزہ۔ ایک ہرے رنگ کا تھا باقی سب مٹیالے تھے

لطیفہ (فاتحانہ انداز میں) میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ مٹیالے رنگ کے تھے بھئی مٹیالے رنگ کے تھے، سنتے ہو بیٹا عزیز

عزیز۔ معاملہ مشکوک نظر آتا ہے

ڈاکٹر۔ پیشاب ہوا تھا۔

عزیز۔ مجھکو نہیں معلوم لطیفہ۔ ہمکو نہیں معلوم

سعیدہ ہمکو نہیں معلوم کنیزہ ہمکو نہیں معلوم

نعیمہ۔ لے سنیئے۔ اتنا نہیں معلوم، رات کو بستر ہی پر پیشاب کیا تھا۔ جو دری ہٹائی پڑی تھی

لطیفہ۔ ہاں ہاں یاد آیا کیا تھا

سعیدہ کیا تھا

کنیزہ کیا تھا

محمودہ (اپنی جائے پناہ سے) وہ ننھے بھیا کا پیشاب تھا رفن کا نہیں تھا بھئی،

سب (بیک آواز) ٹھیک کہتی ہیں، پیشاب نہیں ہوا تھا پیشاب نہیں ہوا تھا۔ (ڈاکٹر مریض کو جھنجلا کر دیکھتا ہے، تھرما میٹر لگاتا ہے نبض پر ہاتھ رکھتا ہے۔ زبان دیکھتا ہے۔ اور کھڑے کھڑے نسخہ لکھنے میں مشغول ہوجاتا ہے،

لطیفہ۔ عزیز میاں ڈاکٹر صاحب سے کہنا کہ دوا میٹھی لکھیں کڑوی نہیں پیئے گا۔

سعیدہ۔ بہت کمزور ہوگیا ہے۔ پہلے قوت کے انجکشن دیں

کنیزہ۔ ہاضمہ اس کا بہت خراب ہے،

نعیمہ۔ بھوک لگتی ہی نہیں،

عزیز (زیر لب) اب کیا مجھکو کھائیگا۔ (باآواز) اطمینان رکھئے، کلاآپ چلے۔ ستر بلاسٹلے کے اصول پر پہلے ہی سے عمل کرتا ہے

ڈاکٹر خاموشی سے بیگ اٹھاتا ہے فیس ایک ہاتھ سے لیتا ہے اور دوسرے ہاتھ سے نسخہ عزیز کو دیتا ہے، کچھ مختصر ہدایات کرتا ہے اور کمرے میں سے نکل کر صحن میں آتا ہے)

لطیفہ۔ (کراہ کر) ڈاکٹر صاحب کو روک لینا ابھی مجھے بھی نبض دکھانی ہے۔

سعیدہ۔ (انگڑائی لیکر) میرا بھی ایک ہفتہ سے سر درد کرتا ہے

کنیزہ (کمزور آواز میں) مجھکو اختلاج قلب بہت بڑھ گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب۔

لطیفہ۔ ذرا دم تو لو۔ ڈاکٹر صاحب کہیں بھاگے نہیں جاتے ہیں جیسے مطب میں بیٹھے ویسے یہاں بیٹھے، اطمینان سے حال کہو

نعیمہ۔ میری ناک میں پھنسی نکل آئی ہے،

مسیتا۔ مجھے بھوک بہت لگتی ہے ڈاکٹر صاحب۔ بیوی کہتی ہیں کہ یہ بڑا سخت مرض ہے

عزیز۔ اگر حرج نہ ہو تو مجھے بھی دیکھ لیجئے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے میرے دماغ میں گھن لگ گیا ہے،

ڈاکٹر (علیحدہ) تبدیل خاندان کرو (ہنس کر) اور کوئی باقی ہے۔ محلہ میں بھی دریافت کرلیجئے،

(ہر ایک کو جلدی جلدی دیکھتا ہے۔ نسخہ لکھتا ہے اور پرچوں کو اکٹھا کرکے عزیز کے ہاتھ میں دیدیتا ہے پھر بیگ اٹھاتا ہے اور وہاں سے ہوا ہوجاتا ہے۔ عزیز اس کے جانے کے بعد نسخوں کی تقسیم کرتے ہیں۔ اور کنیزہ کو اس کے نسخہ کے ساتھ

رفن کا نسخہ بھی دیدیتے ہیں۔)

عزیز (نسخہ دیکر) احتیاط سے رکھیگا۔

لطیفہ۔ مسیتا دوڑ۔ دوڑ۔ پوچھنا یہ دوا گرمی تو نہ کرے گی (مسیتا دروازہ کی طرف لپکتا ہے)

کنیزہ۔ رُک رُک (مسیتا رک جاتا ہے) پوچھتے آنا کہ میں کیا کھاؤں؟ (مسیتا پھر لپکتا ہے)

سعیدہ۔ ارے او بہرے ہے ہے سنتا ہی نہیں، (مسیتا پھر واپس آجاتا ہے)

میں خربوزے کھاؤں کیا (مسیتا پھر لپکتا ہے)

کنیزہ (دوڑکر اس کا ہاتھ پکڑتی ہے) خربوزوں کو میرے لئے بھی پوچھ لینا۔

(اسی اثنا میں موٹر کے ہارن کی آواز آتی ہے اور پہیوں کی گردش کی گڑگڑاہٹ سنائی دیتی ہے)

لطیفہ۔ (مضطرب ہوکر) لو ڈاکٹر گیا۔

سعیدہ۔ سب مریض بن گئے تھے اس گھر میں بیماریاں اُبل پڑی تھیں۔

کنیزہ۔ ڈاکٹر بھی جراثیم کی پوٹ ہے۔ اس کے آنے سے پہلے سب اچھے خاصے تھے،

سعیدہ۔ تم ہی بیچاری ایک مریض تھیں، شاید رفن بھی تندرست تھا،

کنیزہ۔ میرا تو شاہانہ مرض ہے، اختلاج قلب!

سعیدہ نسخوں کی ہوا پھانکتی رہو۔ تندرست ہوجاؤ گی، کوئی ٹکٹ جمع کرتا ہے کوئی تتلیاں جمع کرتا ہے۔ ہماری بہن صاحبہ کو نسخے جمع کرنے کا شوق ہے۔ خدا برکت دے۔

کنیزہ۔ ہم کوئی سدا روگی تھوڑی ہیں جو ہر وقت منہ سے شیشی لگی رہے،

سعیدہ۔ پھر کیوں ڈاکٹروں کے سامنے پیش پیش رہتی ہو،

کنیزہ (غیض وغضب میں) آخر آپ میرے پیچھے کیوں پڑگئیں، نوج میں نے آپ کے ڈاکٹر کو دکھایا۔ موا کمپونڈر کی دُم لیجئے اپنا نسخہ! (ایک نسخے کو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کرڈالتی ہے) میں ایسوں ویسوں کی دوا خود نہیں پیتی (دوسرا نسخہ عزیزہ کو دیتی ہے،) لو رفن کا نسخہ خود رکھو،

عزیز (نسخہ پر نام پڑھکر) لو غضب ہوگیا (پھٹے ہوئے نسخے کے ریزوں کو اٹھاتا ہے۔) ارے یہ رفن کا نسخہ تھا رفن کا۔ اسے آپ نے پھاڑ ڈالا۔ میری شامت اعمال تھی کہ آپ کو احتیاط سے رکھنے کو دیا۔

(سر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑکر) بھئی ان سب نے تو ہم کو دیوانہ اور پاگل بنادیا ہے۔ دماغ کو گھن لگ گیا جس مریض کے لئے خاص طور سے ڈاکٹر بلوایا گیا وہی بلا دوا کے رہے گا۔

بارالٰہا (آسمان کی طرف دیکھتا ہے) اگر تیرے خزانہ میں عقل کا اسٹاک ختم ہوگیا ہو تو یورپ کی عورتوں سے تھوڑی سی چھین کر ہماری ہندوستانی بہنوں میں سے ہر پردہ دار کو حصہ رسد بانٹ دے، ورنہ دوسرے جنم میں ہم مردوں کو یورپ کی سرزمین میں پیدا کر۔ خواہ کسی شکل میں۔

ڈراپ

سید ابوطاہر داؤد۔ (بی۔ ایس سی لک)

ست الملک ملکۂ مصر

عصمت کے سالگرہ نمبر میں عنوان بالا سے مہرالنسا صاحبہ کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کے اکثر واقعات صحیح نہیں۔ مشہور مورخین ابن خلکان، ابن خلدون، تاریخ السیر۔ مقریزی۔ صاحب لمنودالجواہر وغیرہ وغیرہم نے خلیفہ الحاکم بامراللہ کو بڑا متشرع خلیفہ مانا ہے۔ ابن زولاق لکھتا ہے کہ حاکم سخی، شجاع، منصف، عالم، عابد، زاہد اور صاحب کرامات تھے، صاحب السیر لکھتے ہیں کہ حاکم، خداترس اور عادل بادشاہ تھے۔ ابن خلدون لکھتا ہے کہ مخالفین بنی فاطمہ جو کہتے ہیں وہ غلط ہے۔ غرض حاکم نہایت متشرع بادشاہ تھے۔ اپنی سلطنت میں ہر قسم کی شراب اور بوزہ اور بے چھلکے کی چینی کی سخت ممانعت تھی مقریزی۔ ابن خلکان ان کے زہد و عدل و رحم کے قائل ہیں، مضمون کے پیراگراف نمبر ۶ میں مرقوم ہے کہ ابھی اس کو تخت نشین ہوئے چند ہی دن گذرے تھے کہ دعوی خدائی کا اعلان کر دیا (نعوذ باللہ)

ابن خلدون لکھتا ہے کہ بعض دشمنوں نے ان کو خدائی کے دعوی سے بدنام کیا ہے، یہ ہرگز صحیح نہیں اور نہ کوئی صاحب عقل ایسا کہے گا بلکہ ۴۰۲ھ ہجری میں حکم دیا کہ میرے واسطے صرف اعلام علی امیرالمومنین و رحمۃ اللہ و برکاتہ اور خطیبوں کو ہدایت تھی کہ جمعہ کے دن خطبہ میں ہو، اللھم صل علی محمد ن المصطفٰے وسلام علی امیرالمومنین علی مرتضی اللھم اجعل افضل سلامک علی عبدک وخلیفتک، کے اور کچھ دعا نہ کرے اس دعا میں بھی حاکم نے اپنی عبدیت کا اقرار کیا ہے پھر ربوبیت کے دعوی میں رنگنا بے انصافی ہے یہ بھی صحیح نہیں ہے کہ ایک دن جنون نے زور کیا تو تمام والیان ملک کو حکم بھیجا کہ جو کوئی صحابہ کو برا کہے قتل کر دو، واقعہ یہ ہے کہ ۴۰۳ھ میں ایک فرمان لا اکراہ فی الدین کی آیۃ لکھکر جاری کیا کہ کوئی کسی کے عقیدے پر زبردستی نہ کرے۔ اور نہ کسی کے اعتقادات پر معترض ہو، جس کی تصحیح صاحب الروضۃ السیر اپنی کتاب میں کرتے ہیں۔

مولوی امیر علی لکھتے ہیں کہ حاکم بڑے فیاض اور تندہی کے ساتھ علم اور سائنس کی ترقی میں کوشش کرتے،

پیراگراف نمبر ۸ میں بہن صاحبہ نے جو کچھ فرمایا ہے اس کے اظہار کی ضرورت نہیں۔ قارئین خود اندازہ فرما سکتے ہیں، جواب میں عرض ہے کہ کلام ربانی کے مطابق امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے قدم بقدم ۴۰۳ھ میں شطرنج و طبل و بوق بجانے کی ممانعت کی۔ ۴۰۴ھ میں پردے کے ضمن میں عورتوں کو پھرنے و کوٹھے سے جھانکنے و سودا سلف وغیرہ کے لئے اور قیمت اسی میں ادا کرنے کی ہدایت کی۔ ۳۹۱ھ میں بوقت شب شہر کے دروازے دکانیں کھلی رہنے و مشعلیں رات بھر روشن رکھنے کا حکم دیا۔ اور بذات خود تنہا اپنے غلام مسعود کے ساتھ گشت لگانے اور ناواجب عمل پر معقول تنبیہ کرتے۔ اس تنہائی کے گشت میں خوف خدا چہرہ سے نمایاں رہتا۔ یہ عام اجازت تھی کہ جس کا جی چاہے اپنا حال خود بادشاہ سے کہے۔

پیراگراف نمبر ۹ - ۱۰ - ۱۱ میں درج ہے کہ خلیفہ حاکم کی رعایا جانی دشمن ہوگئی۔ مگر اس کی بہن ست الملک کی ہر دلعزیزی نے رعایا کو حاکم کے خلاف ابھارنے سے روکا لیکن اس ہر دلعزیزی ہی میں حاکم نے اپنی ذلت دیکھی تو بہن سے بدگمان ہوا، اور بہن بھائی کے قتل پر آمادہ ہوئی نیز ایک تمثیل بھی درج کی ہے۔

حاشا وکلا بھائی امام معصوم اور بہن معصومہ ہیں۔ دونوں میں قطعی بدگمانی نہیں ہوئی اور نہ بہن نے بھائی کو قتل کرایا۔ اصل واقعہ کو صاحب الروضۃ الالہیہ فی تاریخ سلاطین فاطمیہ میں بعد صحت و مطالعہ تاریخ لکھا ہے کہ

ست الملک کی امیر الجیوش سے دوستی اور اس کی سازش سے حاکم کے مارے جانے کا قصہ محض افترا و بہتان ہے۔ اور ہارون الرشید کی بہن عباسہ اور جعفر برمکی کے سچے واقعہ کے مقابلہ میں گھڑا گیا ہے۔ مقریزی جس کا نمبر تاریخ مصر کی تحقیق میں اول سمجھا جاتا ہے اس قصہ کو بالکل جھوٹ بتاتا ہے اور لکھتا ہے کہ حاکم کی وفات کے چار برس بعد ۴۱۵ھ ہجری میں ایک شخص نے جو بالائے مصر میں بغاوت کھڑی کر لینے کے جرم میں گرفتار ہوا تھا خود اقرار کیا کہ اس نے تین شریکوں کے ساتھ قربۃً الی اللہ مذہب کے کارن حاکم کو قتل کیا تھا۔ اس شخص کا بیان ایسا مفصل اور پتہ وار ہے کہ جس کے سچے ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔ اس شخص کے پاس حاکم کے سر کی حلیہ کا ایک ٹکٹ اور اس دھاریدار چادر کا ٹکڑا بھی نکلا جو حاکم اس رات کو اوڑھے ہوئے تھے۔ یہ ہے صحیح واقعہ خلیفہ کے قتل کا۔

ملا غلام علی منشی فاضل

قبض اور اس کا علاج

آج کل قبض کا مرض بہت عام ہو رہا ہے۔ خاص کر ہندوستان میں قبض سے بہت سی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں قبض کے چند اسباب بیان لکھتی ہوں، (۱) ثقیل غذا اور زیادہ مرغن غذا کھانا (۲) ورزش نہ کرنا، کاہل ہو کر بیٹھ جانا (۳) پانی کم پینا (۴) زیادہ دماغی کام کرنا (۵) کسی وجہ سے آنتوں میں خشکی کا ہو جانا،

مجھکو بھی یہ شکایت بہت دن رہی ڈاکٹری اور یونانی علاج کئے فائدہ نہ ہوا، اب ایک سہل علاج معلوم ہو گیا ہے جس سے یہ مرض جاتا رہا۔ اس علاج میں نہ دام خرچ ہوتے ہیں نہ زیادہ وقت درکار ہے چونکہ پردہ دار بہنوں کو یہ مرض زیادہ ستاتا ہے اس وجہ سے میں یہ طریقہ علاج پیش کرتی ہوں، اور امید کرتی ہوں کہ بہنیں اس تدبیر پر ضرور عمل کرینگی۔

(۱) روزانہ صبح نہار منہ بستر سے اٹھ کر ایک گلاس پانی پیا جائے جو کہ وزن میں آدھ سیر ہو، کم سے کم اتنا۔ اگر زیادہ پی سکیں تو بہتر ہے۔ مگر آہستہ آہستہ پیا جائے۔

(۲) اس کے بعد بالکل سیدھے کھڑے ہو کر پیر تان لیں، پھر تھوڑی جھکیں اور ہاتھوں کی انگلیوں سے پیر کے انگوٹھے کو ایک منٹ تک پکڑے رہیں پھر رفتہ رفتہ سیدھے ہو کر تن کر کھڑے ہو جائیں اسی صورت سے بارہ مرتبہ کریں،

(۳) پھر دوسری ورزش اس طرح کریں۔ سانس اندر لیکر پیٹ خوب اچھی طرح اندر کو کریں۔ پھر آہستہ آہستہ سانس اور پیٹ باہر کو نکالیں۔ اسی طرح بیس بیس بار پیٹ اور سانس اندر اور باہر کو کریں۔ پھر ساتھ آٹھ منٹ تک ٹہلیں وقت

کی پابندی ضروری ہے، تاکہ آنتوں کو وقت پر کام کرنے کی عادت پڑے، چند روز فائدہ نہیں معلوم ہوگا اس کے بعد پانی پینے اور ورزش کرنے کے بعد اجابت کی ضرورت محسوس ہوا کرے گی، جب تک قبض کی شکایت پوری طرح نہ جائے یہی ترکیب کرتی رہیں، پانی نقصان کی چیز نہیں، جتنا پیا جائے اچھا ہے، مگر خاص دنوں میں یہ ورزشیں نہ کریں۔ اور ان دنوں میں بلکہ صبح سویرے نیم گرم پانی پیا جائے اور بیس منٹ کھلی ہوا میں ٹہل لیا جائے، یہ کام پلنگ سے اٹھ کر فوراً کرنا چاہیئے، پانی بھی پیا جائے اور ورزش بھی اسی وقت کی جائے جبتک اجابت نہو جائے کچھ نہ کھایا جائے نہ پیا جائے سوا پانی کے، جتنا پئیں بہتر ہے، جتنے دن قبض کی شکایت دور نہ ہوا تنے دن ثقیل غذا زیادہ چکنائی وغیرہ سے پرہیز کیا جائے، پانی کھانا کھانے کے درمیان میں ایک مرتبہ پینا چاہیئے۔ زیادہ پینے سے ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد پھر دن بھر میں جتنا پانی پیا جائے فائدہ کرے گا، زیادہ پانی پینے سے گردہ مثانہ کے امراض دور ہوتے ہیں اور پانی خون کو بھی صاف کرتا ہے اگر بہنوں نے ان ترکیبوں پر پوری طرح عمل کیا تو انشاءاللہ بہت سی بیماریوں سے بچی رہیں گی۔ یہ علاج بوڑھے بچے جوان سب کر سکتے ہیں،

نورجہاں بیگم

(بقیہ صفحہ ۱۹۴) اخبار حقیقت میں معلومات کا ایک ذخیرہ ہوتا ہے، جو کوڑیوں کے مول زرین اصول نہایت مفید باتیں اپنی وساطت سے آپ تک پہونچاتا ہے، شرط یہ ہے کہ پرکھنے والی آنکھ چاہیئے اور چشم امتیاز کے لئے تربیت کی ضرورت ہے
بیگم مجتبیٰ خاں گونڈیا

میٹل پالش

سالگرہ نمبر عصمت ۱۹۳۳ء میں میرے مضمون صنعت و حرفت میں ٹیبل پالش بنانے کا نسخہ درج ہوا تھا، مجھے نہایت ہی افسوس ہے کہ اس نسخہ کا سب سے افضل جز یا تو مجھ سے سہواً لکھنا رہ گیا یا کاتب صاحب نے غلطی سے نظر انداز کر دیا، آج محترمہ آمنہ محمدی صاحبہ از کیمبے کا خط آیا تو مجھے یہ حقیقت معلوم ہوئی اس لئے سب ناظرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے اپنے رسالہ میں اس نسخہ میں اوگزیلڈ ایسڈ ڈیڑھ چھٹانک کا اضافہ کریں پھر نسخہ مکمل ہو جائیگا

کئی ایک بہنوں نے ٹیبل پالش کے نسخے دریافت کئے ہیں اس لئے یہاں دو نسخے درج کرتی ہوں یہ نسخے بہترین ہیں کئی دفعہ کے آزمائے ہوئے ہیں۔

سفید چاک کا نہایت ہی باریک سفوف آدہ سیر
اوگزیلک ایسڈ Oxalic Acid ڈیڑھ چھٹانک
میٹھا تیل آدہ پاؤ،
مٹی کا تیل اس قدر کہ سب چیزیں ملکر پتلے کریم کی شکل اختیار کرلیں جب تیار ہو جائے تو چند قطرے لونڈر تیل کے ملا دیں

دیگر = اوگزیلک ایسڈ تین چھٹانک
پانی دو سیر۔ چاک یا پامس پتھر کا باریک سفوف ۲ سیر
تارپین کا تیل آدہ پاؤ۔ میٹھا تیل تین پاؤ
اوگزیلک ایسڈ کو پانی میں حل کرکے باقی اشیاء ملا دیں

امۃ الحفیظ دوارکا

خوشگوار شادی

میرے اکثر دوستوں کو یہ شکایت ہے کہ باوجود ہر ممکن کوشش اور دیکھ بھال کے ہماری ازدواجی زندگی خوشگوار نہیں ہوتی۔ لڑکے والے بہو اور سمدھیانے سے خوش نہیں اور لڑکی والے داماد اور اس کے والدین سے۔ غرض کوئی بھی مطمئن نظر نہیں آتا۔ کئی احباب نے پُرمسرت ازدواجی زندگی کے لئے مختلف تجاویز پیش کیں بلکہ ایک حضرت نے تو لڑکی اور لڑکے کا قبل از شادی ایک دوسرے سے آزادانہ ملنا جلنا اور ایک دوسرے کا ذاتی مطالعہ بالفاظ دیگر مغرب کا "کورٹ شپ" تجویز فرمایا۔ یہ خیال کر لڑکا لڑکی قبل شادی ایک دوسرے سے آزادانہ مل کر ایک دوسرے کا مطالعہ کریں۔ میرے نزدیک ہم ہندوستانیوں کے لئے درست نہیں۔ یہ تجویز از سرتاپا مغربی ہے، جہاں تک میرا خیال ہے کوئی شریف آدمی اپنی جوان بیٹی یا بہن کو ایک نامحرم سے قبل شادی آزادانہ ملتے جلتے دیکھنا برداشت نہ کرسکے گا۔ کیونکہ جوان و ناکتخدا لڑکے لڑکی کا آزادانہ ملنا جلنا خلاف خطرہ نہیں، میرے ذاتی تجربے کی بنا پر یہ طریقہ بھی ازدواجی زندگی کو پُرمسرت نہیں بنا سکتا تاوقتیکہ ہم خالص اسلامی طرز معاشرت اختیار نہ کریں۔ مغرب میں باوجود ایک طویل مدت تک لڑکی لڑکے کا بلا خوف آزادی سے ملنا اور ایک دوسرے کا بغور مطالعہ کرنا بھی ازدواجی زندگی کو خوشگوار نہ بنا سکا۔ جو لوگ اس تجویز کے حامی یا مؤید ہیں ان کو ذرا وہاں کی عدالت ہائے "امور ازدواجی" کے فیصلوں کا بغور مطالعہ کرنا چاہئے، میں صرف ریاستہائے متحدہ امریکہ کے چند اضلاع کی ازدواجی زندگی کے اعداد و شمار پیش کرتا ہوں۔ واضح ہو کہ یہ اُن مردوں اور عورتوں کے ہیں جو شادی سے قبل مدت تک ایک دوسرے سے آزادانہ ملتے جلتے رہے لیکن بعد شادی کے ایک دوسرے کو مطمئن نہ کرسکے،

نام ضلع	شادی شدہ جوڑے	طلاق کی تعداد	نام ضلع	شادی شدہ جوڑے	طلاق کی تعداد
اٹلانٹا گا	۳۳۵۰	۱۸۴۵	ڈینیور (تقریبًا)	۳۰۰۰	۱۵۰۰
لوز انجیلز	۱۶۶۰۵	۷۸۸۲	کلیولینڈ	۱۰۱۳۲	۵۵۲۶
کنساس سٹی	۴۸۲۱	۲۴۰۰	شکاگو	۱۸۷۹۲	۱۴۷۳۶
			نیویارک	۳۸۶۴۲	۲۵۸۴۵

یہ صرف ایک سال یعنی ۱۹۲۴ء کی شادیوں و طلاقوں کے اعداد و شمار ہیں۔ اب ذرا مسٹر جی ڈبلیو، ہافمین" جج عدالت تعلقات ازدواجی Domestic Relations Court کا سنسنی خیز بیان سن لیجئے

۱۹۲۵ء میں ۶۹-۱۴۶ شادیوں میں سے ۸۴ فی صدی طلاق کے ذریعہ منقطع ہوئیں، یہ حالت ہے۔ اس

"کورٹ شپ" کی جس کو ہمارے ہندوستانی مسلمان اپنے یہاں رواج دینا چاہتے ہیں۔ اب سوال پیدا ہوگا کہ آخر کونسا طریقہ صحیح ہوسکتا ہے جس سے ہماری ازدواجی زندگی رشک جنت بن سکے اس کے جواب میں صرف ایک لفظ "اسلامی" کافی ہے، یہ یاد رکھیئے کہ اسلام کو چھوڑ کر ہم اپنی زندگی کو ہرگز خوشگوار نہیں بنا سکتے،

بدقسمتی سے ہم مسلمانوں کی ذہنیت اس "ہندوستان" میں رہکر ہندوانہ ہوگئی ہے، ہر رسم، ہر طریقہ، ہر طرز، ہر قرینہ۔ ہندوانہ، ہماری شادیاں فریقین کے منشا کے خلاف، اسلامی شریعت کے خلاف۔ عرب تمدن کے خلاف اور اگر سچ پوچھیں تو انسانی فطرت کے خلاف بے جوڑ ونااہل رفیق حیات سے تعلقات ازدواجی قائم کرنا بھلا کونسی عقلمندی ہے۔ یہ طرز معاشرت خالص ہندوانہ ہے۔ مجھے ذاتی طور پر کچھ شریف مردوں اور عورتوں سے واقف ہوں، جو اپنے رفیق حیات خواہ وہ میاں ہوں یا بیوی ایک دوسرے سے نالاں ہیں مگر بزرگوں کی عزت کا پاس ہے، گلے پڑا ڈھول بجا رہے ہیں،

ہمارے ہاں مرد تو پہلے ہی عورت کو ایک جملہ معترضہ سمجھے ہوئے ہیں۔ اور اس پر دوسرا قہر یہ کہ ان کی بڑی بوڑھیوں نے اس رفیق حیات کو جسے قرآن نے 'لباس' کہا اور پیغمبر نے 'ذریعہ نجات' 'پاوں کی جوتی' سے تعبیر کر کے دولہا میاں کو ظالم اکھڑ سرد مہر اور خودسر بنا دیا۔ یہی وجہ ہے کہ میاں بیوی آپس میں لاپرواہ ہیں اور باعث بربادی خاندان، یہ طریقہ اسلامی ہرگز نہیں، ایک ہندو عورت مذہباً یا معاشرتاً اپنے بیٹے سے اپنے نان ونفقہ کا مطالبہ نہیں کر سکتی۔ اسی لئے وہ اپنی بہو کے اثر سے بیٹے کو محفوظ رکھنے کے لئے اس کو پاؤں کی جوتی "گھر کی لونڈی اور خدا جانے کیا کیا تعبیر کرتی" ہے جس کی وجہ سے شریف ترین ہندو گھرانوں میں بھی میاں بیوی میں نفرت وآزار۔ جوتی و بیزار کی مشق ہوتی ہے،

ہماری مائیں، بہنیں یا بڑی بوڑھیاں نئے شادی شدہ جوڑے کو بجائے ان کے حقوق بتانے کے ہندوانہ طریقہ استعمال کر کے تعلقات ازدواجی کو نہایت خطرناک طریقہ سے "مہلک" بنا دیتی ہیں

قرآن مجید نے مرد اور عورت کو یکساں حقوق بخشے ہیں (میں بجائے اصل آیات قرآنی لکھنے کے محض حرمت کے لحاظ سے ترجمہ ہی لکھ دیتا ہوں،) عورتوں کو بھی مردوں پر وہی حقوق ہیں جو مردوں کو عورتوں پر مگر نیکی کے ساتھ، عورتوں کو ایذارسانی کی غرض سے مت روکے رکھو" حضور صلعم نے ارشاد فرمایا۔ عورتیں کانچ کے برتن ہیں خبردار انہیں ٹھیس نہ لگانا" اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالو" وغیرہا یعنی عورتوں کی ایذا رسانی و تکلیف دہی سے ہر طرح اجتناب کرنا ہر مسلم مرد کا فرض ہے، اب رہا مرد کا مرتبہ" مرد عورتوں کی نسبت قوی ہیں فضیلت کے لحاظ سے" عورتوں پر اپنے مردوں کی اطاعت لازمی اور ضروری ہے":

حضور صلعم نے فرمایا اگر اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ لازم ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں" "جو عورت اپنے خاوند سے خفا ہو کر گھر سے نکلتی ہے جب تک وہ اپنے گھر واپس نہ آئے اور اس کا شوہر خوش نہ ہو تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں" پھر اللہ میاں نے مردوں کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا کہ "اے ایمان والو تمہارے لیے حلال نہیں یہ کہ تم عورتوں کے وارث ہو جاؤ جبر سے اور مت پریشان کرو ان کو" یہ ہیں مدارج میاں اور بیوی کے۔ مگر وائے بدقسمتی کہ بجائے اس تعلیم کے لڑکے

کے بزرگوں نے عورت کو "پاؤں کی جوتی" اور لڑکی کے وارثوں نے میاں کو "جوتی کا غلام" بنا رکھا ہے،

آج کل کے کالج زدہ میاں اور سکول زدہ بیوی ہی قرآن واسلام سے دور، لامذہبیت کے عاشق، تہذیب مغربی کے دلدادہ نظر آتے ہیں اور اسپر طرہ یہ ہے کہ "بزرگوں کی شہ نے رنگ چوکھا چڑھا دیا ہے۔ آج قبل از شادی لڑکے کی جائداد تعلیم اور "وضع" ظاہری اور لڑکی کی تعلیم۔ سلیقہ یعنی مغربیت اور جہیز کا سوال نہایت مقدم ہے مگر اسلام اور صوم وصلوۃ ایک امر بے معنی ہو کر رہ گئے۔ جہیز میں جائے نماز اور قرآن مجید دینے کی رسم تو باقی رہ گئی، مگر پڑھنے پڑھانے کی عادت مفقود۔ کاش کہ یہ نوجوان اور ان کے "بزرگ" خود قرآن مجید پڑھتے اور ان نوجوانوں کو بھی پڑھاتے اور رموز واسرار خوشحالی سے آگاہ کرتے تو یہ نوبت ہرگز نہ آتی میاں کو سینما اور کلب کا عشق اور بیوی کو بقول حضرت اکبر الہ آبادی ؎

ان سے بیوی نے فقط اسکول کی ہی بات کی
یہ نہ بتلایا کہاں رکھی ہے روٹی رات کی

پھر اسپر یہ ظلم کہ لڑکے کے مالی حیثیت کو نظر انداز کرکے لڑکی والوں کے ناجائز اور ناقابل برداشت مطالبات، مہر زیور، جیب خرچ ونان ونفقہ وغیرہ سے ازدواجی زندگی کی خوشگواری کو اور بھی ناخوشگوار بنا رکھا ہے۔ لڑکے کی آمدنی کم نئی بیوی کے چاؤ چونچلے اور اخراجات کی زیادتی کے باعث قرضہ کا زیادہ ہونا میاں کے لئے سوہان روح بنکر اس خانہ آبادی کو خانہ بربادی بنا دیتے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوگا کہ آج کل کے لڑکے لاابالی طبیعت کے مالک اور خود سر ہو رہے ہیں۔ آخر ہمیں بھی تو اپنی لڑکی کی حفاظت کے لئے ذرائع تلاش کرنے ہیں جس کے جواب میں صرف اتنا ہی کافی ہوگا کہ یہ باتیں بجائے اصلاح کے بربادی کی طرف لیجاتی ہیں۔ آپ کیوں نہیں اپنی اولاد کو قرآن مجید وارشادات نبوی سے بہرہ اندوز کرکے مسلمان بناتے کہ وہ ایک دوسرے کے حقوق کو سمجھ کر اپنی آئندہ زندگی خوشگوار اور خوش حال بنا سکیں کیا سکول اور کالج کی تعلیم میں آپ ان کی فلاح وصلاح دیکھتے ہیں آپ کی بہو بیٹیاں رسول اللہ صلعم کی صاحبزادی سے کسی حالت میں افضل نہیں، ان کو دیکھو،

آن ادب پروردۂ صبر و رضا   آسیہ گردان و لب قرآن سرا
نوری و ہم آتشی فرماں برش   گم رضائش در رضائے شوہرش

مگر آپ کے ہاں تو قرآن مجید گلدستہ طاق نسیاں اور احادیث ایک قصہ فرسودہ ہیں پھر بنے تو کس طرح بنے۔

عنبر ابو الحسن عباسی ایڈیٹر دہلی کرانیکل دہلی

قیدی لڑکیاں

میں تربیت گاہ کے جشنِ معراج میں عصمتی لڑکیوں اور بناتی بچیوں سے ان کے پرچوں کے ذریعہ ہر سال شرکت کی درخواست کرتا ہوں۔ اس سلسلہ میں ان معزز محترمات سے جن کے دستِ کرم سے یہ بچیاں اس دنیا میں رہنے کے قابل ہیں اور جو وقتاً فوقتاً ان کی اعانت فرماتی رہتی ہیں تحریری درخواست بھی کرتا ہوں۔ میرے خط کے جواب میں ایک بچی نے جو خط لکھا ہے وہ حق رکھتا ہے کہ رسم و رواج کے پابند مسلمان اور عورتوں کے حقوق کو شیرِ مادر سمجھکر ڈکار لینے والے مرد غور سے پڑھیں اور غور کریں کہ انہوں نے اس عورت کو جو قریب قریب مرد کے برابر تھی۔ اس عورت کو جو شوہر کے ہاں گھر کی ملکہ تھی اس عورت کو جو ماں باپ کے ہاں چند روزہ مہمان تھی اس عورت کو جو مرد کی برادری میں اس سے کسی طرح کم نہ تھی اس عورت کو جس کی حمایت میں دونوں جہاں کا سردار آخر وقت تک سرگرم رہا۔ کہاں سے کہاں پہونچا دیا، اور مرد اپنی اس سختی اور ظلم میں کہاں تک حق بجانب ہے وہ اپنی جھوٹی عزت غلط نام و نمود اور لغو روایات اور لچر رسوم کے پابند ہونے میں کس حد تک صحیح راستہ پر ہے،

حق یہ ہے کہ مسلمان عورت اپنے حقوق کی واپسی میں جو کوشش کریگی وہ بجا اور درست ہوگی۔ مرد کو حق کیا ہے کہ شرع اسلام جو کچھ اسکو دے چکی وہ اس سے واپس لے ان مظالم اس خود غرضی اور نفس پروری کا نتیجہ مرد دیکھ چکا اور دیکھ رہا ہے کہ مسلمان عورت آستین چڑھا کر اس کے مقابلہ پر آگئی۔ کیا کوئی معقول آدمی عورت کو اس حالت میں دیکھ کر کہہ سکتا ہے کہ یہ عورت کی زیادتی ہے، یہاں عورت کا وجود ہی نہیں ہے، عورت جب بپھری ہوئی شیرنی کی طرح ہو اسوقت جب اس کے منہ سے کف جاری ہوں چہرہ غصہ سے سرخ اور آنکھوں سے شعلے نکل رہے ہوں اپنی شرم و حیا اور مرد کا احترام کھوکے اپنا حق مانگ رہی ہو۔ اسوقت اس کے وجود میں اس کی رگ رگ میں مرد کے مظالم خون کی طرح دوڑ رہے ہیں۔ مرد کی جھوٹی طاقت نے عورت کا یہ ہڑا تو کر دیا اب معلوم وہ اس کو کس رنگ میں دیکھنا چاہتا ہے،

راشد الخیری

محترم جناب علامہ صاحب قبلہ = سلام علیکم۔ گرامی نامہ باعث اعزاز ہوا، بہت بہت شکریہ کے ساتھ معذرت خواہ ہوں کہ شرکت میلادِ پاک سے معذور خیال فرمائیں میں کبھی اپنی ننھیال کے سوا اور کہیں جا نہیں سکتی وہ بھی بہت کم میری دنیا گھر کی چار دیواری ہے جس کی فضا میں زندہ رہ کر اتنی بڑی ہوئی ہوں اخبارات سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا میں حیرت انگیز ترقیاں خواتین حاصل کر رہی ہیں قوم و ملک کی خدمات بھی انجام دیتی ہیں غرضیکہ اخبارات کی خبروں سے اسی طرح متعجب و مسرور ہوتی ہوں جس طرح باشندگان دنیا مریخ کے حالات سنکر ہوں، سوچتی ہوں میں بہت اچھے اچھے کام کروں گی خوب قوم کو ترقی کی طرف لیجاؤں گی تعلیم نسواں کی بیحد حامی بن کر سب کو تعلیم حاصل کرنیکی ترغیب لاؤں گی اگر خدا اس قابل کرے تو آپ کی تربیت گاہ کا نمونہ قائم کروں گی لیکن پھر اپنی حالت پر غور کرکے ہنس دیتی ہوں کہ انڈے کی زردی تو بنی ہوں، دنیاوی سرگرمیاں صرف صفحۂ قرطاس تک زیرِ غور ہیں بھلا جسے دنیا کی ہوا نہ لگی ہو وہ کیا کر سکتی ہے، خیر خدا بھلا کرے ہمارے رسم و رواج کا جسکی زنجیریں مجھ جیسی نہ معلوم کتنی لڑکیوں کو پابند سلاسل کئے ہوئے ہونگی خاندان والے اب بھی نہ معلوم کیا کیا خطاب عطا فرما چکے ہیں ۔ زاہدِ تنگ نظر نے مجھے کافر جانا، اور کافر یہ سمجھتے ہیں مسلماں ہوں میں ۔ غرضیکہ مٹی پلید ہے امید ہے میری مجبوری پر نظر فرما کر میری گستاخی معاف فرمائیں گے، خادمہ ج ۔

آتشبازی

ہندوستان میں جہاں اور بہت سی فضول رسموں کا رواج ہے اور جن کے تدارک یا اصلاح میں اخبارات اور رسالوں میں وقتاً فوقتاً مضامین نکلتے رہتے ہیں ان میں ایک آتش بازی بھی ہے جس کی نذر مسلمانوں کا ہزاروں روپیہ شعبان کی ۱۵ تاریخ کو ہوجاتا ہے، شب قدر عبادت کی رات ہے نہ کہ فضول روپیہ برباد کرنے کی۔ مسلمان بہنیں سنتی اور اخبارات میں پڑھتی رہتی ہیں کہ فلاں مقام پر بچہ آتش بازی بناتے یا چھوڑتے وقت جل کر ہلاک ہوگیا۔ مگر اس پر بھی ہماری بہنیں ہیں کہ کسی طرح ان پر اثر ہی نہیں ہوتا۔ اور وہ اپنے بچوں کا دل خوش کرنے کے لئے ان میں فضول خرچی ضد اور عیش وعشرت کا مادہ پیدا کرتی بلکہ جان بوجھ کر ان کی زندگی خطرہ میں ڈالتی ہیں۔ اگر اُن سے کہو کہ آتش بازی خطرناک کھیل ہے، بچوں کے جل جانیکا اندیشہ ہے تو جواب دیتی ہیں کہ قسمت کے لکھے کو کون مٹا سکتا ہے، افسوس ہے کہ وہ یہ نہیں سمجھتیں کہ ہر معاملہ میں احتیاط اور دوراندیشی ضروری اور لازمی ہے، خدا اس شخص کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد خود کرے اور اپنے بچاؤ کی پوری کوشش کرے، نہ کہ اس کی جو خود اپنی جان کو خطرہ میں ڈالے یا اپنی آنکھوں سے خطرہ کو دیکھتے ہوئے بھی اس سے گریز نہ کرے کیسے افسوس کی بات ہے کہ آتش بازی کو صرف رواج کی خاطر بچوں کی خوشی پوری کرنے کے لئے اور بغیر سوچے سمجھے ضروری خیال کرلیا گیا ہے۔ ذیل میں ایک چشم دید واقعہ لکھتی ہوں اور امید کرتی ہوں کہ بہنیں اس سے عبرت حاصل کرینگی۔ لاہور، میرے پڑوس میں ایک امیر خاندان کے میاں بیوی رہتے تھے۔ ایک ان کا سات سال کا اکلوتہ لڑکا تھا مجھے ان بہن صاحبہ سے اکثر ملنے کا اتفاق ہوتا تھا۔ یہ بہن صاحبہ ہر سال اپنے بچے کے لئے بہت سی آتشبازی خریدتیں، میں نے کئی بار ان کو منع کیا لیکن وہ یہ کہہ کر ٹال دیتیں کہ کیا کروں بہن بچہ ہے ضد کرتا ہے، روتا ہے اور سچ بات تو یہ ہے کہ مجھ سے اس کا رونا دیکھا نہیں جاتا۔ مجبوراً اس کی ضد پوری کرنی پڑتی ہے۔ بچہ کے گیارہویں سال حسب دستور بہت سی آتشبازی منگوائی گئی اور شام کو لڑکے نے چھوڑنی شروع کی لیکن جب تھوڑی سی رہ گئی تو لڑکا اُسے لیکر اس خیال سے باہر چلا گیا کہ محلہ کے دوسرے لڑکوں کے ساتھ چھوڑے، اتفاق سے اس کا باپ بھی اسکے پیچھے باہر گیا۔ وہاں جاکر وہ دوسرے لڑکوں کے ساتھ مل کر آتشبازی چھوڑتا رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد لڑکے کو آتشبازی چھوڑتے ہوئے آگ لگ گئی۔ باپ اور دوسرے لوگ مدد کے لئے دوڑے لیکن ہوا تیز تھی لڑکے کے سارے جسم کو آگ لگ گئی اور وہ چاند سا بچہ دم کے دم میں ختم ہوا، حکیم ڈاکٹر فوراً بلائے گئے لیکن علاج بے سود رہا، لڑکے کی والدہ کی حالت قابل رحم تھی۔ اس کی گریہ وزاری سنی نہ جاتی تھی، بیچاری لڑکے کی لاش پر سر پیٹ تی تھی لیکن اب ہو کیا سکتا تھا ایسی اور بہت سی مثالیں بہنوں کی نظر سے گزری ہوں گی لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو ان حادثات کی ذمہ داری ماں پر آتی ہے جس نے وقت پر بچے کو تنبیہ نہ کی اور آتشبازی کی بُری عادت کی محرک ہوئی۔

مسز سید ازنواب شاہ

اخبار بینی

اخبار بینی ایک شوق ہے جو رفتہ رفتہ عادت میں داخل ہوجاتا ہے۔ کیونکہ اتفاق سے کسی روز اخبار دیکھنے کو نہ ملے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے صبح کی چاء نہ ملی ہو، ٹھیر ٹھیر کر اخبار کی یاد آتی ہے، دروازہ پر کان لگے رہتے ہیں اور ملازمہ کو تاکید کی جاتی ہے کہ دیکھو ڈاکیہ اخبار لائے تو فوراً اندر پہونچا دیا جائے۔ ملازمہ کے اخبار لاتے ہی ملال و پژمردگی چشم زدن میں بشاشت و خوشنودی سے بدل جاتی ہے،

موجودہ زمانہ میں اخبار وہ خدمت انجام دیتا ہے جو گذشتہ زمانہ میں کسی حد تک ایک قصہ گو انجام دیا کرتا تھا، مختلف ممالک میں بادشاہ سے لیکر رعیت تک کے حالات اخبار ہر روز آپ تک پہونچاتا ہے، علاوہ ازیں دنیا کی عجیب وغریب باتوں کی خبر دیتا ہے چنانچہ ہوائی جہازوں کی روز افزوں ترقی اور ان کے کارنامے اور براڈکاسٹنگ آلہ کے (BROADCASTING) حیرت انگیز انکشافات جن کی وجہ سے ملک معظم کی لندن کی تقریر دنیا کے گوشہ گوشہ بلکہ چپہ چپہ میں سنی جاتی ہے، ریڈیو (RADIO) جس کے ذریعہ لوگوں کی تصویریں عکسی فوٹو ایک ملک سے دوسرے ملک میں بھیجے جاتے ہیں،

آج اخبار کو جو عروج حاصل ہے ایسا کسی زمانہ میں اس کو نصیب ہوگا آج علمی، ادبی، تمدنی، معاشرتی، تجارتی، مذہبی اور سیاسی ہر ایک کام اخبار کا محتاج ہے، رائے عامہ کے بنانے یا بگاڑنے کے لئے یہ ایک کارآمد آلہ ہے، بلکہ اس کو ایک طاقت سے تعبیر کیا جاتا ہے اور ایسی طاقت جس کا شمار دنیا کی چار بڑی طاقتوں میں چوتھا ہے۔ یعنی اول حکومت، دویم مذہب، سویم انسان، چہارم اخبار، اخبار بینی اور کتب بینی میں اتنا فرق ہے کہ کتب بینی میں غور اور فکر کی زیادہ ضرورت ہے۔ اخبار بینی ایک آسان کام ہے جس میں بہت کم غور و فکر چاہیے۔ مگر جس طرح کتب بینی کے لئے اچھی اچھی کتابوں کے چناؤ کی اشد ضرورت ہے اسی طرح اخبار کا چناؤ بھی لازم ہے کیونکہ ہر قسم و ہر رنگ کے اخبارات ہوتے ہیں۔ بچوں کے اخبار، بیگمات کے اخبار اور مردوں کے اخبار پھر ان کی پالیسی (POLICY) یا رنگ جدا ہوتا ہے، کوئی مذہبی رنگ لئے ہوئے ہوتے ہیں تو کوئی سیاسی، کوئی علمی ادبی تو کوئی تجارتی، کوئی معاشرتی تو کوئی تفریحی اسی لئے اپنی ضرورت، طبیعت اور مذاق کا خیال رکھتے ہوئے اخبار منگایا جائے تو نہایت مفید ثابت ہوگا، جس طرح کتب بینی کے دوران میں چند مفید باتیں پڑھنے میں آتی ہیں اور ان کو نوٹ کر لیا جائے تو ہمیشہ کے لئے وقت ضرورت پر ان سے کام لیا جا سکتا ہے۔ اسی خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے اخبار میں سے ٹکڑے کاٹ کر رکھ لینا اکثر نہایت کارآمد ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ بسا اوقات کوئی نہایت دلچسپ خبر یا کسی لیڈر کی زبردست تقریر آپ کی نظر سے گذرتی ہے اور اس کا ذکر آپ اپنی سہیلی سے کرتی ہیں اور اپنے الفاظ میں ان کو سناتی ہیں اس پر وہ خود اصل خبر یا تقریر کو پڑھنا چاہتی ہیں اس وقت آپ کو بڑا افسوس ہوتا ہے، کیونکہ جس اخبار میں آپ نے وہ مضمون پڑھا ہے وہ ردی سمجھ کر ضائع کر دیا گیا،

(بقیہ ۴۸۵ پر دیکھئے)

خواتین جاپان

جاپان نے جس قدر ترقی کی ہے اور کر رہا ہے اس کی رفتار سے کون واقف نہیں آج تمام دنیا میں اس کا سکہ بیٹھا ہوا ہے اور نہ صرف اہل جاپان بلکہ تمام ایشیا کو یہ فخر حاصل ہے کہ مشرقی دنیا میں اس ملک سے زیادہ ترقی آج کل ہر شعبہ میں کسی دوسرے ملک نے نہیں حاصل کی ہے۔ چنانچہ اخلاقی و معاشرتی زندگی میں بھی جاپان والے اپنا نام پیدا کئے ہوئے ہیں۔ اور ایشیا کے اس مہذب ترین ملک کی عورتیں ابھی تک مشرقی صفات سے متصف ہیں اور مغرب ان کی خوبیوں پر رشک کی نگاہیں ڈالنے پر مجبور رہوتا ہے،

جاپان میں صنعت وحرفت کی ترقی رفتار نے عورتوں کے واسطے بھی بہت سی مصروفیتیں اور کام پیدا کر دیئے ہیں، خیال کرنے کی بات ہے کہ ایک کروڑ تیس لاکھ عورتیں تو مزدور اور کارکن ہی ہیں، چالیس لاکھ کے قریب دستکاری میں کام کرتی ہیں۔ اسی طرح دو لاکھ کی تعداد ملازمت میں اور پندرہ لاکھ کارخانوں میں کام کرتی ہے۔ جاپان میں لڑکیوں کی عادت شروع ہی سے ایسی ڈالی جاتی ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ کام ہی کیا کریں سب کچھ ان کو سکھلانے کی کوشش ہوتی ہے اور جاپانی عورت آخر کار اپنی اولاد کی بہترین ماں اور اپنے گھر کی بہترین ملکہ ثابت ہوتی ہے۔ شوہر کو آرام پہونچانا اور خوش رکھنا وہ اپنا فرض عین سمجھتی ہے۔ اپنے شوہر کی خوشنودی اور رضا جوئی کا ہر وقت خیال رکھتی ہے۔ مرد بھی نہایت خندہ پیشانی نرمی اور سنجیدگی سے برتاؤ کرتے ہیں۔ گویا عورت مرد کی پروانہ اور مرد عورت کا دیوانہ ہوتا ہے۔ نفاق اور فساد کے نام سے ناواقف، دونوں مل کر اپنے گھر کو جنت کا نمونہ بنا لیتے ہیں،

مردوں میں تو اکثر یوروپین لباس کا رواج ہوگیا ہے لیکن جاپانی عورت اپنے ملک کے لباس ہی پر جان دیتی ہے وہ کسی دوسرے ملک کی کورانہ تقلید اور مصنوعی آرائش میں اپنا وقت نہیں ضائع کرتی، بال ترشوانے کا وہاں بالکل ہی رواج نہیں بلکہ بالوں کی درستگی اور چوٹی کو پھولوں سے سجانے کا بہت شوق ہے

مشرق جہاں تک بھی ان عورتوں کی معاشرتی زندگی پر فخر کرے اور مغرب جس قدر رشک کرے بجا ہے۔ کیونکہ مغربی عورتیں آزاد ہی نہیں بلکہ بے لگام ہیں، دن رات سیر و تفریح۔ آرایش و سنگار ان کا مشغلہ حیات ہے اور ہمیں افسوس ہے تو یہ کہ ہماری ہندوستانی بہنیں بھی اکثر دیکھا دیکھی مغربی رنگ میں رنگی جا رہی ہیں، کاش وہ جاپانی عورت کی معاشرتی زندگی سے سبق لیں اور اپنی چال کو نہ بھولیں۔ ہندوستانی معاشرت خود اپنی آپ نظیر ہے

بیگم محمد رفیق علی صاحب ایم اے ایل ایل بی

صنعت وحرفت

کم سرمایہ تجارتیں

(۴)

از محترمہ امت الحفیظ اہلیہ محمد عبدالرحیم صاحب چیف کیمسٹ دوارکا

جما ہوا دودھ

سفوف کی شکل میں جما ہوا دودھ غیر ملکوں سے اکثر بکثرت فروخت ہوتا ہے غیر ملکی اس تجارت سے ہر سال لاکھوں روپیہ کماتے ہیں۔ اگر کوئی بہن اس کاروبار کو کریں تو مجھے امید ہے کہ خاطر خواہ فائدہ ہوگا، با رسوخ بہن شہروں میں یا ریلوے وغیرہ میں پھر کر بھی فروخت کر سکتی ہیں اور اچھی طرح مناسب جسامت کے ڈبوں میں عمدہ رنگین لیبل لگا کر دوکانداروں کے ہاں بھی رکھوائے جا سکتے ہیں اگر ان سے معقول کمیشن پر معاملہ کر لیا جائے تو وہ کافی محنت سے فروخت کریں گے۔ مندرجہ ذیل نسخہ ولایتی منجمد اور سفوف دودھ سے کسی طرح گھٹیا نہیں ہے۔ صرف ولایتی کا نام بکتا ہے۔ ویسی سمجھ کر بہت سی بہنیں ان کی قدر نہیں کرتیں، ایسی بہنوں سے گذارش ہے کہ اگر آپ خود اپنے ملک کی صنعتوں کی قدر نہ کریں گی تو دوسرا کون کرے گا۔ سوائے ہندوستان کے باقی سب ملکوں کے باشندے اپنے ملک کی دستکاریوں اور صنعتوں کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ حتی الوسع غیر ملکوں کی چیزیں خریدنے سے پرہیز کرتے ہیں لیکن ہماری بدقسمتی سمجھو یا خام خیالی ہندوستان کا معاملہ بالکل برعکس ہے

مندرجہ ذیل نسخے نہایت اعلیٰ ولایتی چیزوں کے کیمیائی طریقے سے اجزاء معلوم کرنے اور سینکڑوں دفعہ تجربہ کرنے بہت سا وقت اور روپیہ صرف کرنیکے بعد حاصل کئے گئے ہیں ان کو معمولی کتابی نسخے سمجھ کر نظر انداز نہ کریں اگر خود آزمانے کی فرصت نہ ہو تو کسی نادار یا ضرورت مند بہن کو جس کی روزی کا کوئی وسیلہ نہ ہو سکھا ئیں اسکی سرپرستی کریں اپنی سہیلیوں اور ملنے والیوں کے پاس اسکی تیار شدہ اشیاء کی سفارش کریں۔

بھنا ہوا گیہوں کا میدہ	ایک سیر
عمدہ سفوف ارٹ بیل	آدہ پاؤ
دودھ کی شکر (شوگر آوف ملک)	آدہ پاؤ
پسا ہوا مالٹ	آدہ پاؤ

مندرجہ بالا چاروں چیزوں کو پہلے خوب اچھی طرح ملائیں اس کے بعد مناسب مقدار میں تازہ دودھ ملائیں تھوڑی دیر میں دودھ ان چیزوں میں جذب ہو جائیگا۔ استعمال کے وقت گرم پانی یا چاے یا کافی میں یہ سفوف یا منجمد دودھ گھول لیتے ہیں نہایت عمدہ خوش ذائقہ دودھ معلوم ہوگا،

سنگار کے لئے ہزارہا قسم کی ولیلینیں۔ غازے،

کریم، لوشن وغیرہ فروخت ہوتے ہیں، ان کے بنانیکی ترکیبیں مندرجہ ذیل ہیں، ایک ایک نسخہ ہر ایک چیز کا درج ہے۔ صرف خوشبو اور رنگ کے ردو بدل سے ایک ہی چیز کی کئی کئی قسمیں بن سکتی ہیں۔ یہ کام بہت ہی فائدہ کا ہے۔ کیونکہ آجکل نیو فیشن کا زمانہ ہے اس لئے اس قسم کی اشیا کی ہر گھر میں مانگ ہے۔ ہمارے مغربی حکمرانوں نے خوبصورتی اور حسن کو برقرار رکھنے کیلئے بہت سی چیزیں ہم کو سکھادی ہیں،

غازہ حسن یہ چیز چہرہ کی خوبصورتی اور تازگی کو برقرار رکھتا ہے اس کے استعمال سے کھال میں خشکی کی علامات پیدا نہ ہوں گی، چہرہ جھریوں اور پھوڑے پھنسیوں سے بھی پاک رہے گا۔

چربی ایک پاؤنڈ سفید موم ایک چھٹانک

سوڈیم پر بوریٹ ایک چھٹانک۔ ویسلین ایک چھٹانک

مندرجہ بالا سب اشیاء کو ایک برتن میں ڈالکر گرم پانی کے بڑے برتن میں رکھ دیں اور نیچے آگ جلائیں جب سب اشیا پگھل جائیں تو نیچے اتار کر خوب ہلائیں اب دو تولہ بورک ایسڈ اور ایک تولہ سہاگہ ملائیں، خوب اچھی طرح ملجانے پر لونڈر کا تیل ایک چھٹانک۔ گلیسرین آدھی چھٹانک ملائیں پھر عمدہ قسم کی شیشیوں میں بھرلیں،

فیس کریم یہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ کولڈ کریم اور سنو کریم

سفید موم ایک پاؤ

سپرماسٹی (Supermaceti) یہ موم ویل مچھلی کے سر سے نکلتا ہے، سوا پاؤ (بنگال کیمیکل کمپنی کلکتہ سے مل سکتا ہے۔) روغن بادام ایک سیر

مندرجہ بالا تینوں چیزوں کو گرم پانی میں رکھ کر پگھلاؤ جب سب پگھل جائے تو سفید پتھر کے کونڈے میں ڈالکر خوب رگڑیں حتیٰ کہ اس کی شکل سفید مکھن کی مانند ہو جائے اب اس میں تھوڑا تھوڑا کر کے کل ڈیڑھ چھٹانک عرق گلاب اور ڈیڑھ چھٹانک گلیسرین ملائیں آدھ گھنٹہ اور پیسیں، اب آدھی چھٹانک روح گلاب ڈال کر ہلائیں، دو تین دن تک اسی طرح ڈھانک کر رکھ چھوڑیں۔ تاکہ سب ہوا خارج ہو جائے۔ پھر شیشیوں میں بھرلیں، یہی اعلیٰ قسم کا کولڈ کریم ہے،

سنو کریم ایک پاؤ سپرماسٹی۔

ایک پاؤ سفید موم

تین پاؤ سفید تیل (وائیٹ آئل)

تینوں چیزوں کو نرم آنچ پر رکھ کر پگھلاؤ اب اس میں آدھی چھٹانک سہاگہ جو کہ ایک بوتل عرق گلاب میں حل کر کے گرم کیا ہوا رکھا ہو تھوڑا تھوڑا کر کے ملائیں اور خوب اچھی طرح ہلائیں حتیٰ کہ ٹھنڈا ہو جائے، اب اس میں خوشبو جو پسند ہو ملالیں،

پامیڈ ویسلین چربی ایک سیر

موم سفید آدھ پاؤ

معمولی ویسلین۔ ایک سیر

تینوں چیزوں کو آگ پر رکھ کر پگھلاؤ اور خوشبو اور رنگ جو پسند ہو ملاؤ

مصنوعی سرکہ مندرجہ ذیل سرکہ اصلی سرکہ سے کسی طرح کم نہیں فائدہ مند بھی اسی قدر ہے

یہ سرکہ غیر ملکوں سے آکر بکثرت فروخت ہوتا بعض لوگ مصنوعی سرکہ کو اصلی سرکہ پر ترجیح دیتے ہیں

مالٹ ایکسٹریکٹ	ایک سیر
ایسٹک ایسڈ	ساڑھے چار سیر
ست لیموں	سوا دو سیر
پانی	۲۴ بوتل

آدھ سیر گڑ میں تھوڑا پانی ڈالکر آگ پر پکائیں حتی کہ جلنے کے قریب ہو جائے لیکن جلے نہیں پھر اس کو باقی سب اشیا کے ساتھ ملائیں۔ اسپر لاگت فی بوتل ۲ کے قریب بیٹھتی ہے۔ جو کہ دُگنے داموں بخوبی فروخت ہو سکتا ہے۔ اس کی مانگ ہر گھر میں ہے۔ اس سرکے بنی ہوئی چٹنی وغیرہ مدت تک اسی حالت میں رہتی ہے

اس کام کے لئے پرانی بوتلیں کباڑیوں کی دوکانوں سے بہت سستے داموں مل سکتی ہیں اور اچھے چھپے ہوئے رنگین لیبل لیتھوگرافروں کے ہاں سے مل سکتے ہیں، یا اپنے نام اور پتہ کے خود چھپوالیں، اپنے سرکہ کا نام ... سرکہ یا اور کوئی دوسرا موزوں نام رکھیں،

اصلی چیز تو صرف چند پیسوں کی ہوتی ہے، لیکن اسکی ظاہری ٹیپ ٹاپ پر اس سے دو چند یا سہ چند بھی خرچ ہو جائے تو اس کی پرواہ نہ کریں۔ یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے، کہ آج کل ظاہری خوبصورتی یا رنگ و روغن کی بہت قدر ہے اس لئے جس چیز کا بھی کاروبار شروع کریں اس کے لئے نہایت خوبصورت رنگین لیبل اور نئے نئے ڈیزائن کی عمدہ قسم کی شیشیاں فراہم کریں،

ربڑ سلوشن یعنی ربڑ کی اشیاء، مثلاً بائیسکل کی ٹیوب وغیرہ جوڑنے کا سمنٹ،

آدھ پاؤ کچا ربڑ لیکر اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ لو، اب ان باریک ٹکڑوں کو کھلے منہ کی بوتل میں بھر کر آدھ سیر بنزین (یہ پٹرول سے کشید کر کے نکالا جاتا ہے یعنی اعلیٰ قسم کا پٹرول ہی سمجھئے، دوا فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے) بھر دیں اور دو تولہ رال، دو تولہ لاکھ اور دو تولہ کاربن بائی سلفائڈ ڈالکر منہ بند کر کے رکھ دیں گاہے گاہے بوتل کو ہلاتے بھی رہیں، جب سب ایک جان ہو جائے تو مناسب سائز کی ٹیوبوں میں یا ڈبیوں میں بھر کر فروخت کریں،

مندرجہ بالا سیمنٹ کے دو تین کوٹ کرنے سے چمڑے کی اشیاء اور ربڑ کے جوتوں کے تلے وغیرہ بھی جوڑے جاسکتے ہیں،

سلیٹ پتھر کی سلیٹ تو عام طور پر ہر جگہ فروخت ہوتی ہے، چھوٹے بچوں کے لئے ایک تو یہ وزنی بہت ہوتی ہے دوسرے بہت جلد ٹوٹ جاتی ہے۔ اس لئے آج کل نئے قسم کی سلیٹ جاپان وغیرہ سے آکر بعض جگہ فروخت ہوتی ہے۔ مضبوط اور ہلکی ہونے کی وجہ سے بہت پسند کی جاتی ہے اس کو بنا کر فروخت کریں اور خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں،

معمولی پتھر جس کی سلیٹیں بنتی ہیں باریک پیس لیں پھر موٹے گتے پر سریش کا پوچا دیکر اس سفوف کو اس پر ڈال دیں اور سطح ہموار کر دیں ایک گھنٹہ بعد فالتو سفوف برش سے جھاڑ ڈالیں،

ضروریات زندگی میں سر میں لگانیوالا تیل ایک لازمی چیز ہے۔ امیر سے غریب تک اس کا استعمال کرتے ہیں، آج کل کے فیشن ایبل زمانہ میں خوشبودار تیل زیادہ پسند کئے جاتے ہیں۔ اس جیسی منافع بخش اور کم سرمایہ کا کاروبار غالبًا کوئی دوسرا نہ ہوگا۔ ضرورت ہے کہ بہنیں اپنے اور کنبے کے استعمال کے لئے تیل خود بنائیں اگر کوئی بہن کاروباری حیثیت سے کریں تو عمدہ قسم کی بڑی چھوٹی شیشیاں خوبصورت رنگین لیبل اور ڈبے مہیا کرنے ضروری ہیں،

عام تیل جو نہایت سستے داموں بازاروں میں ملتے ہیں ویلو یا وائٹ آئل سے بنائے جاتے ہیں، کیونکہ یہ نباتاتی تیلوں کے مقابلہ میں چکناہٹ کم رکھتا ہے اس لئے استعمال کرنیوالی کے کپڑوں پر داغ نہیں پڑتے۔ چونکہ اپنی بو یا خوشبو کچھ نہیں رکھتا اس لئے دوسری خوشبو کو بہت جلد اپنے اندر جذب کر لیتا ہے۔ عام بہنیں اس کو بہت پسند کرتی ہیں، کیونکہ وہ پٹوں اور ساڑھیوں کا جو حصہ سر کے اوپر رہتا ہے اس میں داغ نہیں پڑتے ایسی بہنوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ تیل نہایت ہی نقصان دہ چیز ہے دماغ کو کمزور کرتا ہے۔ اس لئے بال قبل از وقت سفید ہو جاتے ہیں، سر میں درد پیدا کرتا ہے، بالوں کی عمر کو بہت کم کرتا ہے گرنے اور جھڑنے میں مدد دیتا ہے وغیرہ وغیرہ اس لئے ہمیشہ نباتاتی تیل مثلاً سرسوں، تل، بادام، کھوپرا وغیرہ تیلوں سے تیار شدہ ہیر آئل استعمال کیا کرو، دہوکے باز دوکانداروں سے بچو۔ لانبے اور خوبصورت بال قدرتی زیب ہیں۔ ان کو نقصان دہ تیل استعمال کر کے ان کو ضائع مت کرو، خوبصورت بالوں کی قدر کرو نباتاتی تیل استعمال کرو تاکہ ان کی عمر اور خوبصورتی میں اضافہ ہو،

نباتاتی تیلوں کی قدرتی بو نازک مزاج بہنوں کو پسند نہیں اس لئے ان تیلوں سے بنائے ہوئے تیل مقبول عام نہیں ہوتے، میں آج ایسی ایسی ترکیبیں درج کرتی ہوں جن کے طریقے سے معمولی تیلوں کو سفید تیلا اور بغیر بو کے بنایا جا سکتا ہے،

(۱) نباتاتی تیل ایک سیر۔ سوڈا بائی کارب ایک تولہ لوبان سفوف شدہ ایک تولہ۔ پھٹکری ایک تولہ

سب چیزوں کو ملا کر ایک چوڑے منہ کے برتن میں ڈالیں پھر اس برتن کو کھولتے ہوئے پانی کی کڑاہی میں جو کہ آگ پر رکھی ہو ڈالدیں، ایک گھنٹہ تک ہلائیں اور گرم کریں، دوسرے اور تیسرے دن پھر یہی عمل کریں، چوتھے دن تیل کو آہستہ آہستہ نتھارلیں نیچے کی تلچھٹ پھینک دیں۔ نتھرے ہوئے تیل کو پانی میں رکھ کر ایک دفعہ پھر گرم کریں۔ ٹھنڈا ہونے پر فلالین یا فلٹر پیپر سے چھان لیں۔

(۲) تیل ایک سیر۔ تیزاب گندھک ایک تولہ دونوں کو آدہ گھنٹہ تک خوب ہلائیں پھر معمولی سوڈا دو تولہ ڈالکر ملائیں دو تین دن کے بعد آہستہ آہستہ نتھارلیں اور تیل کو فلالین کے کپڑے میں یا فلٹر پیپر سے چھان لیں،

تیل کو صاف کرنے کے بعد اس کو موزوں رنگ دینا لازم ہے۔ سوائے خوبصورتی کے اس کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہے، اپنے استعمال کے لئے اگر رنگین نہ بھی کیا جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن جو بہنیں اسکی تجارت کریں ان کو مختلف قسم کے رنگین تیل بنانے چاہئیں کیونکہ عام لوگ

رنگین خوشنما تیل کی بہت قدر کرتے ہیں اور یہ جاذب نظر ہے،

تیل کو رنگنا

(۱) خشک رنگ کو باریک کپڑے میں ڈالکر پوٹلی بنادیں پھر اس کو مندرجہ بالا طریقوں میں سے کسی سے بھی صاف شدہ تیل میں ڈالیں دو تین روز دھوپ میں رکھیں کبھی کبھی ہلاتے بھی رہیں، جب تیل حسب خواہش رنگین ہو جائے پوٹلی کو نکال ڈالیں،

(۲) تین تولہ رتن جوت کو تیل میں ڈالکر دھوپ میں رکھیں، اگر جلدی رنگین کرنا مطلوب ہو تو تیل والے برتن کو گرم پانی کے برتن میں رکھیں اور تیل کو ہلائیں حسب منشا رنگین ہونے پر فلٹر کرلیں یا فلالین کے کپڑے میں سے چھان لیں، خوشنما سرخ تیل بنے گا

(۳) مندرجہ ذیل چیزیں ہیر آئل رنگنے کے لئے نہایت موزوں ہیں، ان میں سے کوئی چیز بھی نقصان دہ نہیں، بازاری رنگوں کے مقابلہ میں ہزار درجے بہتر ہیں۔ اس لئے حتی الوسع ان چیزوں سے تیل رنگین،

لوٹو اور پام آئل سے نارنجی اور زرد رنگ،

لونڈیا پارسلی کے پتوں سے سبز رنگ

اسکانٹ یا پتنگ یا نیم کی لکڑی کے برادہ سے سرخ رنگ، رتن جوت سے سرخ یا گلابی اودھابی رنگ

خوشبو

تیلوں کو خوشبودار کرنے کے کئی طریقے ہیں، یہاں چند ایک جو بہت ہی سہل ہیں جن سے ہر ایک بہن فائدہ اٹھا سکتی ہیں لکھتی ہوں،

(۱) عام بازاری تیل، ایسنس یا روح یا عطر وغیرہ سے خوشبودار بنائے جاتے ہیں، یہ ایسنس وغیرہ جو ولایت سے آتے ہیں، خالص نہیں ہوتے بلکہ کئی ادویات کر کیمیکل طور پر ملانے سے بنائی جاتی ہیں اسی لئے اس قدر سستی فروخت ہوتی ہیں۔ اگر اتنی ہی مقدار قدرتی پھولوں اور پھلوں سے بنائی جائے تو اسپر کم از کم دس گنا زیادہ لاگت خرچ آئے، اسی لئے عام بازاری تیل جو اس قسم کی خوشبو سے خوشبودار اور معطر کئے ہوئے ہیں اس قدر سستے فروخت ہوتے ہیں،

جس قسم کا خوشبودار تیل بنانا ہو اس قسم کی روح یا ایسنس اس میں ڈال کر خوب ہلاؤ، بس خوشبودار تیل تیار ہے،

(۲) خشک اشیاء مثلاً مشک وعنبر وغیرہ کو قدرے دریائی ریت میں ملاکر تھوڑے تیل کے ہمراہ پیس ڈالو، پھر زیادہ تیل ملاؤ اور برتن کو کھولتے ہوئے پانی کے برتن میں رکھو، دو گھنٹہ تک گرم کرو اور ہلاؤ، دوسرے دن جب گاد بیٹھ جائے تو مصفے روغن نتھار لو،

(۳) دوسری قسم کی خشک اشیاء مثلاً دھنیا، مہندی اجوائن وغیرہ (جس میں قدرتی تیل بھی موجود ہوتا ہے) کو سفید تیل کے ہمراہ یا ناریل کی گری کے ہمراہ کولہو میں پیلتے ہیں یعنی جس طرح تیلی لوگ سرسوں کا تیل نکالتے ہیں اسی طرح بجائے سرسوں کے سوکھے ہوئے ناریل کی گری دھنیا اور رنگ نکالنے کی لکڑی یعنی اگر سرخ مطلوب ہو تو پتنگ کی لکڑی اور اگر زرد مطلوب ہو تو ہلدی کی گرہیں ملا کر تیل نکالتے ہیں۔ اس تیل کو کچھ دن پڑا رہنے دیتے ہیں۔ بعدہٗ نتھار کر فلٹر کر لیتے ہیں۔ یہ وہ مسمر یا جو عام طور پر پنساریوں کی دکانوں سے مل جاتا! ہے خوشبو کے لئے ایک بہت اعلیٰ

چیز ہے اس کو بھی دوسری چیزوں کے ہمراہ کولھو میں پیلتے ہیں

(۴) گلاب، چنبلی۔ موتیا، مولسری وغیرہ کے پھولوں سے مندرجہ ذیل طریقہ سے روغن خوشبودار بنائیں، اس طریقہ سے بنایا ہوا تیل روح کو فرحت اور دماغ کو تقویت پہنچاتا ہے اور بالوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے،

جس قسم کے خوشبودار پھولوں کی خوشبو حاصل کرنی ہو ان کی پنکھڑیاں الگ کرلو، پھر شیشے کے چوڑے منہ کی برتن میں تھوڑی سی پنکھڑیاں بچھا کر اپر باریک نمک چھڑکو اور اوپر باریک دھنی ہوئی روئی تیل میں تر کرکے بچھاؤ، اس کے اوپر پھر پنکھڑیوں کی تہ اور اس کے اوپر تیل والی روئی اسی طرح برتن منہ تک بھر دو، پھر برتن کا منہ کپڑے سے بند کرکے دھوپ میں رکھو، دس دن کے بعد منہ کھول کر مقویہ کو زور سے دباؤ۔ معطر روئی کو زور سے دباؤ اور معطر روئی کو خالی تیل میں ڈال کر ملو۔ پھر زور سے دبا کر خالی روئی پھینک دو، تمام خوشبو اور عطر تیل میں سما جائیگی اگر یہ خوشبو کافی نہ ہو تو تازہ پھول دوبارہ لیکر اس خوشبو دار تیل سے روئی تر کرکے پھر مندرجہ بالا طریقہ کو دہرائیں حسب دلخواہ تیل معطر ہونے پر فلالین کے کپڑے میں سے تیل کو چھان کر شیشیوں میں بھر لیں۔

لائم جوس گلیسرین

آج کل تعلیم یافتہ مرد اور عورتیں سر میں بجائے تیل کے لائم جوس گلیسرین کا لوشن لگاتے ہیں، یہ ایک نہایت ہی مفید چیز ہے، نہ صرف بالوں کو چمکدار ملائم خوبصورت بناتی ہے بلکہ قدرتی گھنگر پڑ جاتے ہیں۔ بیماری اور خشکی کی وجہ سے اگر بال گرتے ہوں ان کو روکتا ہے اور بالوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے۔ بال بڑھانے کے لئے مسیحائی کا درجہ رکھتا ہے۔ ڈاکٹر لوگ اسکی بہت تعریف کرتے ہیں،

میری ذاتی رائے یہ ہے کہ گرمیوں میں لائم جوس گلیسرین کا استعمال اور سردیوں میں ناریل یا کھوپرے کا تیل یا ارنڈی کے تیل کا استعمال سر کی بہت سی بیماریوں سے نجات دیتا ہے۔ جن بہنوں کو درد سر کی شکایت ہمیشہ یا خاص طور پر گرمیوں میں رہتی ہے بال گرتے ہوں ان کو چاہیئے کہ لائم جوس گلیسرین کا استعمال کریں۔ مندرجہ ذیل طریقہ سے بنائیں یا اگر کوئی دوسری بہن اس کا کاروبار کریں تو ان سے خریدیں حتی الوسع بدیشی چیزیں مت خریدیں کیونکہ ان میں بہت دفعہ بری چیزوں مثلاً سور کی چربی یا گائے کی چربی اور شراب کی آمیزش ہوتی ہے میں نے یہ سلسلہ مضامین اسی لئے شروع کیا ہے کہ بہنیں اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اپنا روپیہ دوسرے ملکوں کی خراب چیزیں خریدنے میں ضائع نہ کریں،

(۱) تازہ لیموں کا عرق ایک بوتل لیکر اس کو چینی کے برتن میں ڈالکر گرم پانی کے برتن میں رکھیں اور آہستہ آہستہ گرم کریں، بعد ازاں آدھ پاؤ ریکٹیفائڈ سپرٹ قطرہ قطرہ کرکے ملائیں اور ہلائیں پھر آدھ پاؤ عرق گلاب شامل کریں دوسرے دن کپڑے سے چھان کر تین چھٹانک گلیسرین اور دو تولہ تیل لیموں ملائیں اور خوب ہلائیں گاڑھا دودھ کی مانند بن جائیگا۔ پھر شیشیوں میں بھر لیں،

(۲)

سفید موم	۲	گلیسرین	۴
روغن بادام	۴۰	تیل لیموں	۱
لائم واٹر	۳۴		

موم اور روغن بادام کو واٹر باتھ پر رکھ کر گرم کریں جب موم پگھل جائے اور تیل کے ساتھ ایک جان ہو جائے تو قطرہ قطرہ کر کے لائم واٹر یا چونے کا پانی ملائیں اور ہلاتی بھی رہیں۔ پھر گلیسرین اور تیل لیموں شامل کر دیں اور جب تک ٹھنڈا نہ ہو خوب ہلاتی رہیں۔ پھر گلیسرین اور تیل لیموں شامل کر دیں اور جب تک ٹھنڈا نہ ہو خوب ہلاتی رہیں،

اگر کسی وقت بے احتیاطی کی وجہ سے تیل اور پانی علیحدہ علیحدہ بھی ہو جائیں تو اس کی پرواہ نہ کریں صرف استعمال کرنے سے پہلے خوب ہلا لیا کریں دو چار دفعہ کے تجربہ سے یہ نقص بھی دور ہو جائیگا!

اس مقصد کے لئے لائم واٹر مندرجہ ذیل طریقہ پر بنائیں

افسوس ہے کہ بہت سی پھوہڑ بہنوں کو سوائے پان کھانے کے اور کچھ بھی نہیں آتا، ایسی معمولی معمولی چیزوں کے لئے بھی اپنے میاں کی گاڑھے پسینہ کی کمائی ضائع کرتی ہیں۔ میری ایسی ہی بہنوں سے التماس ہے کہ اپنے گھر کی ضروریات خود بنائیں۔ اگر کسی تجربہ میں کسی طرح کوئی نقص رہ گیا ہو تو بجائے برا بھلا کہنے کے بجائے اُن کو دوبارہ سہ بارہ آزمائیں اور ہدایات پر پورا پورا عمل کریں، پھر بھی اگر تسلی نہ ہو اور بلا خرخشہ تو مجھے لکھیں میں ہر طرح امداد کے لئے تیار ہوں، ممکن ہے کہ سہواً کوئی بات مجھ سے ہی رہ گئی ہو۔ گو مجھے بہت کم امید ہے کہ کوئی چیز میرے نسخوں اور ہدایات پر عمل کرنے سے خاطر خواہ نہ بنے، کیونکہ یہ سب سینکڑوں دفعہ کے آزمائے ہوئے نسخے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ہاں ذکر لائم واٹر کا تھا اس کو اس طرح بنائیں کہ آدھ پاؤ بغیر بجھے چونہ کی ڈلیاں لیکر ایک سیر پانی میں بھگو دیں اور خوب اچھی طرح گھول کر کے

دیں۔ دوسرے دن آہستہ آہستہ صاف اور شفاف پانی اوپر سے نتھار لیں۔ بس یہی پانی لائم واٹر کہلاتا ہے

یہی لائم واٹر چھوٹے دودھ پیتے بچے کو ایک چھوٹی چمچی روزانہ دودھ کے ساتھ ملا کر پلانے سے بچے کی ہڈیاں مضبوط کرتا ہے۔ بچہ بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے، دودھ جلد ہضم کر دیتا ہے، حقوق محفوظ

بچوں کے دانت

بچپن سے جن باتوں کا بچہ کو عادی بنا دیا جائے وہ ہمیشہ قائم رہتی ہیں۔ اس لئے بہت چھوٹی سی عمر میں ہی بچہ کو دانت صاف کرنے کی عادت ڈلوانی چاہیئے۔ اس کے ننھے سے دل میں یہ خیال جما دیں کہ صفائی دندان صحت و تندرستی کے لئے لازمی ہے۔ تندرستی دانتوں کی صحت پر منحصر ہے۔ اگر دانت صاف ہوں گے تو تمام جسم قوی اور تندرست ہوگا، دانت خراب ہو جائیں گے اور پھر خوراک بخوبی چبائی نہ جائے گی۔ خوراک ہضم نہ ہوگی۔ تندرستی میں فرق آجائیگا۔ بیمار پڑ جاؤ گے۔ اور کڑوی دوائیاں پینے کے لئے ملیں گی۔ کھیل کود اور سیر و تفریح میں شریک نہ ہوسکو گے۔ برخلاف اس کے اگر دانت صاف رکھو گے تو طبیعت بشاش، چہرہ نکھرا ہوا اور دماغ ترو تازہ رہے گا، کھیل کود اور پڑھائی میں اول رہو گے۔ پھر دیکھئے کس شوق سے ننھے ننھے ہاتھوں میں برش لیکر دانت صاف کرتے ہیں۔ ترقی عمر کے ساتھ دانت صاف رکھنے کا شوق بھی بڑھتا جائیگا۔

ہماری زندگی اور تندرستی کا دارومدار ہوا اور خوراک پر ہے۔ اور ان دونوں کا منہ سے بہت کچھ تعلق ہے۔ اس لئے یہ بات درست ہے کہ اگر دانتوں اور منہ کی مکمل صفائی کی جائے تو انسان کی صحت قابل رشک بن جائے

بچوں کو مدت تک انگوٹھا چوسنے کی عادت نہ ڈالنے چاہیئے۔ کیونکہ اس عادت سے اوپر والے دانت باہر اور نیچے والے اندر کی طرف جھک جاتے ہیں اور چہرے کی خوبصورتی بدصورتی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

جب شیر خوار بچوں کے مسوڑے پھولنے شروع ہوں تو ہرگز تاخیر نہ کرنی چاہیئے، بلکہ کسی لائق ڈاکٹر سے مشورہ لیکر مسوڑوں کو نشتر لگوا دینا چاہیئے۔ تاکہ دانت نکلنے میں بچہ کو زیادہ تکلیف کا سامنا نہ ہو، دانت اگر صاف نکلیں تو خیر اور اگر کوئی چیز لگی ہو تو گرم پانی میں سوڈا بائی کارب ملا کر صاف کریں۔ عمدگی سے صاف نہ ہو تو کسی ماہر دندان سے مشورہ کرنا چاہیئے،

دودھ کے دانتوں کو بہت حفاظت اور احتیاط کی ضرورت ہے۔ اگر ان کی حفاظت میں کسی قسم کی غفلت کی گئی تو مستقل دانت بھی بہت بے قاعدہ نکلیں گے بے قاعدہ دانتوں کی صفائی بہت مشکل ہے، اور علاوہ ازیں اس سے خوراک اچھی طرح چبائی نہیں جاتی اور اس طرح بچے خوراک نگلنے کے عادی ہو جاتے ہیں یہ عادت بہت نقصان دہ ہے۔ کیونکہ اس سے ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے اور صحت بگڑ جاتی ہے۔ بعض اوقات دودھ کے دانتوں کی بے احتیاطی سے مستقل دانت ایسے کمزور نکلتے ہیں کہ نکلتے ہی ٹوٹنے اور گرنے لگ جاتے ہیں۔ یہ سب دودھ والے دانتوں کی صفائی نہ کرنے کا نتیجہ ہے، کوشش کرنی چاہیئے کہ دودھ والے دانت جلدی نہ نکلیں کسی قابل دندان ساز کے مشورہ سے انہیں

کپڑے کی چھپائی

مشین سے چھاپنا

چھاپنے کے جو طریقے اور اصول اب تک بیان کئے گئے ہیں وہ ہاتھ سے چھاپنے میں مفید ہو سکتے ہیں، ان طریقوں کے علاوہ مشین سے بھی چھپائی ہوتی ہے، یوں تو کپڑا چھاپنے کی مشین بہت قیمتی ہوتی ہے اور اس سے کام کرنے میں بڑی مشق اور تجربہ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن ایک خاص قسم کی چھوٹی مشین کا رواج ہندوستان میں چند سال سے بہت ہو گیا ہے جس کی تشریح اور کام کرنے کا طریقہ اس مضمون میں بیان کروں گا۔ میرا خیال ہے کہ میرے تحریر کردہ طریقوں پر عمل کر کے عصمتی بہنوں نے اتنی مشق بہم پہنچالی ہوگی کہ وہ اس مشین سے کام کر سکیں، اس مشین کو اسپرے پرنٹنگ مشین Spray printing machine کہتے ہیں۔ اس میں ایک تو چھاپنے کا پستول کی شکل کا قلم ہوتا ہے اور ایک ہوا بھرنے کی ٹنکی ہوتی ہے قلم کے اوپر ایک چھوٹی پیالی ہوتی ہے جس میں پیسٹ بھر دیا جاتا ہے، نیچے ایک بہت باریک سوراخ ہوتا ہے جو ایک سوئی کے ذریعہ سے کھلتا اور بند ہوتا ہے، اس قلم کی پشت پر ایک نلکی ہوتی ہے جس میں ربڑ کا ٹیوب لگایا جاتا ہے ہوا کی ٹنکی میں پمپ کے ذریعہ سے ہوا بھر کر محفوظ کر لی جاتی ہے ٹنکی میں بھی ایک نلکی ہوتی ہے اور قلم کی پشت کی نلکی سے بذریعہ ربڑ ٹیوب کے جوڑ دی جاتی ہے، چھاپتے وقت ٹنکی سے ہوا کھول دی جاتی ہے اور قلم میں لگے ہوئے ایک بٹن کو دبایا جاتا ہے جس سے اس کا باریک سوراخ کھل جاتا ہے، اور اوپر کی پیالی سے ایک اور سوراخ میں رنگ کی بہت خفیف مقدار آتی ہے۔ اب ہوا بہت زور سے اس رنگ کو قلم کے باہر پھینکتی ہے۔ چونکہ رنگ کی مقدار بہت کم یعنی ایک یا دو قطرے ہوتی ہے اور ہوا کافی مقدار میں زور سے آتی ہے اس لئے رنگ بہت باریک ذرات میں منتشر ہو کر باہر نکلتا ہے۔ کپڑے پر حسب معمول اسٹینسل رکھ کر قلم ہاتھ میں لیکر اسٹینسل سے تقریباً ۵۔ انچہ اونچا رکھ کر بٹن دبایا جاتا ہے، قلم کی ساخت اتنی اچھی رکھی گئی ہے کہ ایک ہی ہاتھ میں لیکر بآسانی اس سے کام ہو سکتا ہے بٹن اس مقام پر ہوتا ہے جہاں پستول چلانے کی کمانی ہوتی ہے اس کو بالکل اسی صورت سے پکڑا جاتا ہے جیسے کہ پستول کو۔ قلم کے سوراخ سے رنگ منتشر ہو کر مثل دھوئیں کے نکلتا ہے، جہاں گہرا رنگ کرنا مقصود ہوتا ہے وہاں قلم کو زیادہ دیر تک ٹھیراتے ہیں اور پھر بتدریج ہٹاتے جاتے ہیں، ایک ریپیٹ (Repeat) چھاپ کر ہوا کو بند کر دیتے ہیں تاکہ وہ ضائع نہ ہو اور اسٹینسل کو دوبارہ رکھ کر ہوا کو کھول کر چھاپتے۔ اس مشین سے اسی طرح کا کام ہوتا ہے جیسا کہ برش سے لیکن بہ نسبت برش کے بہت جلد چھپتا ہے۔ یہ مشین کچھ زیادہ قیمتی نہیں ہوتی صرف قلم تقریباً ۴۰ روپے میں مل سکتا ہے۔ ہوا کے لئے ٹنکی بجائے قلم کے ساتھ منگانے کے یہ کیا جائے کہ گیس کے ہنڈے

کی ٹنکی لے لی جائے اس کے ساتھ اس کا پمپ بھی ضروری ہے غرض کل ساٹھ روپے میں یہ مشین مکمل ہو سکتی ہے۔ اگر اس سے تجارتی اصول پر کام کیا جائے اور خوبصورت پلنگ پوش، پردے، ساڑیاں وغیرہ چھاپ کر فروخت کیجائیں تو معقول آمدنی ہو سکتی ہے۔ ہاتھ سے چھاپنے کی صورت میں کام بہت کم ہوتا ہے۔ اس لئے اس طرح تجارت کرنا زیادہ مفید نہیں ہو سکتا۔ اگر خوب مشق کر لیجائے تو ۲ درجن میز پوش ایک دن میں بہ آسانی چھپ سکتے ہیں،

مشین کے لئے پیسٹ بنانے میں چند باتوں کا خاص طور پر لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ بہ نسبت معمولی پیسٹ کے یہ زیادہ رقیق ہونا چاہئے اور استعمال کرنے سے قبل باریک ململ میں چھان لینا چاہئے۔ ایسے اجزا کا پیسٹ میں شامل کرنا ضروری ہے جن سے رنگ نہایت آسانی سے قلم کے سوراخ میں سے گذر سکے۔ مثلاً گلیسرین، ٹرکی ریڈ آئل وغیرہ اس مشین سے ایک ہی پیسٹ سے ہلکے اور گہرے رنگ کے ڈزائن بہ آسانی چھاپے جا سکتے ہیں۔ بہت ہلکا رنگ چھاپنے کی صورت میں قلم کو کپڑے سے زیادہ فاصلہ پر رکھ کر چھاپتے ہیں اور گہرا رنگ چھاپنے کی صورت میں قلم ذرا قریب لاکر چھاپتے ہیں،

ٹینک میں ہوا کی کافی مقدار ہونی لازمی ہے۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ اس کام کے لئے ایسا ٹینک لیا جائے جس پر ہوا کا دباؤ (Air pressure gauge) معلوم کرنے کا آلہ ہے، یہ مثل گھڑی کے ہوتا ہے جس میں ایک سوئی ہوتی ہے، اور نمبر ہوتے ہیں۔ جب ہوا بھری جاتی ہے تو آلہ کی سوئی درجہ صفر سے بڑھنا شروع ہوتی ہے۔ جتنی ہوا زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ اتنی ہی سوئی ہٹتی جاتی ہے۔ گیس کے ہنڈے کی ٹنکی میں ۳۰ درجہ دباؤ تک ہوا بھر کر کام کرنے سے چھپائی اچھی طرح ہو سکتی ہے۔ اگر ہوا کم ہوتی ہے تو چھاپنے پر قلم سے رنگ کے ذرات زیادہ بڑے نکلتے ہیں اور کپڑے پر رنگ یکساں نہیں پڑتا۔ عموماً ایسا کرتے ہیں کہ چھاپنے سے قبل ٹینک میں حسب ضرورت ہوا بھر لیتے ہیں۔ اس کے بعد جب تک چھپائی کی جاتی ہے ایک آدمی ٹینک میں برابر ہوا بھرتا رہتا ہے اس طرح ہوا کم نہیں ہونے پاتی اور کام مسلسل طریقہ پر ہوتا ہے،

اسپرے مشین کا رواج اب بہت عام ہوتا جا رہا ہے۔ موٹروں پر۔ فرنیچر پر حتی کہ کمرہ کی دیواروں پر بھی اسی مشین سے رنگ و روغن کیا جاتا ہے لیکن اس کام کے لئے جو رنگ استعمال ہوتے ہیں وہ بہت گاڑھے ہوتے ہیں۔ اس لئے قلم کا سوراخ بہ نسبت کپڑا چھاپنے کے قلم کے بڑا رکھا جاتا ہے۔ وہ مشین کپڑا چھاپنے میں کام نہیں دیتی، اکثر لوگ موٹر پر پھیرنے کے رنگ سے کپڑے پر چھاپتے ہیں اس طرح ڈیزائن تو بن جاتا ہے لیکن صفائی اتنی نہیں جتنی کہ چھاپنے کے رنگوں سے آتی ہے۔ علاوہ ازیں دُھلنے پر وہ رنگ بھی خراب ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی کپڑے کو بھی خراب کر دیتا ہے

مشین سے چھاپنے کے لئے رنگوں کا انتخاب ضرورت کے لحاظ سے کرنا چاہئے۔ اگر معمولی پختگی درکار ہو تو بیسک رنگ (Basic Colours) (جو عموماً بازار میں ملتے ہیں) اور ڈائریکٹ رنگ (Direct Colours

استعمال کریں، زیادہ پختہ چھپائی کے لئے ہائڈران رنگ (Hydron Colours) اور کروم رنگ (chrome Colours) استعمال کریں،

ڈائریکٹ رنگ (Direct Colours)

آسانی سے حل ہونے والے ڈائریکٹ رنگ درج ذیل کئے جاتے ہیں جو مشین کی چھپائی کے لئے موزوں ہیں، (۱) ڈائمن فاسٹ یلو، بی (زرد) (Diamine fast yellow) (۲) ڈائمن آرنج ایف (نارنجی) (Diamine Fast orange) (۳) ڈائمن روز بی (گلابی) (Diamine Rose B.) (۴) ڈائمن فاسٹ وائلٹ (اودا) (Diamine Fast Violet) (۵) ڈائمن گرین بی (سبز) (Diamine green B.) (۶) ڈائمن سکائی بلو ایف ایف (آسمانی) (Diamine sky Blue)

پیسٹ بنانے کے لئے ۶ ماشہ رنگ ۵ تولہ صاف گرم پانی میں حل کرلیں اور ایک ماشہ گلیسرین اور ۳ تولہ گوند کا پانی (ایک حصہ گوند ایک حصہ پانی) خوب ملا کر باریک ململ میں چھان لیں اور مشین کی پیالی میں بھردیں پہلے کسی معمولی کپڑے پر چھاپ کر دیکھیں۔ اگر رنگ وقت سے کم مقدار میں قلم سے نکلے تو ذرا سا پانی پیسٹ میں اور ملا دیں اور اگر رنگ زیادہ نکلتا ہے اور بڑے ذرات کپڑے پر پڑتے ہیں تو تھوڑا سا گوند کا پانی ملا دیں۔ جب پیسٹ درست ہوجائے تو کپڑے پر اسٹینسل رکھ کر چھاپیں۔ پہلے ایک رنگ کل کپڑے پر چھاپ لیں۔ پھر پیالی خالی کرکے خوب صاف کرلیں، دوسرا رنگ اس میں بھرلیں اور دوسرے اسٹینسل سے چھاپیں۔ اس طریقہ سے جتنے مختلف رنگ چھاپنے ہوں چھاپیں مشین سے چھاپنے کے لئے ہر رنگ کا اسٹینسل علیحدہ ہونا ضروری ہے یعنی ایک اسٹینسل میں صرف پتیاں ہی ہوں تاکہ اس سے ہمیشہ سبز رنگ (ہلکا یا گہرا) چھاپا جائے، دوسرے میں پھول ہوں اور تیسرے میں نیں وغیرہ اگر دو مختلف رنگ ایک ہی اسٹینسل کے ذریعہ سے چھاپے جائیں گے تو ایک رنگ دوسرے پر پڑ کر کپڑے کو خراب کردے گا، اکثر ایسا بھی کرتے ہیں کہ اسٹینسل سے چھاپنے کے بعد ایک اور اسٹینسل ایسا رکھ کر چھاپتے ہیں جو بجائے اس کے کہ کوئی خاص ڈزائن چھاپے چھپے ہوئے ڈزائن کو بالکل ڈھک لیتا ہے اور اس ڈزائن سے باہر کی جگہ کھلی ہوئی چھوڑ دیتا ہے۔ اس کو اسٹینسل ہڈ (Stencil hood) (اسٹینسل کا برقع) کہتے ہیں۔ یہ رکھ کر چاروں طرف قلم سے رنگ کی ہلکی بوچھاڑ دیتے ہیں اور پھیر ہٹا لیتے ہیں۔ اس سے ڈزائن کی خوبصورتی دوبالا ہوجاتی ہے۔

چھاپنے کے بعد کپڑے کو خشک کرکے حسب معمول ایک گھنٹہ تک بھاپ دیں اس کے بعد سادہ پانی میں دھوکر خشک کرلیں، بیسک رنگ چونکہ پختہ نہیں ہوتے اس لئے سوت پر بہت کم چھاپے جاتے ہیں۔ میں ان کا طریقہ چھوڑ کر ہائڈران رنگ سے چھاپنے کا طریقہ تحریر کرتا ہوں،

ہائڈران رنگ (Hydron Colours)

حسب ذیل ہائڈران رنگ چھپائی کے لئے موزوں ہیں

(۱) ہائڈران بلو جی پیسٹ (رقیق) (Hydron Blue G. paste) (۲) ہائڈران وائلٹ آر پیسٹ رقیق) (Hydron Violet R paste) (۳) ہائڈران پنک ایف ایف پیسٹ (رقیق) (Hydron Pink F.F. paste) (۴) ہائڈران اسکارلٹ بی بی پیسٹ (رقیق) (Hydron Scarlet B.B. Paste) (۵) ہائڈران گرین بی پیسٹ (رقیق) (Hydron Green B. paste) یہ رنگ دھلنے میں بہت پختہ ہوتے ہیں، دھوپ سے بھی نہیں اڑتے۔ اس لئے ان کا استعمال ایسی چیزوں پر ہوتا ہے جہاں بہت پختگی درکار ہوتی ہے۔ مثلاً آرایشی پردے۔ میز پوش، پلنگ پوش، رومال،

پیسٹ بنانے کا طریقہ۔ ۵ ماشہ رنگ لیکر ۹ ماشہ گلیسرین میں خوب ملائیں۔ پھر ۵ ماشہ کاسٹک سوڈا ۱½ تولہ سوڈا واشنگ اور ۲ تولہ ہائڈرو سلفایٹ آف سوڈا ۵ تولہ پانی میں حل کرکے رنگ میں ڈال کر خوب چلائیں جب یک جان ہوجائے تو ۲ تولہ گوند کا پانی ملائیں، اس کو خوب چلائیں۔ جب پیسٹ کا رنگ تبدیل ہوجائے اور جھاگ آنے لگیں تو ۳ تولہ ہائرلڈائٹ سی (Hyraldite C) ۲ تولہ پانی میں حل کرکے پیسٹ میں ملادیں پھر چھان لیں اور پیالی میں بھر کر چھاپیں، پیسٹ جہاں تک ممکن ہو رقیق ہونا چاہئیے، چھاپنے کے بعد جلد حسب معمول اسٹیم دیں آدھ گھنٹہ اسٹیم دینا کافی ہوتا ہے۔ اسٹیم سے قبل چھپائی بہت بد رنگ معلوم ہوگی اس کا خیال نہ کریں۔ اصل رنگ اسٹیم دینے کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔ اس کے بعد خوب دھوئیں۔ اگر رنگوں میں پھر بھی خاطر خواہ چمک اور خوبصورتی نہ آئے تو تھوڑا سا سرخ کسیس (Potassium Bichromate) پانی میں حل کریں اور ذرا سا گندک کا تیزاب ملاکر اس میں کپڑے کو چند منٹ چلائیں۔ پھر خوب دھوڈالیں اس سے رنگ نہایت خوشنما ہوجائیں گے،

اگر یہ رنگ پوری احتیاط کے ساتھ چھاپے جائیں تو نتیجہ نہایت اچھا نکلتا ہے، یہ رنگ بھٹی پر بھی نہیں چھوٹتے لیکن تین چار مرتبہ بھٹی چڑھنے سے کچھ ہلکے ضرور پڑجاتے ہیں۔ اس لئے ان سے چھپے ہوئے کپڑے کو اگر بھٹی سے بچایا جائے تو بہتر ہے، اگر کوئی بہن یہ مشین خریدنی چاہیں تو ہیوبر و ٹریڈنگ کمپنی، پوسٹ بکس نمبر ۲۷۔ بیلرڈ اسٹیٹ مبیئی سے خط وکتابت کریں، یہ کمپنی جرمنی کے ایک کارخانہ کی ایجنٹ ہے اس کی مشین بہت کفایت سے ملتی ہے۔ انگلستان کی بنی ہوئی مشین زیادہ قیمتی ہوتی ہیں،

جو طریقہ میں نے اوپر درج کیا ہے وہ بہت چھوٹے پیمانے پر کام کرنے کے لئے ہے۔ زیادہ کام کرنے کے لئے بڑا ٹینک اسی کمپنی سے مل سکتا ہے جس میں ہوا زیادہ مقدار میں آتی ہے اور اس سے ایک وقت میں کئی قلم لگاکر کئی آدمی کام کرسکتے ہیں چونکہ میرے مضامین زیادہ تر گھریلو صنعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے میں نے بڑے پیمانہ پر کام کرنیکا طریقہ نہیں درج کیا۔ اگر چھوٹی مشین منگاکر اس سے مشق کرلیجائے اور امید افزا صورت ہو تو کام کو بڑھایا جاسکتا ہے اگر کوئی بات مشورہ طلب ہو تو میں نہایت خوشی سے مشورہ دینے کو تیار رہوں

اقبال احمد
بھوپال

بیڈمنٹن

محترمہ بہن دیوان زادی نادر جہاں بیگم صاحبہ کا مضمون بعنوان بیڈمنٹن پڑھکر ازحد مسرت ہوئی کہ مسلم خواتین میں کھیل کا شوق بھی روزافزوں ترقی پر ہے، اس قسم کے کھیل جسمانی طاقت بڑھانے کے لئے صد درجہ مفید ہیں، ان سے جسم میں پھرتی پیدا ہوتی ہے اور دماغی قوتیں نشوونما پاتی ہیں، بہن صاحبہ کا مضمون کچھ شک نہیں بہت ہی مفید ہے لیکن کھیلنے کا طریقہ صحیح نہیں لکھا گیا۔ پھر کورٹ بھی غلط بنا ہے، لہذا میں کھیلنے اور کورٹ بنانے کا صحیح طریقہ لکھتی ہوں

کورٹ بنانے کا طریقہ

زمین کی لمبائی ۴۴ فٹ اور چوڑائی ۲۲ فٹ لیجئے، لمبائی میں ۲½ فٹ کا حاشیہ دونوں طرف لیجئے، باقی ۳۹ فٹ زمین کو تین برابر کے حصوں میں تقسیم کرے۔ دونوں طرف برابر کے حصے جو حاشیہ سے متصل ہیں پھر دو حصوں میں تقسیم کریئے۔ جیسا کہ نقشہ میں بنا ہے اب صرف بیچ کا حصہ باقی رہ گیا۔ اس کے ۶½ فٹ کے دو حصے کریئے اور بیچ میں پول گاڑنے کے لئے گڑھا کھودئے، پول خوب مضبوطی سے گاڑھئے۔ پول میں ساڑھے چھ فٹ کی اونچائی پر کیلیں گاڑھے اور بیڈمنٹن کا جال ان کیلوں سے ملا کر باندھ لیجئے، کورٹ کی سب لائنوں پر چونا پانی میں گھول کر ڈالے

حاشیہ ۲½ فٹ
۱۳ فٹ
۳
۲
۶½ فٹ
پول
جال کی اونچائی ۶½ فٹ
پول
۶½ فٹ
۱۳ فٹ
۴
۱
حاشیہ ۲½ فٹ
۲۲ فٹ

کھیلنے کا طریقہ

بیڈمنٹن دو آدمی بھی کھیلتے ہیں اور چار بھی۔ ذیل میں چار آدمیوں کے کھیلنے کا طریقہ لکھتی ہوں۔ نمبر۱ نے کھیلنا شروع کیا اور نمبر۱ نمبر۲ کو سروس کرے، سروس کرتے وقت گیند ٹھیک نمبر۲ کے کورٹ میں جا کر گرے، اگر کنارے کے حاشیہ میں جا کر گرے تو لاج سروس بڑی ہو جائے گی، اگر جال کے پاس والے حاشیہ میں گرے تو اصول سروس چھوٹی ہوگی یہ دونوں غلط ہیں جال سے چھوٹی ہوئی آئے یہ بھی ٹھیک نہیں۔ جب نمبر۱ ایک پائنٹ بنالیگا تو نمبر۴ کی جگہ آجائیگا اور نمبر۴ ایک کی جگہ اب وہ نمبر۲ کو سروس کریگا جب تک نمبر ایک غلطی نہ کرے برابر جگہ تبدیل کرتا رہیگا۔ فرض کرے نمبر۱ نے کوئی غلطی کی اور وہ آؤٹ ہو گیا، اب نمبر۲ نمبر۱ کو سروس کریگا۔ نمبر۴ کے آؤٹ ہونے پر نمبر۳ نمبر۴ کو سروس کریگا۔ صرف سروس کرتے وقت یہ قید ہے کہ مقابل والا آدمی گیند کو لے اس کے بعد جس کی طرف جائے وہ مار سکتا ہے جب چار آدمی کھیلتے ہیں تو ۲۱ کا گیم اور دو آدمیوں میں 19 کا گیم ہوتا ہے، ریکٹ کو سیدھا کر کے نہ مارنا چاہئے بلکہ کسی قدر جھکا کر ماریں اس طرح گیند بہت اونچی نہیں اچھلتی بلکہ نیچی اور تیز جاتی ہے جو دیکھنے میں بہت خوبصورت معلوم ہوتی ہے، مس اے یوسف

تارکشی کا کونہ

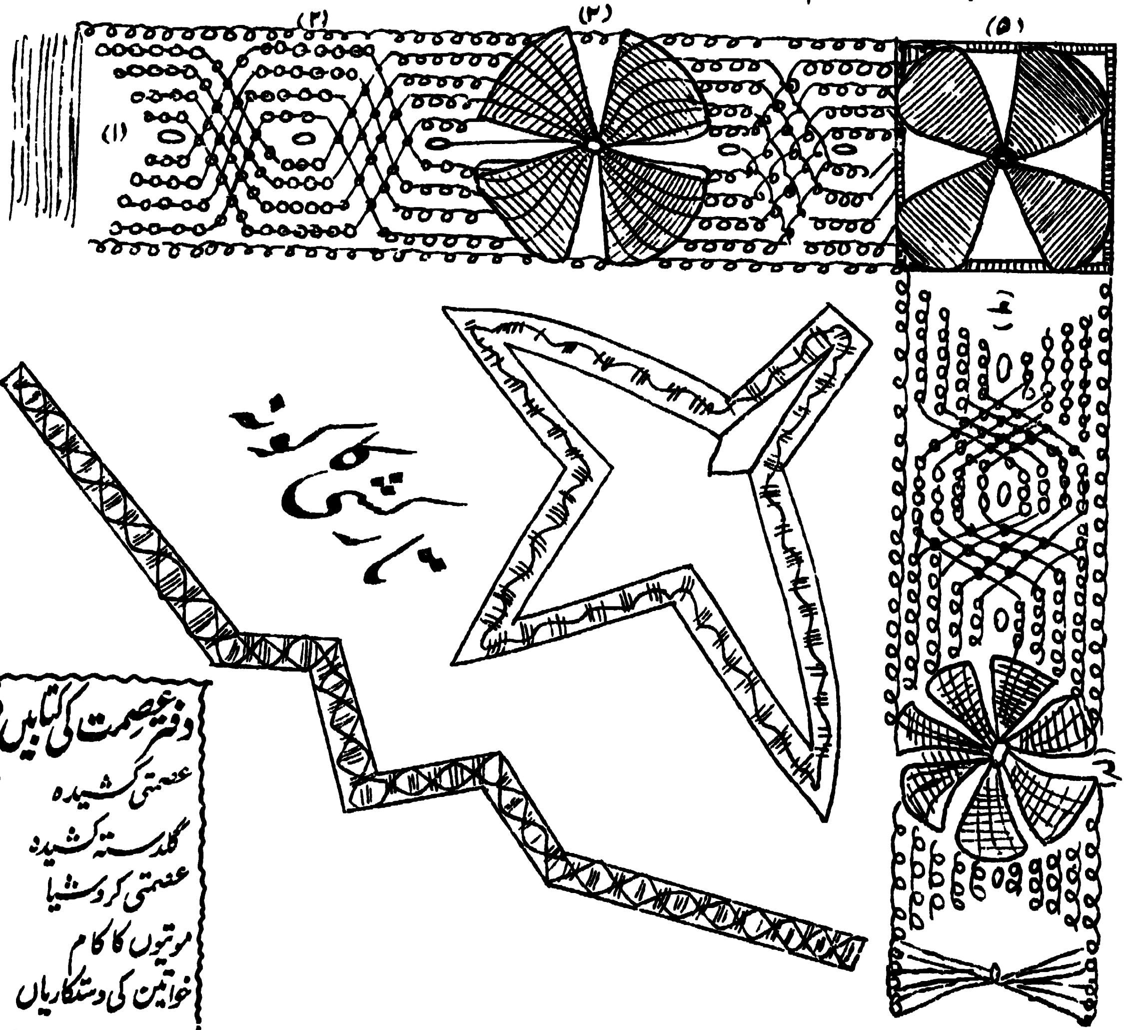
محترمہ نورافروز عتیقہ خاتون صاحبہ کی فرمائش پر تارکشی کے کونے کا نمونہ پیش کرتی ہوں امید کہ پسند فرمائیں گی۔ اگر اور کسی قسم کے کونے یا بیل کی ضرورت ہو تو مطلع فرمائیے۔ براہ راست یا بذریعہ عصمت روانہ کر سکتی ہوں

تارکشی کا کام جاننے والی بہنیں بآسانی نمونہ دیکھکر ہی بنا سکتی ہیں لیکن نوآموز بہنوں کو ذرا توجہ کی ضرورت ہے، میزپوش یا تکیہ کے غلاف پر بنائیے نہایت خوشنما معلوم ہوگا پہلے کپڑے میں سے تین انگل چوڑے تار کھینچ لیجئے اس کے بعد ۴۰ نمبر کا تاگہ موٹی لانبی سوئی میں پرو کر کھینچے ہوئے تاروں کے کنارے کے پاس سے کپڑے میں سے نکالئے اور تین تین چار چار تار لیکر پھندا لگاتی جائیے۔ اسی طرح دونوں طرف بنا لیجئے، اب چھ چھ پھندوں کے تار لیکر عین وسط میں پھندا لگا دیجئے اسی طرح سب میں پھندے لگا دیجئے۔ اب کپڑا فریم پر لگا کر بنائیے نقشہ میں جو چھوٹی چھوٹی بوندیاں نظر آتی ہیں وہ پھندے کے نشانات ہیں۔ پہلی قطار: جو چھ تار اکھٹے کر کے باندھ دیئے ہیں ان میں نیچے کی طرف تین تین تاروں میں پھندے دیجئے یعنی صرف دو پھندے لگا کر تاگہ اوپر لیجائیے اور دوسرے چھ تاروں میں چھ پھندے لگائیے یعنی ایک سے دو تک پھر تاگہ نیچے لاکر تیسرے چھ تاروں میں دو پھندے لگا کر تاگہ اگلے چھ تاروں کے وسط میں باندھ کر اس سے اگلے چھ تاروں کے اوپر کے حصہ میں چھ پھندے لگائیے۔ اسی طرح کونے تک بناتی جائیے۔

دوسری قطار: پہلے جہاں دو پھندے لگائے تھے اب وہاں چار لگائیے اور تاگہ اوپر لیجا کر پانچ پھندے لگائیے، پھر نیچے لاکر چار پھندے لگائیے، اور پہلے کی طرح بیچ کے چھ تاروں میں تاگہ باندھ کر اگلا حصہ بنائیے۔ تیسری قطار۔ نیچے کے حصہ میں پانچ پھندے لگائیے اور اوپر کے حصہ میں چار۔ بیچ میں تاگہ باندھ کر اگلا حصہ بنائیے۔ چوتھی قطار: نیچے کے حصہ میں پانچ پھندے لگائیے اور اوپر کے حصہ میں دو، ایک طرف کا حصہ ختم ہوگیا، اب اسی طرح دوسری طرف کا حصہ بھی بنائیے، لیکن اس مرتبہ ان تاگوں میں بھی جو نیچے سے اوپر اور اوپر سے نیچے آئے ہیں ایک ایک پھندا لیتی جائیے اس طرح بیچ میں جالی بن جائیگی اب پھول بنائیے اگر چار پنکھڑیوں کا پھول نقشہ نمبر ۲ کے مطابق بنانا ہے تو اس طرح بنائیے بیچ کے چھ تاروں پر آپنے جو چار تاگے دونوں طرف باندھے ہیں اور ان کو اگلا حصہ بنانے کے لئے لے گئی ہیں تو گویا چودہ تار اوپر اور چودہ نیچے ہوئے اب نیچے کے چودہ تاروں کے نصف یعنی سات سات تار (چار چار تاگے اور تین تین تار) علیحدہ کر لیجئے۔ اور سوئی میں دوہرا تاگہ پرو کر ایک تار سوئی کے اوپر لیجئے، ایک نیچے۔ اسی طرح ساتوں تاروں میں سے سوئی گذار کر کھینچ لیجئے اور برابر کر کے پھر بنائیے، لیکن اس مرتبہ جو تار پہلے نیچے لئے تھے انہیں اوپر رکھئے اور جو اوپر تھے انہیں نیچے کیجئے، اسی طرح پوری پنکھڑی ہموار بنا لیجئے، اور باقی تین پنکھڑیاں بھی اسی طرح بنائیے۔ چھ پنکھڑی کے پھول نقشہ نمبر ۴ کی ترکیب بھی یہی ہے صرف

فرق اتنا ہے کہ ہر پنکھڑی کے لئے سات تار کے بجائے تین اور چار تار لیجئے، اس طرح چھ پنکھڑیاں بن جائینگی دونوں طرف تار کھینچنے سے کونے پر خودبخود ایک چوکور سوراخ بن جائیگا اس کے اطراف کاج کی سلائی کر لیجئے، اب سوئی میں اکہرا تاگہ پرو کر نمبر پانچ کی طرف سے پیچھے کی طرف لیجائیے، اور پھر ادہر سے اس طرف لائیے اس طرح چودہ تار ڈال لیجئے، اب بازو کی طرف سے سوئی نکال کر چودہ تار ڈال دیجئے پھر بیچ میں سے باندہ کر پھول کی طرح سات سات تار کی ایک ایک پنکھڑی بنا لیجئے، یہی بیل میز پوش یا غلاف کے چاروں طرف بنائیے، چھوٹے چھوٹے نمونے صرف کونوں پر بنائیے۔ ان کے بنانے کی ترکیب بالکل آسان ہے، پنسل سے کپڑے پر نقشہ بنا لیجئے اور نقشہ کے مطابق کپڑے میں سے دس بارہ تار نکالئے اور بڑی بیل میں جس طرح کناروں پر پہلے پھندے بنائے ہیں۔ اسی طرح دونوں طرف بنا کر بیچ میں سے دو دو تین تین تار لیکر پھندے لگا لگا کر لہر بنا لیجئے، اوپر کی بیل بھی اسی طرح بنائیے۔ صرف بیچ میں دوہری لہر بنائیے۔ بڑی بیل اگر ریشمی جمپر کے دامن اور آستینوں یا ساڑہی کے آنچل پر خوشرنگ ریشم یا کلابتون سے بنائی جائے تو نہایت دلکش معلوم ہوگی۔

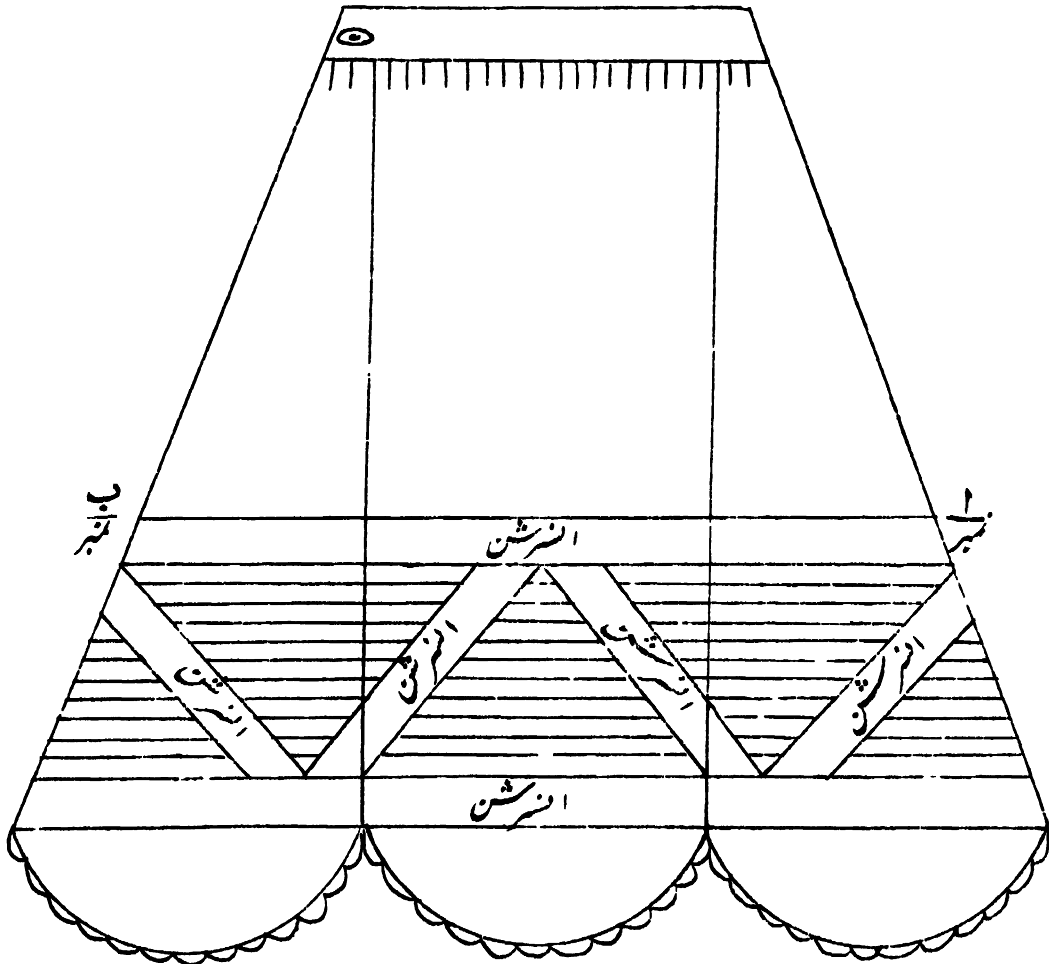
شرافت بیگم سیونی



سنگھاڑا نما پیکوٹ

ترکیب :- آدھ گز لٹھا لیکر آٹھ انگل پٹی نکال دو۔ باقی کپڑے کو دو ٹکڑے کر کے ایک سے بشکل نمونہ کلیاں تراش لیں، دوسرے کو دو ٹکڑے کر کے کلیوں کے ساتھ سی کر مطابق خاکہ کے بنائیں۔ بعدہ اس لمبی پٹی میں نو پلیٹیں دیکر سولہ سنگھاڑے کاٹ کر ہر ایک ٹکڑے کو چکن کے انسرشن کے ساتھ جوڑ کر بشکل نمونہ کے بنائیں، بعد اس کے تیار شدہ پیٹی کے دو طرف لمبی انسرشن لگا کر نیچے کے انسرشن کے دوسرے حصہ میں آٹھ انگل چوڑی جھالر لگائیں، بعد اس کے ا سے ب تک پیکوٹ کاٹ کر انسرشن کا اوپری حصہ جوڑ دیں۔ پھر کمر میں چنٹ دیکر جس قدر بڑا رکھنا ضروری سمجھیں، رکھ کر تین انگل چوڑی پٹی لگا کر کمر سی کر پیکوٹ تیار کر کے کاج بنا لیں پھر زیب تن کریں

نشاط افزا کلکتہ



خانہ داری

جس میں سنگھار و آرائش بھی شامل ہے۔ جملہ حقوق محفوظ

وزن قایم رکھنا۔ جسمانی تناسب کے ایک ماہر نے مندرجہ ذیل ورزش بدن کا توازن قایم رکھنے کے لئے تجویز کی ہے اگر یہ توازن حاصل ہوجائے تو بدن بھدے پن سے اِدھر اُدھر نہیں ہوتا۔ حرکات بھلی معلوم ہوتی ہیں اور ٹخنے اور ٹانگوں کے پٹھے مضبوط ہوجاتے ہیں۔

سیدھی کھڑی ہوجاؤ۔ ایڑی اور انگلیاں زمین سے ملی رہیں۔ ہاتھ کولھوں پر رکھیں۔ دایاں گھٹنا موڑ کے اِسقدر اُٹھائیں کہ دائیں پاؤں کی انگلیاں بائیں گھٹنے کی پشت سے چھوجائیں۔ آنکھیں بند کریں اور دیکھیں کہ اس طرح وزن قایم کیئے ہوئے کتنی دیر کھڑی رہ سکتی ہیں۔ بائیں گھٹنے سے یہی مشق کریں حتے کہ بایاں پاؤں دائیں گھٹنے کی پشت سے چھوجائے۔

دانتوں کی خوبصورتی۔ خوبصورت دانت چہرہ کی زیبائش ہیں۔ تمہارا چہرہ خوبصورت ہوسکتا ہے اور تمہارا دہن بھی موزوں ہونا ممکن ہے جب تک وہ بند رہے لیکن ہونٹ مُسکراہٹ میں کھلے اور خراب یا پیلے دانتوں نے چہرہ اور دہن کی ساری خوبی خاک میں ملادی۔ دانت موتی جیسے ہوں دہن میں نظر آتے ہی چہرہ کی دِلکشی کو بڑھا دینگے۔

دانت نہ صرف خوبصورتی پر اثر ڈالتے ہیں بلکہ صحت کا بھی ان پر مدار ہے۔ ابتدا میں معلوم نہ ہوسکیں بعد میں بعض بُری بُری بیماریاں اُٹھ کھڑی ہوتی ہیں۔ بالکل ہلدی سا زرد چہرہ، ڈھیلا ڈھالا گرپڑا جسم کا انداز یا گٹھیا جیسی بیماریاں خراب دانتوں سے بھی ہوجایا کرتی ہیں۔ دانتوں کو احتیاط سے صاف رکھیئے یہ بیماریاں دُور ہوجائیں گی۔

دانتوں کی خبر گیری نہ کرنے سے گلنے شروع ہوجاتے ہیں۔ جس غذا میں چونا اور معدنی اجزا نہ ہوں یا حفظانِ صحت کے لحاظ سے خراب عادتیں بھی دانتوں کے پھٹنے کا باعث ہوجاتی ہیں۔ غذا کے تناسب اور احتیاط سے یہ شکایت دُور ہوسکتی ہے۔ نوعمر ہی نہیں بلکہ بڑی عمر والوں کے دانت بھی اس طرح درست ہونے شروع ہوجاتے ہیں سنگترہ کا عرق یا دوسرے میووں کا رس سبز پتہ دار ترکاریاں اور دودھ معدنی اجزا اور وٹامن (قوت بخش اجزا) کافی مقدار میں مہیا کرتے ہیں۔ سخت تہ دار ڈبل روٹی موٹے غلے اور گوشت غذا میں توازن ہوا کرتے ہیں اور دانتوں اور مسوڑھوں کی ورزش کا ذریعہ ہیں۔

دنداں ساز کو دانت دکھا کے انہیں کھرچوا دینا چاہیئے تاکہ میل کی تہیں دُور ہوجائیں۔ جہاں کہیں خلا ہوں انہیں بھروا دینا چاہیئے کوئی دانت خراب ہو یا بہت ہلتا ہو تو اس کے مشورہ سے نکلوا دینا چاہیئے اور پھر ان میں جلا دلوا دینی چاہیئے۔ بعد ازاں روزانہ دو مرتبہ مسواک یا برش سے دانت مانجھنے چاہیئے۔ مسوڑھوں سے نیچے کی طرف اور پھر نیچے سے پہلوؤں کی طرف برش یا مسواک کو چلانا چاہیئے۔ پھر منہ غرغرہ سے بالکل صاف کرلیا جائے۔ برش استعمال کرنے کے بعد کسی جراثیم کش دوا میں ڈبو دینا چاہیئے یا اس پر نمک چھڑک دیا جائے یا امونیا میں ڈبو دیا جائے۔

تمام تازہ رس دار میوے دانتوں کے صاف کرنے میں مدد کرتے ہیں اور سانس بھی صاف ہو جاتا ہے۔ خاصکر سیب اس کام کا ہے۔ منہ میں چھالے پڑ جائیں تو خالص لیموں کا رس استعمال کر کے دیکھیں۔

پاؤں کی احتیاط۔ خراب جوتی عام صحت پر اثر ڈالتی ہے۔ جوتی کاٹتی ہو یا تنگ آتی ہو پہن لیجئے اور پھر دو چار قدم چلئے اور اس حالت میں آئینہ دیکھئے یا کسی اور کو اس حالت میں دیکھئے معلوم ہو جائیگا کہ چہرہ پر کیا اثر پڑتا ہے۔ صورت تکلیف سے بگڑنے لگتی ہے۔ رفتار کی موزونیت جاتی رہتی ہے۔ ٹانگیں اور گردوں کی جگہ دُکھنے لگتی ہے۔ جوتی کا پنجہ کھلا نہ ہو تو پاؤں بھینچنے لگتا ہے، انگوٹھوں کے ناخنوں کی کوریں گوشت میں گھس جاتی ہیں۔ چھوٹی انگلی پر ٹھیک (دانٹن) پڑ جاتے ہیں۔ آج کل اونچی ایڑی کا رواج ہوتا جارہا ہے لیکن اونچی ایڑی سے پنڈلیاں جلد دُکھ جاتی ہیں۔ اُوپر کا دھڑ آگے کو جھکنے لگتا ہے۔ بظاہر عورت لچکدار معلوم ہوتی ہے اور قدم میں ایک غمزہ سا پایا جاتا ہے لیکن بعض انگریزی عورتوں کو ڈاکٹروں نے منع کیا اور انکی جسمانی تکالیف مناسب جوتہ پہنتے ہی جاتی رہیں۔ اس لئے مناسب ہے کہ محض زمانہ کی وضع قطع کی پابندی کرنے کے لئے اپنی جان کے لئے عذاب نہ خریدو۔ جوتہ وہ پہنا جائے جس سے سارے جسم کو آرام معلوم ہو اور خوبصورتی بگڑنے نہ پائے بلکہ اس کے پہننے سے بڑھ ہی جائے۔

رنگین کپڑے کی دھلائی۔ کپڑے بیچنے والا کارخانہ بہت رنگین کپڑوں کے متعلق اطمینان دلایا کرتا ہے کہ رنگ پکے ہیں دھونے پر کٹیں گے نہیں۔ بیشک بہت سے حالات میں یہ رنگ پائدار ہوتے ہیں لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ وہ کبھی پھیکے نہ پڑینگے۔ اصل بات یہ ہے کہ رنگوں کو دھلائی خراب کرتی ہے۔ عام طور پر اناڑی دھوبی ہمارے ملک میں کثرت سے پائے جاتے ہیں جن کا طریقہ یہ ہے کہ وہ کپڑے کو دھونے کے سوڈے اور معمولی صابن کے ساتھ اُبالتا ہے بعد میں اپنے پتھر پر اسے پٹختا ہے۔ اگر کپڑے میں سفید زمین ہے تو وہ اسے سفید کرنے والے مصالحہ (بلوچن) میں ڈال دیتا ہے یا کسی تیزاب میں ڈبو دیتا ہے۔ معمولی صابن بھی ایسے کپڑوں کا دشمن ہے کیونکہ ان میں گھٹیا تیل اور کاسٹک ہوتا ہے اور جب ان کے ساتھ کپڑا اُبالا جائے تو بس آفت ہی آجاتی ہے۔

اچھے دھوبی گرم پانی میں دھونے کا سوڈا گھول کے اور اچھے صابن سے کپڑا دھوتا ہے۔ وہ اسے مسلتا نہیں۔ اگر میل رہ جائے تو وہ پھر اسی طریقہ سے کپڑا دھوتا ہے۔ دو دفعہ دھونے سے پھر اسے بلوچن میں ڈالنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

رنگین کپڑوں کو بارش اور شبنم خراب کرتی ہے کیونکہ ان میں ہر قسم کے معدنیات ملے ہوتے ہوتے ہیں جو رنگین کپڑوں کو خراب کر دیتے ہیں۔ ایسے کپڑے رات کو شبنم میں زیادہ نہ رکھے جائیں۔

دودھ کی خوبیاں۔ دودھ میں غذائی اجزا بہت زیادہ ہیں۔ اس میں چونہ اور فاسفورس کافی مقدار میں ہے۔ انسے ہڈیاں اور دانت بنتے ہیں اور درست رہتے ہیں۔ گو اس میں فولاد کم ہے لیکن جتنا بھی ہے نہایت عمدہ ہے۔ دودھ میں پٹھے بنانے کی قوت ہے۔ چربی اور مٹھاس ان میں موجود ہیں۔ آنتوں میں سرانڈ نہیں پیدا کرتا۔ اس میں قوت نامیہ بہت ہے۔ بیماری

کے مقابلہ کی طاقت بھی بہت ہے اور بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور غذاؤں کے مقابلہ میں ان خوبیوں کے یکجا موجود ہونے کے باوجود بہت سستا ہے۔

پلکوں کے لئے دودھ۔ عام طور سے مائیں بچوں کی پلکوں کی طرف دھیان نہیں دیتیں جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جوانی میں یہ خراب رہتی ہیں۔ کسی کی چھدری چھدری ہوتی ہیں اور کسی کی چھوٹی چھوٹی۔ ننھے ننھے بچوں کی پلکیں خفیف خفیف کرکے عمدہ ویسلین لگاتے رہنا چاہیئے۔

جن کی پلکیں ماؤں کی غفلت سے جوانی میں چھوٹی چھوٹی ہوں یا گھنی یعنی گھندار نہ ہوں اُنھیں یہ مشق کرنی چاہیئے۔ گو وعدہ تو نہیں کیا جاتا لیکن بہت ہی ممکن ہے کہ تین ہفتہ میں وہ لمبی اور گھندار ہو جائیں۔

جتنا گرم پانی برداشت ہوسکے اس میں سپنج بھگو کے پپوٹوں اور پلکوں پر پھیریں۔ اس کے بعد پپوٹوں میں اور پلکوں کے خوب اردگرد معمولی سفید خالص ویسلین ملیں۔ جتنی دیر تک ممکن ہوا سے لگی رہنے دیں۔ اگر رات کو سوتے وقت یہ عمل کیا جائے تو نہایت ہی اچھا ہے۔ صبح کو دودھ اُبال کے ٹھنڈا ہونے دیں، نیم گرم حالت میں ویسلین دھو ڈالیں۔ پاؤ گھنٹہ گزر جانے کے بعد چہرہ معمولی روزانہ طریقہ سے دھو ڈالیں۔

کند ذہن بچہ۔ ہماری عادت ہوتی ہے کہ ہم کند ذہن بچوں کا دل توڑتے رہتے ہیں۔ اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو نالائق سمجھنے لگتا ہے اور پھر ترقی کی اُمنگ اُس سے جاتی رہتی ہے۔ وہ کسی ولولہ انگیز بات میں شریک نہیں ہوتا۔ غریب جب ناکام ہو فوراً اسکا دل بڑھانا چاہیئے کہ میاں اس دفعہ نہیں ہوسکا اگلی دفعہ کامیابی تمہارے حصہ میں آئے گی۔ یاد رکھو اگر ہوشیاری سے کام لیا جائے تو ایسے بچہ پر اثر ڈالا جاسکتا ہے۔ ایسے بچہ کی ترقی بہت سست ہوگی لیکن دل نہیں ہارنا چاہیئے۔ مدرسہ کی رپورٹ آئے تو اس کے خراب نتیجہ سے کوئی کلمہ ایسا نہ کہو جو بچہ پر بُرا اثر ڈالے۔ پڑھو اور دل میں ٹھان لو کہ اب اس کی اصلاح کرنی ہے۔ مضبوط دل و دماغ کا آدمی ایسے غیر ترقی یافتہ بچہ کے دل و دماغ پر اثر ڈال کے سیدھے راستہ پر لگا سکتا ہے۔ بچہ میں یہ ہمت قایم رکھو کہ کوشش کئے جاؤ۔ کبھی تو کامیابی میسر آئے گی۔ سست اور غبی لڑکے میں خوبیاں بھی ہوتی ہیں جن پر ہم غور نہیں کرتے۔ یہ بیچارا کم گو ہوتا ہے اور اس کے مطالبات زیادہ نہیں ہوتے۔ صابر اور شاکر رہتا ہے۔ ہوشیار لڑکا اپنی چرپراہٹ میں مطالبات کم نہیں کرتا۔ ماں باپ سے اپنی خواہشیں پوری کرا کے رہتا ہے غبی لڑکا جو کام اس کے سپرد کیا جائے شوق سے اور ذمہ داری محسوس کرکے کرتا ہے۔ ہوشیار لڑکا پروا نہیں کرتا۔ غبی لڑکے پر ذرا سی مہربانی کرو وہ محبت و اطاعت سے اسے قبول کریگا اور جب ضرورت ہوتی ہے فوراً ہاتھ بٹانے کے لئے موجود ہوتا ہے۔

باجہ کی صفائی۔ گھر گھر گانے والے باجے ہیں لیکن ان کے رکھ رکھاؤ کے طریقوں پر عموماً غور نہیں کیا جاتا۔ جب باجہ چل رہا ہو اسے ہرگز چابی نہ دینی چاہیئے۔ اگر کوئی باجہ ایک دفعہ کی چابی میں دو تین ریکارڈ بجا سکتا ہے تو اسے بجانے دو۔

بعد میں چابی دو۔ چابی ہلکے ہلکے یکساں رفتار سے دینی چاہئے۔ جھٹکے اور ناہموار رفتار سے سپرنگ گھس جاتا ہے۔ بجا چکنے کے بعد چابی ختم کرکے رکھو۔ کبھی چابی دی ہوئی حالت میں نہ رکھو۔ خالی باجہ چلنے دو حتے کہ چابی بالکل ختم ہو جائے۔ دو مہینے میں ایک دفعہ پرزوں میں تیل دینا چاہئے۔ ایک قطرہ کافی ہے۔ جس میں ساؤنڈ بکس لگایا جاتا ہے اس بازو نما نلکی کے جوڑوں میں بھی تیل لگانا چاہئے تاکہ سوئی آسانی سے ریکارڈ پر چل سکے۔ اندر کے دندانہ دار پہیوں پر تیل کی بجائے ویسلین لگاؤ۔ ریکارڈوں کو برش سے صاف کرو۔ صفائی سے اور میل بیٹھتا ہے۔ باجہ ہمیشہ ہموار جگہ پر رکھو ورنہ سوئی کا زور پڑنے سے ریکارڈ جلد خراب ہو جائینگے۔

سنگھاری چیزیں۔ صفائی اور احتیاط ہر چیز کو کچھ کا کچھ کر دیتی ہے۔ کپڑوں کو اچھی طرح پہنئے بدن پر زیادہ زیب دینگے۔ پھوہڑ پن سے اچھے بچھے کپڑے بھی بھدے معلوم دینگے۔

جب سے ریشمی جرابیں چلی ہیں ٹانگوں کی صفائی کا خیال عام ہوتا جارہا ہے۔ اس کے لئے ایک پرانے اور مشہور انگلستانی کارخانہ نے ایک بال دور کرنے والی گدی ایجاد کی ہے۔ یہ گدی Depilatory pad. پانچ چھ آنے میں آتا ہے۔ یہ جلد پر گول حرکت سے ملا جاتا ہے۔ جلد بلا کسی تکلیف کے آسانی سے صاف شفاف ہو جاتی ہے۔

ریشمی جرابوں پر بارش کے یا پانی کے چھینٹے پڑ جائیں تو انکی خوبی جاتی رہتی ہے۔ ایک دوا Splash-proof (جرابوں کو پانی کے چھینٹوں سے محفوظ رکھنے والی) ایجاد ہوئی ہے جو آٹھ دس آنے میں مل جاتی ہے۔ اس کی آدھی چمچیہ میں دو جرابیں محفوظ کی جاتی ہیں۔ یہ مقدار تھوڑے سے گرم پانی میں گھولیں اور شیر گرم پانی ملا کے مقدار ڈیڑھ پاؤ کریں۔ دس منٹ تک جرابیں ڈبوئے رکھیں۔ نچوڑ کے سکھالیں۔ ایک کلہیہ سے دو درجن جرابیں اس طرح محفوظ کی جاسکتی ہیں۔

خانگی ٹوٹکے۔ دو چھٹانک ملائم صابن ½ گیلن گرم پانی میں گھولیں اور ملائم چیتھڑے سے خراب روغن پر لگائیں۔ پھر کوئی کپڑا گرم پانی میں بھگو کے اور نچوڑ کے صابن پونچھ ڈالیں۔ اور کسی صافی سے جلا دیدیں۔ روغن کی بدنمائی جاتی رہیگی (ایک گیلن-۳ سیر ۱ چھٹانک) چاندی کو جلا دینے کے لئے زرد صابن کا ایک چھوٹا ڈنڈا تراش لیں اور اس میں کھولتا ہوا پانی اتنا ملائیں کہ سرد ہونے پر یہ گاڑھی گاڑھی ہو جائے۔ پھر سفیدی باریک کرکے اس میں اتنی ملائیں کہ لئی سی ہو جائے اور یہ کسی کلہیہ میں رکھ لیں۔ اب فلالین کا ٹکڑا نمدار کرکے اس سے لگائیں اور چاندی پر ملیں۔ پھر گرم پانی سے دھوکے شمبو چمڑے سے جلا دیدیں۔ چاندی کی خوب چمک اٹھے گی۔ آئینہ اور کھڑکی کے شیشوں پر کپڑے سے پرفین Paraffin ملیں اور بعد میں ملائم کاغذ زور سے ملیں۔ نہ صرف صاف ہو جائیں گے بلکہ ایک عرصہ کے لئے چمک بھی آجائے گی۔ جن کے دل کمزور ہوں وہ سیڑھیوں پر پشت کرکے اوپر چڑھا کریں۔ اس سے دل پر زور نہیں پڑتا۔ گالوں پر ہاتھوں کی حرکت ہمیشہ اوپر کو کانوں کی طرف ہونی چاہئے خواہ کریم لگائیں یا پونچھیں یا تولیہ سے منہ صاف کریں۔ اس سے کھال ڈھیلی ہونے کی روک تھام ہوتی رہتی ہے۔

محمد ظفر

سیربین

آدھے دماغ کا آدمی۔ امریکہ کے ایک ماہر دماغ ڈاکٹر ڈینڈی نے تین مریضوں کے دماغوں پر عمل جراحی کر کے انکے ایسے آدھے حصے نکال دیئے جن میں پھوڑا نکل آیا تھا۔ ان میں سے ایک دو سال بعد تک زندہ رہا۔ اس آدمی کی جو حالت رہی اس سے حیرت انگیز باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ ہر آنکھ کے آدھے حصہ سے بینائی جاتی رہی۔ جسم کا بایاں حصہ سارا کا سارا فالج زدہ ہو گیا اور اس تمام حصہ کی کھال بے حس ہو گئی۔ سماعت بالکل درست رہی۔ سونگھنے کی قوت میں ذرا بھی فرق نہیں آیا۔ ذایقہ بھی کچھ قایم رہا۔ اسے چہرہ اور زبان کے پٹھوں پر کچھ اقتدار حاصل رہا۔ فالج زدہ حصہ کی ٹانگ وہ اپنی مرضی سے ہلا لیتا تھا۔ ذہنی حالت بالکل درست رہی۔ اس کے دوست اُسے برابر دماغی طور سے بالکل صحیح جانتے رہے۔ وہ پادری تھا۔ جراحی کے بعد ہر اتوار کو گرجے میں وعظ کہا کرتا تھا اور بے تار کی تار برقی کا لطف اٹھانا اور برابر مجلس جمہوریت کی کارروائیوں میں شریک ہوتا رہا۔

دماغ کے دائیں حصہ میں پھوڑا نکل آنے سے اسکا کام بایاں حصہ کرتا تھا جیسا کہ مسلمہ ہے کہ اگر بچپن میں دماغ کے بائیں حصہ کو نقصان پہنچ جائے۔ دایاں حصہ وہ کام کرنے لگتا ہے اب ڈاکٹر مذکور نے ثابت کر دیا ہے کہ دماغ کا دایاں حصہ عقل کی جگہ نہیں۔ دونوں حصے بناوٹ اور صورت میں بالکل یکساں ہیں لیکن ان کے افعال مختلف ہیں۔

مسلمان میم کی سپہ سالاری۔ کوہ اطلس (مراکو) میں جو بربری آخری دستے فرانسیسیوں کا مقابلہ کر رہے ہیں اُن میں ایک عورت سپہ سالار دیکھی گئی ہے جسے پہچان لیا گیا۔ وہ ایک انگریز سوداگر کی بیٹی ہے۔ یہ سوداگر ۱۹۲۰ء میں مراکو میں تجارت کیا کرتا تھا۔ ایک روز وہ پہاڑوں میں سیر کرتی پھر رہی تھی کہ اُسے ایک عربی دستہ نے اُڑا لیا۔ اس لڑکی کو اس دستہ کے سردار سے محبت ہو گئی۔ اُس نے مسلمان ہو کے اس سے شادی کر لی۔ اُس نے بربری طریقے اختیار کر لئے اور اب قطعی بربری عورت معلوم ہوتی ہے۔ وہ اپنے ان قبیلہ والوں کے ساتھ برابر جنگ میں شریک ہوتی رہی۔ جب ریف کی جنگ ۱۹۲۵-۲۶ء میں جاری تھی وہ برابر اس میں شریک رہی اور اب فرانسیسیوں سے لڑتی رہی۔ مہینہ بھر ہوا فرانسیسی فوجوں نے بربروں کو ایک مقام پر شکست دی جو صلح پر آمادہ تھے وہ ہاتھ میں بندوق لے آئی اور اپنے شوہر اور تین بچوں کو جن میں چھوٹا ۹ سال کا ہے اپنے پاس کھڑا کر کے قبیلہ والوں کو سخت سست کہنے لگی اور اُنہیں مرتے دم تک لڑنے پر اُبھارنے لگی۔ اُس نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ جان دونگی۔ ایسا وقت آجائے کہ میں اپنے بچوں سمیت ہی زندہ رہ جاؤں۔ ہم چاروں لڑتے لڑتے شہید ہو جائینگے۔ ہٹینگے نہیں۔ وہ یورپ سے نفرت کرتی ہے اور صاف کہتی ہے کہ میں اپنے ان لوگوں سے محبت کرتی ہوں جو اپنے ملک کی آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں اور جنہوں نے مجھے بتا دیا ہے کہ زندگی کیا چیز ہوتی ہے (یعنی) اُنکے حسن سلوک سے پتہ چل گیا ہے کہ ایک مسلمان

بیوی کی زندگی کس قدر مہذبانہ اور خوشگوار ہوتی ہے)

اب کہا جاتا ہے کہ اس سردار نے اپنے ۱۰۶ کنبوں اور سو بندوقوں سمیت بلاشرط ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ لیکن یہ اطلاع نہیں ہے کہ یہ مسلمان خاتون بھی ان میں ہے یا نہیں۔ اب صرف چند ہی قبیلے کوہ اطلس کے درمیانی علاقہ میں فرانسیسیوں سے جنگ کرنے کے لئے رہ گئے ہیں۔

چھ سالہ مائیں۔ ایک انگریز تیس سال قطب شمالی کے ویران جزیروں میں اسکیمو قوم کے ساتھ رہ کے آیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ پہلے میں اسے افسانہ سمجھتا تھا لیکن یہ حقیقت ہے کہ اسکیمو عورتیں چھ سال کی عمر میں بالغ ہوجاتی ہیں اور چھ اور آٹھ سال کی درمیانی عمر میں ماں بن جاتی ہیں۔ بچہ چھٹے مہینہ میں ہوجاتا ہے اور اس قدر چھوٹا ہوتا ہے کہ اسکا وزن مشکل سے سیر بھر ہوتا ہے۔ پیدائش کے وقت اسے نہلایا جاتا ہے۔ پھر ساری عمر وہ نہیں نہاتا۔ اسکیمو بچے کبھی آواز سے نہیں روتے۔ تکلیف کے وقت صرف چہرہ سکیڑ لیتے ہیں اور ادھر اُدھر سر ہلاتے ہیں۔ دو سال کی عمر میں پیروں پر کھڑے ہونے لگتے ہیں اور اُنہیں کام کاج دیا جانے لگتا ہے۔ اُن سے پوستینوں میں سوراخ کرائے جاتے ہیں تاکہ ان کے ماں باپ انہیں سی دیں۔ ان لوگوں میں مرد کمزور اور سُست ہوتا ہے اور کام نہیں کرتا۔ سارا کام عورتیں ہی کرتی ہیں۔ برفانی کشتی میں بوجھ رکھدیا جاتا ہے۔ مرد عورتوں کو ان سے باندھ کے دو چار ہنٹر لگا دیتے ہیں اور وہ بوجھ کو کھینچ کے لے جاتی ہیں۔ انکی عورتیں زیادہ نہیں جیتیں ۲۲۔ اور ۲۸ سال کے درمیان میں مرجاتی ہیں۔ برفانی غاروں میں چونکہ لمپ کا دھواں ہوتا ہے اسلئے وہ ۱۳ یا ۱۴ برس کی عمر میں اندھی ہوجاتی ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ گھر والے انہیں باہر برف میں سلا کے انکی تکلیف دور کرنیکے لیئے ان کے پیٹ میں زہریلا چاقو گھونپ کے مار ڈالتے ہیں۔ یتیم بچوں کے ساتھ بھی یہی ظالمانہ سلوک کیا جاتا ہے۔ اُن کے ہاں ملزم کو قید نہیں کیا جاتا۔ پھانسی یا گولی مار کے یا جلا کے مار ڈالا جاتا ہے۔ پھانسی ذلت آمیز سزا سمجھی جاتی ہے۔ ملزم کو خود منتخب کرنے کی مہلت دی جاتی ہے کہ جس شکل میں چاہے خودکشی کرے۔ گولی مارے۔ زہر کھالے یا زہریلا چاقو پیٹ میں گھونپ لے۔ یہ سب چیزیں ایک کشتی میں اس کے سامنے رکھدی جاتی ہیں۔ جلانے کی کارروائی سات منٹ میں ختم ہوجاتی ہے۔

ہندوستان کے اخبار۔ ہندوستان بھر میں تقریباً دو ہزار اخبارات ہیں۔ بنگال سب سے اول ہے۔ وہاں سے ۲۳۷ اخبارات نکلتے ہیں۔ ان میں ہفتہ وار اور ماہوار شامل ہیں۔ اس کے بعد صوبجات متحدہ کا نمبر آتا ہے جہاں سے ۴۲۶ پرچے نکلتے ہیں۔ بمبئی سے ۵۱۲۔ پنجاب سے ۲۵۴۔ مدراس سے ۲۰۹ نکلتے ہیں۔ صوبہ سرحد سے صرف ۱۴ شائع ہوتے ہیں۔

مصریوں کی دریافت امریکہ۔ یورپ کی تاریخ کے مطابق کولمبس نے امریکہ دریافت کیا لیکن مزید تحقیقاتوں سے یہ معلوم ہوا ہے کہ کولمبس سے پہلے اور قوموں نے اسے دریافت کرلیا تھا۔ اب ایک مصر قدیم کے محقق نے دعوےٰ کیا ہے کہ کولمبس سے صدیوں پیشتر مصری امریکہ میں پہنچ چکے تھے ثبوت میں وہ کہتا ہے کہ جب کولمبس امریکہ میں اُترا تو وہاں اُس نے ایسے لوگ آباد پائے جو ستاروں کو اُن ناموں سے پکارتے تھے جن کے متعلق اب معلوم ہوا کہ وہ وہی

ہیں جن سے مصر والے پکارتے ہیں۔ علاوہ ازیں امریکہ کے بعض جغرافیائی نام مصری الاصل ہیں۔ میکسیکو میں مصر کے سے مینار پائے جاتے ہیں اور جہاں جہاں بت پائے جاتے ہیں اُن پر جانوروں کی تصویروں کی زبان میں کتبے پائے جاتے ہیں جو قدیم مصر کا رسم الخط تھا۔ اُس زمانہ میں مصری بڑی بڑی کشتیوں میں بیٹھ کے سمندروں میں پھرا کرتے تھے۔ افریقہ تک اُن کا جانا پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے۔ ایسی کشتیوں میں اُن کا امریکہ تک پہنچ جانا قرین قیاس ہے۔

کلکتہ کا دیو۔ کلکتہ کے محکمۂ پولیس میں ایک مسلمان سپاہی محمد نعیم خاں بڑے ڈیل ڈول کا ملازم ہے اس کی عمر اس وقت ۲۵ سال ہے۔ پرائمز کارنیرا دنیا کے مشہور مکہ باز پہلوان کا وزن ۳ من ۶ سیر ہے لیکن اس ہندوستانی دیو کا وزن ۴ من ایک سیر ہے۔ اسکا سینہ ۵۰ ، ۵۷ انچ ہے۔ قد چھ فٹ ایک انچ ہے۔ جب بھرتی ہوا تو اس کے لئے دو پیٹیاں سی کے ایک پٹی بنائی گئی اور اس کی وردی کے لئے بہت کپڑا محکمہ کو خرچ کرنا پڑا۔ وہ پہلوان ہے۔ وہ دودھ گھی آٹا اور چنے پر گذر اوقات کرتا ہے۔ خوب ورزش کرتا ہے۔ ہندوستان بھر میں اتنا لمبا چوڑا سپاہی اور کوئی نہیں۔

عجیب رسم۔ چین کے لکنو صوبہ میں ہر چاندکی چھٹی تاریخ کو وہاں کی عورتیں دھوپ میں نکل کے اپنی ٹانگیں ننگی کرکے بیٹھ جاتی ہیں اور سارا دن انہیں دھوپ لگنے دیتی ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے اس طرح وہ گرمیوں کے مختلف متعدی امراض سے محفوظ ہو جاتی ہیں۔ وہاں کے نئے حاکم جنرل چونشاؤ لیانگ نے چاہا کہ اس رسم کو بند کردے لیکن اُس کے مشیروں نے اُسے عقل سے کام لینے کا مشورہ دیا چنانچہ ایک روز وہ خود چھٹی تاریخ کو میدان میں نکلا تو دیکھا کہ ہزاروں ننگی ٹانگیں دھوپ میں جل رہی ہیں۔ اس منظر کو دیکھ کے اُس نے مداخلت کا ارادہ ترک کردیا۔ لطف یہ ہے کہ یہ رسم چین میں اور کہیں نہیں ہے۔

جاپان میں خودکشی۔ جاپان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ بہت ترقی کر گیا ہے لیکن وہاں ہری کاری کی رسم اب تک قائم ہے۔ اپنے ہاتھ سے اپنے آپ کو ہلاک کر دینا ہری کاری کہلاتا ہے یعنی خودکشی خود مر جانا باعزت خیال کیا جاتا ہے۔ عموماً وہاں کوہ آتش فشاں اوشی ماکی جوالا مکھی میں کود کے جان دیدینے کو زیادہ بہتر سمجھا جاتا ہے۔ اس علاقہ میں جہاں یہ پہاڑ ہے عجیب قسم کے جاپانی آباد ہیں۔ اُن کے لباس بھی عام ملکی لباس سے مختلف ہیں اور بولی جاپان میں سمجھی نہیں جاتی۔ اس پہاڑ پر آدمی تین گھنٹے میں چڑھ جاتا ہے۔ وہاں سے ایک چھوٹے سے راکھ کے جنگل میں سے گزر کے آدمی اس جوالا مکھی پر پہنچ جاتا ہے۔ اس پہاڑ سے چاروں طرف کا نظارہ ہو جاتا ہے۔ وہاں طرح طرح کے پھول کھلے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہزار ہا جوان اس جوالا مکھی میں کود کے مر گئے ہیں۔ حکومت نے وہاں ایک دیوار بنا دی ہے تاکہ خودکشی کی وارداتیں کم ہوں لیکن ذرا بھی کمی نہیں ہوتی۔ ایک خاص دھات کے خول میں دو آدمی اس جوالا مکھی میں اُترے۔ کچھ دُور تک تو گندھک کے بخارات کی وجہ سے کچھ نظر نہ آیا۔ پھر صاف نظر آنے لگی۔ آخر یہ اس کی باہر کو نکلی ہوئی چٹانوں پر اُترے وہاں ہزاروں نوجوانوں کی لاشیں پڑی ملیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان کا آخری ارمان بھی پورا نہ ہوا۔ وہ آتشیں پہاڑ کے اُبلتے ہوئے لاوے میں گر کے مرنا چاہتے تھے لیکن وہاں تک نہ پہنچ سکے بلکہ چٹانوں پر اٹک اٹک کے مر گئے۔

ایک طبعی تجربہ۔ یہ عام بات ہے کہ ہلکی چیز بھاری کے مقابلہ میں دیر میں زمین پر گرتی ہے لیکن اگر کسی جگہ سے ہوا خارج کردی جائے تو ہر چیز خواہ اُسکا قدوزن اور شکل کچھ ہی ہو مثلاً پر یا پتھر ایک ہی رفتار سے نیچے گریگی۔

اگر روپیہ اور کاغذ کا پُرزہ علیحدہ علیحدہ ہوا میں ایک دفعہ ہی چھوڑیں تو روپیہ پہلے زمین پر آگریگا۔ کاغذ آہستہ آہستہ آتا رہیگا۔ اگر کاغذ کے اوپر روپیہ رکھ کے چھوڑیں تو دونوں ساتھ زمین پر پہنچیں گے کیونکہ روپیہ کاغذ کو دھکیلتا چلے گا۔ لیکن اگر کاغذ روپیہ کے اُوپر رکھ کے چھوڑیں تو روپیہ پہلے زمین پر نہ گرے گا بلکہ دونوں ایک ساتھ ہی زمین پر آئینگے کیونکہ اکیلے کاغذ کو ہوا جلد زمین پر گرنے سے روکتی ہے لیکن روپیہ کے ساتھ لگے رہنے سے روپیہ ہوا کو دھکیلیگا اور اس کے اور کاغذ کے بیچ میں ہوا کا خلاصہ بہت ہی کم ہوگا اس لئے اس مصنوعی خلا میں کاغذ روپیہ کی سی تیزی سے زمین پر آئیگا۔

پھلجھڑیاں۔ مس ارمن ترکی کی ایک لاثانی پہلوان عورت ہے۔ اسکا وزن تقریباً چار من ۱۴ سیر ۲ چھٹانک ہے۔ اسکا دعوےٰ ہے کہ ترکی میں اس کی طاقت کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ سال بھر سے وہ اپنے مقابلہ کے لئے حریف طلب کررہی ہے لیکن اس سے مقابلہ کی کسی کو جرأت نہیں ہوتی۔

امریکہ کے اوشن سٹی والے سات برس سے حکومت کے سر ہورہے تھے کہ خلیج سائن کمپنسنٹ کو سمندر سے ملانے کیلئے ایک نہر بنادی جائے لیکن اس کی لاگت کا اندازہ میں لاکھ روپیہ لگایا گیا اس لیے کام شروع نہ کیا گیا۔ لیکن حال ہی میں جو طوفان آیا اس نے رات بھر میں یہ کام مفت میں کردیا اور اب دو نہریں خود بخود نکل آئی ہیں۔

لامذہبیت کا اثر یہ ہے کہ موجودہ تکالیف کی وجہ سے تنگ آکے ۱۹۳۲ء کے بارہ مہینے میں ۵۷۴۳ خودکشی کی وارداتیں ہوئیں اتنی کسی اور ملک میں نہیں ہوئیں۔ زمانہ کی سختی سے تنگ آکے ان لوگوں نے نجات موت میں سمجھی۔

مس کیرولائن ۱۰۱ سال کی عمر میں اچانک مرگئی۔ اس نے ۹۳ سال تک ایسٹ انڈیا کمپنی اور حکومت انگلستان سے پنشن لی۔ جب اسکا باپ مرا اسوقت سے حکومت نے اسے پنشن دینا شروع کی تھی۔ کمال پاشا نے جس ترکیب سے مغربی خیالات ترکی میں پھیلائے ہیں اسکا نتیجہ یہ ہے کہ اسوقت سات سو عورتیں جیل میں بند ہیں۔ ان میں ۵۰ فیصدی عورتیں اپنے شوہروں کو قتل کرنے کے جرم میں ماخوذ ہیں۔ اس کی وجہ ملکی رپورٹ میں نہیں بتائی گئی کہ عورتوں نے اپنی نئی آزادی کو اس بُری طرح کیوں استعمال کیا۔ آئس لینڈ میں لڑکیوں کو جوان ہونے تک پنجروں میں بند رکھا جاتا ہے۔ بوڑھی عورتیں پنجروں کی حفاظت کرتی ہیں۔ منگنی پیدایش سے پہلے ہی کردی جاتی ہے۔ پیرس میں مردوں اور عورتوں کے واسطے رات کے وقت پہننے کے لئے ایسے سلیپر ایجاد ہوئے ہیں جن میں بجلی کی روشنی کی گھنڈیاں لگی ہوئی ہیں کہ جہاں انہیں پاؤں میں ڈال کے چلنا شروع ہوا اور وہ جگمگا اُٹھے۔ پیرس کے ایک وکیل نے اس فکر سے پریشان ہوکے کہ اس کے سارے بچوں کو دِق ہے اپنی بیوی لڑکے لڑکی اور خود اپنے آپ کو گولی مار کے ہلاک کردیا۔ آگرہ یونیورسٹی کو سال گزشتہ کے ۷۸۵۸۰ روپیہ کے مقابلہ میں اس سال ۹۲۱۱۰ روپیہ کی امتحانوں کی فیسوں کے ذریعہ آمدنی ہوئی۔ آمدنی کی یہ زیادتی فیسوں کے بڑھا دینے اور طلبا کی تعداد بڑھ جانے کی وجہ سے ہے۔ محمد ظفر

دُوربین

نادر شاہ کا قتل ۸ نومبر کو جنرل غلام نبی خاں کی پھانسی کو پورا ایک سال ہوا تھا۔ اس روز مدرسہ کے لڑکوں میں بادشاہ کو انعامات تقسیم کرنے تھے۔ نادر شاہ بعد دوپہر جب آئے تو باجہ نے قومی ترانہ گایا کہ خدا بادشاہ کو سلامت رکھے۔ شاہ نے طلبا سے ان کی صحت وعافیت کے متعلق گفتگو شروع ہی کی تھی کہ تین گولیاں چلیں بادشاہ لڑکھڑاتے اور پشت کے بل گر پڑے لوگ دوڑے اور ایک دم غل مچ گیا کہ بادشاہ ختم ہو چکے۔ ایک گولی سر سے پار ہوگئی اور دو دوسری منہ میں بیٹھ گئیں۔ آہستگی سے گھرے گئے اور وہاں دس منٹ کے اندر فوت ہو گئے۔ قاتل پکڑ لیا گیا۔ لوگ اس کی تکا بوٹی کر ڈالتے لیکن وزیر جنگ نے لوگوں کو روکا اور اسے پولس کے حوالہ کر دیا۔ اس نے اقبال کیا کہ میں نے جنرل غلام نبی خاں کا بدلہ لیا ہے۔ وہ جنرل مذکور کے ایک سابقہ نوکر کا بیٹا ہے اور وہ ایک مرتبہ پہلے بھی سازش کے سلسلہ میں پکڑا گیا تھا لیکن شاہ نے اُسے معاف کر دیا تھا۔ اسی روز نادر شاہ کے بیٹے ظاہر شاہ کو تخت نشین کر دیا گیا۔ ملک میں امن ہے اور سب نئے بادشاہ کے ساتھ ہیں۔ عام طور سے کہا جاتا ہے کہ امان اللہ خاں کی واپسی کا مطلق امکان نہیں ہے۔ سرحد پر عجیب افواہیں گرم رہتی ہیں جو اس قابل نہیں کہ ان پر ذرا بھی توجہ کی جائے۔

عورتوں کو برابر کے موقعے۔ میسور میں اس ریاست کی عورتوں کی کانفرنس ہوئی۔ اس کی صدارت لیڈی مرزا محمد اسمٰعیل نے کی انہوں نے جو صدارتی تقریر کی اس میں اس بات پر زور دیا کہ عورتوں کو محض عورت ہونے کی وجہ سے ملکی و قومی کاموں سے نہ روکا جائے۔ مردوں کی طرح عورتوں کے بھی خاص مشاغل ہیں لیکن عورتوں نے لڑائی میں بڑے بڑے کام کئے گو خود نہیں لڑیں لیکن زخمیوں کی دیکھ بھال کا اہم فرض ادا کیا۔ عورتوں کو تعلیم حاصل کرنے میں آسانیاں بہم پہونچائی جائیں۔ دنیا میں بیشک اقتصادی بدحالی نے لوگوں کو پریشان کر رکھا ہے لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ بیکاری سے ڈر کے تعلیم روک دی جائے۔ عورتوں کی تربیت میں امور خانہ داری بھی شامل ہونی چاہئے تاکہ ان کی زندگی پُر مسرت گذرے۔

صوبجات متحدہ میں تحریک زچہ و بچہ۔ ۱۹۳۱ء میں بہبود زچہ و بچہ کے کارکنوں نے ۲۳۹۴۵ زچاؤں اور بچوں کو دیکھا اور ۱۳۷۵۷ اصورتیں ایسی تھیں کہ نہ دیکھ سکے۔ اول الذکر میں ایک سال کم عمر کے بچے ۱۰۰۲ فوت ہوئے اور موخر الذکر میں ۲۰۸۹۵ فوت ہوئے گویا شرح اموات فی ہزار ۶۰۲ء ۷ اور ۲۵۰ بالترتیب رہیں۔ سرکاری اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ بچوں میں کثرت اموات کے باعث ماؤں کی جہالت، اوائل عمر کی شادی، افیم کا استعمال، غریبی، موسمی بخار وغیرہ کے مادے تھے۔ بیرونجات میں تربیت یافتہ دائیوں کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

بچہ چرا لیا۔ جوہانسبرگ میں ایک عورت نے ایک بیوہ کا دو مہینے کا بچہ اڑا لیا۔ تلاش پر پتہ چل گیا اور اس پر مقدمہ چلا گیا۔ اس نے عدالت میں بیان دیا کہ میں نے بچہ چرایا نہیں۔ میرا بچہ تین سال ہوئے مرگیا جب سے مجھے بچوں پر پیار آتا ہے۔

معلوم ایسا ہوتا ہے کہ وہ غریبوں کے محلہ میں کسی بچہ کی تلاش میں جایا کرتی تھی تاکہ اسے گود لے۔ ایک روز صبح کے وقت ایک بیوہ کا بچہ غائب ہو گیا چنانچہ مقدمہ چلنے پر اس عورت پر پندرہ پونڈ جرمانہ کیا گیا اور عدم ادائیگی جرمانہ پر چھ ہفتے قید۔ عدالت نے فیصلہ میں لکھا کہ ایسے واقعات گو ہمارے ملک میں بہت کم ہیں لیکن یہ واقعہ برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

ہندو مسلم تعلقات۔ اجمیر میں عرس سے پہلے ہندوؤں کے مختلف جلسے ہوئے۔ مہاسبھا کے جلسہ میں کانگریس کو بُرا بھلا کہا گیا اور انگریزوں کو الزام دیا گیا کہ وہ مسلمانوں کی رعایت کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ ہندوؤں پر نظر مہر کریں تو ہندو ہر طرح ان کی خدمت کرنے کو طیار ہیں۔ چاروں طرف سے اس قسم کی تقریریں پے درپے کی گئیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے بھائی پرمانند صاحب کی متعصبانہ تقریر پر اعتراض کیا اور انہوں نے ہندو مسلمانوں دونوں کو ملک کا دشمن قرار دیا جو اس قسم کی تقریروں سے دونوں قوموں میں بےچینی پھیلاتے ہیں آریوں نے پنڈت جی کی اس صاف گوئی پر بہت کچھ ناراضگی کا اظہار کیا اور ہندوؤں کو اس تحریک سے ڈرانے لگے جو پاکستان کی شکل میں نمودار ہونے والی ہے۔ پاکستان کی تحریک سے مراد یہ ہے کہ صوبہ سرحد پنجاب بلوچستان سندھ کشمیر کو ایک لڑی میں منسلک کردیا جائے کیونکہ ان میں مسلمانوں کا غلبہ ہے اور مسلمانوں اور ہندوؤں کی طرز ماندوبود میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اگر ان صوبوں کو نئی اصلاحات کی رُو سے باقی ہندوستان سے مربوط کیا گیا تو مسلمانوں کے حقوق پر پہلے سے بُرا اثر پڑے گا۔

نائب کپتان پر ڈگری۔ ۸ر اکتوبر ۱۹۳۱ء کو بھگت سنگھ کی یاد میں دن منایا گیا۔ گورنمنٹ کالج کے دروازہ پر لوگ کھڑے تھے اور طلبا کو اندر جانے نہ دیتے تھے۔ ڈی اے وی (آریہ) کالج کے احاطہ میں بھی بہت لوگ جمع تھے اور غل مچا رہے تھے چونکہ بدامنی کا اندیشہ تھا اس لئے حکماً اس مجمع کو وہاں سے ہٹا دیا گیا اس کالج کے ایک پروفیسر نے تین انگریزوں پر ہرجانہ کا دعویٰ کیا۔ عدالت نے ۵ ½ ہزار روپیہ نائب کپتان کے خلاف ہرجانہ دلایا اور باقیوں کے خلاف دعویٰ خارج کر دیا۔ اپیل کرنے پر یہ فیصلہ عدالت عالیہ میں بحال رہا۔

جرمنی کی بیداری۔ جرمنی نے جمعیتہ اقوام میں برابری کا مطالبہ کیا کہ اگر سب ہتھیار کم کریں تو وہ بھی اس کا پابند ہوگا ورنہ اسے کیوں بلا ہتھیار رہنے کے لئے مجبور کیا جائے۔ اس نے اپنی بات سنتے نہ دیکھی تو وہ اس جمعیتہ سے نکل گیا اور دول یورپ میں گھبراہٹ پھیل گئی لیکن حکومت جرمنی کے ارکان نے اطمینان دلایا ہے کہ ہم اپنے حقوق مانگتے ہیں ہمارا ارادہ کسی سے لڑنے بھڑنے کا نہیں۔ اس کے بعد جرمنی نے نیا انتخاب شروع کردیا تاکہ رعایا کے خیالات حکمرانوں کے متعلق معلوم ہو سکیں چنانچہ رعایا نے بہت بڑی کثرت سے موجودہ حکومت کی تائید کی اور وہ برقرار رہیگی۔ فرانس بدستور بےچین ہے۔ اسے جرمنی کی ایک ایک حرکت شاق گذرتی ہے اور اس کے لئے وہ مجبور ہے۔ اس پر جرمنی نے دو دفعہ آفت توڑی۔ ایک ۱۸۷۰ء میں اور دوسری جنگ عظیم میں۔ معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی اندر ہی اندر مسلح ہو رہا ہے۔ ادھر آسٹریا کا سابق خاندان برسر حکومت آتا نظر آتا ہے۔ سابق شاہنشاہ کا بیٹا اٹلی کے شاہی خاندان میں بیاہا جانے والا ہے اس رشتہ سے اس کے اپنے ملک میں واپس آنے میں امداد ملتی نظر آتی ہے۔

ہندو مسلمانوں کی ایک زبان۔ آج کل ہندو اردو کے خلاف ہندی کو کھڑا کر رہے ہیں لیکن ڈاکٹر تیج بہادر سپرو جیسے ہندو بھی ہیں جو اردو کی حمایت میں کھڑے ہو کے اس کی ترقی کی کوشش کرتے ہیں چنانچہ انہوں نے مجلس تنظیم ادب الہ آباد کی صدارت کرتے

ہوئے فرمایا کہ اردو ہی ایسی زبان ہے جو ہندو مسلمان دونوں قوموں کی مشترکہ ہوسکتی ہے دونوں کو چاہئے کہ اس کو ترقی دیں۔ اردو کو صوبجات متحدہ میں خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہاں کے بیشتر باشندے اردو ہی بولتے ہیں۔

فلسطین میں بدامنی۔ یہودیوں کو فلسطین میں آباد کیا جارہا ہے انہوں نے ساحلی مقامات کو خرید خرید کے وہاں آباد ہونا شروع کردیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ عرب اندرون ملک میں گھٹے رہنے پر مجبور ہوکے آخر ایک دن ملک بدر ہوجائیں گے جرمنی میں جو مظالم ان پر ہورہے ہیں ان کی وجہ سے وہ ان دنوں کثرت سے فلسطین میں آرہے ہیں۔ عرب پہلے ہی سے ان کے اس طرح آنے سے مشتعل تھے لیکن اب ان کی کثرت آمد سے سخت پریشان ہوئے اور ہر جمعہ کے بعد اعتراض میں جلسے کرتے تھے۔ ایک روز ایسے ہی جلسہ میں پولس مزاحم ہوئی جسکی وجہ سے بہت سے عرب زخمی ہوئے۔ فلسطین میں جوش بہت پھیلا ہوا ہے۔

میسور میں ایک مقدمہ۔ ریاست میں ایک جگہ ایک اعلیٰ ذات کی ایک بالغ برہمن لڑکی کو تحقیق مذہب کا شوق تھا۔ آخر مطالعہ کے بعد اس نے اسلام کو سچا مذہب پاکے اسے قبول کرلیا۔ پہلے وہ پولس انسپکٹر کے پاس گئی اور وہاں برضا و رغبت مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔ اس پر اس کے باپ کو بلایا گیا۔ اس نے کہا کہ یہ میری اصلی بیٹی نہیں ہے پالک ہے اس کا جو جی چاہے کرے۔ اسکے بعد یہ مسلمانوں میں گئی اور وہاں مسلمان ہوکے اس کا نکاح ایک مسلمان سے کردیا گیا۔ بعد میں ہندوؤں نے لڑکی کی ان احتیاطوں کے باوجود ایک شور مچایا۔ عدالت نے مسلمہ کے شوہر اور چار دیگر معتبر مسلمانوں پر اغوا کا مقدمہ قائم کردیا اور لڑکی اس کے والدین کے ہاں بھیج دی گئی۔ اب مقدمہ سشن سپرد ہوگیا ہے۔

کلکتہ میں زنانہ تربیت گاہ۔ سولہ سال سے زیادہ عمر کی ان لڑکیوں کے لئے جو کلکتہ میں تعلیم و تربیت کے لئے آتی ہیں کوئی ایسی جگہ نہ تھی جہاں وہ عزت و اطمینان سے رہ سکیں۔ اب کوشش کی جارہی ہے اور چندے جمع کئے جارہے ہیں اور امید ہے کہ اس مہینہ میں وہاں ایک ایسی تربیت گاہ قائم ہوجائے گی جس کے گرد چار دیواری ہوگی اور لڑکیاں باہر کے زہریلے اثر سے محفوظ ہوکے وہاں ٹھیر سکینگی۔ وہاں بننا ٹوکریاں اور بانس کے صندوقچے طیار کرنا مٹھائی اور کیک بنانا۔ سینا پرونا۔ کاڑھنا، دری بننا اور کپڑے دھونا سکھایا جائے گا۔ اس میں کسی مذہب و فرقہ کی پابندی نہ ہوگی۔

بچہ پر تاوان۔ دہلی کے ایک حلوائی کا ایک ۵ سالہ لڑکا جاتا رہا۔ اس نے کچھ روز پہلے ایک نوکر الگ کردیا تھا اس پر شبہ تھا تھانہ میں رپٹ کردی گئی۔ ایک پولس کے سپاہی نے بچہ کے باپ سے کہا کہ اگر مجھے رخصت مل جائے تو وہ بچہ کا پتہ لگا سکتا ہے۔ اسے رخصت دلادی گئی۔ سپاہی گوالیار کا رہنے والا تھا وہ باپ کو وہاں لے گیا اور کہا کہ بچہ کا پتہ چل گیا ہے لیکن ڈاکو تین ہزار روپیہ روپیہ مانگتے ہیں۔ باپ نے گیارہ سو روپیہ دیدیا۔ سپاہی نے دہلی کے تھانہ میں لاکے بچہ پیش کردیا کہ ڈاکو اسے لئے جارہے تھے میں نے اسے چھڑا لیا۔ پولس نے تفتیش میں اس کا بیان غلط پایا۔ اس پر مقدمہ قائم کردیا گیا۔

ایک لڑکی کو قید کلکتہ کے ایک کالج کی ایک لڑکی نے کالج کے حکام سے شکایت کی کہ اس کے بارہ روپے جاتے رہے۔ تلاشی پر ایک لڑکی کے بستہ کے نیچے سے دو پستول دو ریوالور اور ۳۳ کارتوس برآمد ہوئے۔ مقدمہ چلایا گیا عدالت نے اسے چار سال قید سخت

کی سزا دی لیکن اس کی خاندانی عزت اور طرز زندگی کو دیکھتے ہوئے سفارش کی کہ اسے درجہ الف کے قیدیوں کے سے آرام دیئے جائیں ۔

تاروں کا جھرمٹ

کلکتہ میں ایک بنگالی کی نوجوان بیوی نے محض اس بدگمانی سے کہ اس کا شوہر اس سے ناخوش ہے اور اسی وجہ سے وہ غم بھری کہانیاں اپنے ہی کھاتہ میں لکھا کرتا ہے کپڑوں میں آگ لگا کے خودکشی کرلی۔ اسی بیوی نے شوہر کو لکھدیا کہ افسوس میں تم کو آرام نہ دے سکی اور تم نے گھر کی نااتفاقی سے ایسی کہانیاں لکھیں۔ اس کا ایک ہی بچہ تھا جو دو سال ہوئے مرچکا تھا جبھی سے بہت غمگین رہا کرتی تھی۔ شادی کو صرف چار ہی سال ہوئے تھے ۔

کرشن نگر میں ایک ڈاکٹر نے ایک پروفیسر کے متعلق کہدیا کہ مریض اچھا نہیں ہوگا۔ بیوی نے فوراً تیسری منزل سے چھلانگ مار کے خودکشی کرلی۔ اتفاق دیکھئے کہ اس کے بعد ہی اس کا شوہر اچھا ہونا شروع ہوگیا اور اب اس کے بچ جانے کی پوری امید ہے ۔

دکن میں پانچ بھائیوں سے سارا گاؤں ناراض ہوگیا۔ ایک رات گاؤں والوں نے اکٹھے ہوکے ان کی جھونپڑی پر گھانس پھونس ڈال کے آگ لگادی۔ وہ جاگے اور بھاگنا چاہا تو انہیں لاٹھیاں مار مار کے جھونپڑی میں ہی جانے پر مجبور کیا آخر وہ جل بھن کے رہ گئے ۔

لاہور کے پاس ایک سردار نے اپنے دیوانی مقدمہ کے مخالف فریق کے آٹھ آدمی جان سے مار ڈالے۔ پہلے تو اس کو مارا۔ پھر اس کے گھر میں گھس کے اس کے بیٹے کو مارا اور بیوی کو زخمی کیا۔ پھر اس کی ماں کے سر میں اور ۴ سالہ بیٹے کے گولی مار کے ہلاک کیا۔ وہ دونوں کھیت سے واپس آرہے تھے۔ پھر اس کے ایک گہرے دوست اور دو اور آدمیوں کو مارا۔ بعد میں رات بھر وہ گاؤں بھر کو ڈراتا پھرا۔ بعد میں پولس نے اسے گرفتار کرلیا۔

گوالیار کے قریب ڈاکوؤں نے ایک ساہو کو پہلے تو خوب مارا کہ جس جگہ اس کا روپیہ گڑا ہوا ہے بتادے۔ انکار کرنے پر اس کی انگلیاں شراب کے چوپہے پر جلائیں اور سر میں میخیں گاڑ دیں۔ پھر جھونپڑی کھود ڈالی اور اس میں آگ لگادی لیکن کچھ نہ نکلا۔ ساہو مرگیا ہے ۔

حکیم نابینا صاحب نے سوا لاکھ روپیہ دائیوں اور نرسوں کی تربیت کے لئے وقف کردیا ہے ۔

ضلع لائلپور میں ایک عورت نے دو عورتوں سے ناراض ہوکر ایک روز موقع پاکے وہ ان کے گھروں میں گئی اور دونوں کے بہانہ سے تین تین سال کے بچے لے گئی کہ ان کی ماں بلا رہی ہے۔ انہیں مار کے کھاد کے گڑھے میں دبادیا ۔

آپس کی ناچاقیوں سے نیا مفتوحہ علاقہ کاشغر مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکل کے پھر چینیوں کے قبضے میں آگیا ۔

انجمن معاونت اسلام مالابار کی کوششوں سے ستمبر اور اکتوبر میں ۹۷ ہندوؤں نے اسلام قبول کیا ان میں ۵۲ مرد اور ۴۶ عورتیں ہیں ۔

تری پور میں ایک لڑکا اور لڑکی مدرسہ سے آتے ہوئے ایک ندی میں سے گزر کے گھر آرہے تھے کہ زور کا سیلاب آیا اور وہ ڈوب گئے۔ چند روز بعد ان کی لاشیں مل گئیں۔ جب اس کی خبر ماں کو لگی اور ان کی موت کا ذرا بھی شبہ نہ رہا تو وہ فوراً دل کی حرکت بند ہوجانے سے مرگئی ۔

کلکتہ کی عدالت عالیہ نے ایک نابالغ لڑکی اور لڑکے کی حفاظت و پرورش کی ڈگری باپ کے حق میں دی۔ جب بچے ماں سے جدا کئے جانے لگے تو وہ رو رو کے ماں سے لپٹ گئے اور چیخیں مارنے لگے کہ ہمیں اماں کے پاس جانے دو۔ ہمیں اماں کے پاس جانے دو۔ عدالت میں جو حاضر تھے اس دلسوز نظارہ سے بیتاب ہوگئے۔ ایک پادری عدالت کی اجازت سے بچے اپنے ساتھ لے گیا۔ باپ نے اس پادری کے پاس بچوں کو چھوڑ رکھا تھا ۔ مہاراجہ الور کے ہندوستان واپس آنے کی کوئی معتبر خبر نہیں ہے ۔

ٹرونڈرم (ٹراونکور) میں عورتوں کے ایک پر ہجوم جلسہ نے تعلیمی کمیٹی کی ان سفارشات کے خلاف تجاویز منظور کیں جن کی رو سے زنانہ کالج میں ڈگری کے امتحانات کی جماعتیں بند کردی جائینگی اور آئندہ شادی شدہ عورتوں کو نہ تو تعلیمی ملازمت میں بھرتی کیا جائیگا۔ جو ملازم پہلے سے ہیں انہیں ملازمت پر بحال رکھا جائیگا۔

بزم عصمت

بزم عصمت میں صرف وہی خطوط شائع کئے جاتے ہیں (۱) جنمیں نمبر خریداری درج ہو (۲) خط بہت مختصر ہو (۳) وہی استفسارات نہ ہوں جن کے جوابات عصمت میں بیسیوں مرتبہ شائع ہو چکے ہیں۔ (۴) جن میں رسالہ کے انتظامی امور یا مضامین کے بارے میں کوئی بات نہ ہو۔

محترمہ خورشید آرا بیگم صاحبہ (بنت جناب قاضی قیام الدین صاحب امراؤتی) کی کامیابی امتحان منشی فاضل پر محترمہ موصوفہ اور ان کے اعزا نیز اپنی عزیز سہیلی محترمہ نورجہاں ناز صاحبہ (بمبئی) کی خدمت میں اپنی اور اپنی عصمتی بہنوں کی جانب سے ہدیۂ تبریک پیش کرتی ہوں اللہ پاک بہن موصوفہ کو ایسی صدہا کامیابیاں عطا فرمائے آمین۔ اس خوشی میں چاہیے عصمت کو ایک خریدار دے رہی ہوں۔

شرافت بیگم بنت سید خاں سیونی سی پی

محترمہ بہن نشاط افزا صاحبہ کلکتہ سے گذارش ہے کہ آپ نے سالگرہ نمبر میں جو کراس اسٹیچ کا نمونہ دیا ہے مہربانی فرما کر اس کی مفصل ترکیب بذریعہ عصمت مطلع کریئے ممنون ہوں گی۔

نیز الف حکیم بنت محمد خلیل، گھوسی کو معلوم ہو کہ اگر آپ مجھے اپنے ٹھیک پتہ سے مطلع کردیں تو میں والدہ صاحب قبلہ سے ہومیو پیتھک کی گولیاں لیکر بھیجدوں انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

صابرہ بیگم بنت شاکر علی بیرسٹر گورکھپور

میں اپنے عزیز بھائی ملک عبدالحمید خاں کی چھٹی سالگرہ کی تقریب کی خوشی میں مبلغ دو روپے تربیت گاہ بنات کی بہنوں کو شیرینی کے لئے پیش کرتی ہوں اور مبلغ تین روپے کی حقیر رقم بطور زکوٰۃ تربیت گاہ بنات کی یتیم بچیوں کے لئے قبول فرمائیں۔

نجمہ بلقیس (ادیب) سکھیکی

نومبر کے عصمت میں بہن شکیلہ توحید صاحبہ نے کاوچ کے کام کے متعلق تحریر فرمایا ہے جس میں کئی ضروری اشیا ہیں، تو سوئی اون کپڑا وغیرہ تو ہر شہر میں مل سکتا ہے مگر نمونے کی کتاب نہیں ملتی مہربانی فرما کر بہن صاحبہ بذریعہ عصمت آگاہ کریں کہ کتاب کہاں مل سکتی ہے۔

فاطمہ زہرہ

جن بہن صاحبہ نے جلے ہوئے داغوں کا نسخہ طلب فرمایا ہے وہ یہ نسخہ استعمال کریں۔ ایک انڈے کی سفیدی ۔ ایک تولہ گل روغن ۔ ایک ماشہ سفیدہ کاشغری ۔ موم ایک ماشہ ۔ کافور ایک ماشہ ۔

ترکیب: پہلے روغن کو گل روغن میں ڈالکر آگ پر گرم کریں اور انڈے کی سفیدی میں باقی ادویہ حل کرلیں۔ پھر گل روغن و موم نیم گرم حالت میں انڈے کی سفیدی میں ملی ہوئی ادویہ کے ساتھ حل کر دیا جائے اور زخم یا داغ پر مرہم کی طرح لگایا جائے۔

ح ۔ ح

بہن الف جیم صاحبہ کو معلوم ہو کہ وہ روغن اسفنتین کو دونوں وقت کھانا کھانے کے آدھ گھنٹہ بعد نیم گرم کر کے پیٹ پر ملیں۔ نیز شام کے وقت خوراک میں تھوڑی سی کمی کردیں۔ بادی چیزوں سے اور چکنائی سے پرہیز لازمی ہے

مسز فصیح الدین ام اے دہلی

مکرمی منظور مبارک علی شیر کوٹی کی خدمت میں عرض ہے کہ فن شاعری کی بہترین اور کامل اور آسان کتاب بحرالفصاحت ہے پانچ روپے کی نولکشور پریس سے مل سکتی ہے۔ براہ راست یا کسی کتب فروش کی معرفت منگا سکتے ہیں

مسز اے ٹی حافظ نمبر ۱۱ کلکتہ

بہن خریدار نمبر ۷۹۸۳ کی خدمت میں جواباً گذارش یہ ہے کہ پری جمال صابن کی تین ٹکیاں ایک روپیہ میں آتی ہیں کولڈ کریم ہر بڑے شہر میں دستیاب ہوتا ہے قیمت ایک روپیہ صبح و شام استعمال کرنے سے ایک ماہ میں بالکل آرام ہو جائے گا۔

دختر منشی محمد اسمعٰیل صاحب رئیس بجنور

خریدار نمبر ۸۳۷۳ کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس بچہ کے ناک کا معائنہ کسی ناک کے ماہر ڈاکٹر سے کروائیں اس کے سپٹم نوز Septum میں فرق معلوم ہوتا ہے۔ بعد معائنہ فوراً تجویز ہو سکتی ہے۔

ڈاکٹر اے رحیم

بہن ام صالحہ کو معلوم ہو کہ بادام گلانے کی بہت سہل ترکیب یہ ہے کہ پراس جس کو ٹوٹا نمک بھی کہتے ہیں اس کی راکھ ۲ تولہ لے کر آدھ سیر پانی میں گھول دیجئے۔ بعد آدھ گھنٹہ کے اوپر کا پانی نتھار کر دوسرے برتن میں رکھئے اس نتھرے ہوئے پانی میں بادام ڈال کر جوش دیجئے بادام گل کر روئی ہو جاویگا۔ اب جس طرح مزاج چاہے استعمال کیجئے

مسز ظہیر احمد اعظم گڑھ

تقریباً ایک ماہ سے میرے سر کے بال گرنے شروع ہو گئے ہیں۔ اس سے پہلے میرے بال لمبے اور ملائم تھے مگر میں نے ولایتی صابن لکس سوپ سے نہانا شروع کر دیا تھا اس وجہ سے میرے سر کے بال اترنے شروع ہو گئے تھے۔ اس صابن کے استعمال کو بند کر چکی ہوں مگر جب نہاتی اور بال سنوارتی ہوں تو الجھ الجھ کر جڑ سے اکھڑے چلے آتے ہیں میرے دماغ کو بھی کمزوری معلوم ہوتی ہے۔ کوئی بہن مہربانی فرما کر کوئی بہترین نسخہ تجویز فرما دیں۔ شکر گذار ہوں گی۔

شکیلہ بیگم آگرہ

میرے چہرہ پر ایک عرصہ سے سیاہ داغ پڑ گئے ہیں۔ اور رنگ بھی پہلے کی بہ نسبت کالا پڑ گیا ہے۔ براہ کرم کوئی بہن یا بھائی آزمودہ و مجرب نسخہ بذریعہ عصمت تحریر فرمائیں۔

نذیر بیگم علیگڈھ

گذشتہ سال سے میرے بائیں پیر کے گٹے میں ذرا سی جگہ پہ داد ہو گیا تھا لیکن تین چار ماہ سے گھٹنے تک بڑھ گیا ہے اگر کوئی عصمتی بہن یا بھائی مجرب و آزمودہ دوا سے بذریعہ عصمت مطلع فرما دیں میں بہت ممنون ہوں گی۔ داد خشک ہے۔

عصمتی بہن خریدار نمبر ۴۰۵

مجھے دو Tatting shuttles کی ضرورت ہے جس کا کام زیادہ تر برما میں کیا جاتا ہے۔ باوجود میری بہت کوشش کے یہ لاہور اور دہلی سے بھی نہ مل سکا۔ اگر کوئی بہن اس کے ملنے کا پتہ تحریر فرمائیں تو نہایت ممنون ہوں گی۔ نیز اس کام سے واقف بہن مہربانی سے لیس بنانے کا طریقہ بتا دیں

خریدار نمبر ۲۸۳۷

میرے بھائی کو عرصہ تین سال سے ہاتھوں پر یہ مرض ہو گیا ہے۔ یعنے چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکلتی ہیں اور پانی رستا ہے بہت علاج کرایا گیا لیکن کامل فائدہ نہ ہوا۔ جو کبھی اچھا اور کبھی زیادہ تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔ براہ کرم کوئی بہن بذریعہ عصمت بہترین دوا کی اطلاع دیں۔

خریدار نمبر ۶۱۹۲

مجھے ایک ایسے قرآن مجید یا حمائل کی ضرورت ہے جس کا اردو ترجمہ با محاورہ اور سلیس ہو۔ ایک صفحہ پر عربی ہو اور ایک صفحہ پر اردو ترجمہ جس بہن یا بھائی کو ایسے قرآن مجید یا حمائل شریف کا پتہ ہو وہ اس کے ملنے کی جگہ اور قیمت سے مطلع فرما دیں۔ نہایت مہربانی ہو گی۔

خریدار نمبر ۱۲۱۴۶

میرے سر میں اور کان پر پھنسیاں نکل آئی ہیں پانی نکل رہا ہے اور ایسی جلن ہوتی ہے جیسے کہ جلنے میں ہوتی ہے اگر کسی بہن کو اس کی دوا معلوم ہو یا کسی حکیم یا ڈاکٹر یا لیڈی ڈاکٹر کا پتہ معلوم ہو کہ ایسے مرض کا علاج انہوں نے کیا ہو تو بذریعہ عصمت مطلع فرما دیں میں اس عنایت کی ممنون ہوں گی۔

مسز سید علی اعظم دھولپور اسٹیٹ

تہذیب نسواں ۲ر فروری ۱۹۳۲ء کے پرچہ میں ہمشیرہ خدیجہ بائی (دار بمبئی) نے مخمل چھاپے ہوئے کور وغیرہ ملنے کا پتہ لکھا تھا وہ پتہ میں عصمت میں درج کرتی ہوں تاکہ اگر کوئی بمبئی والی بہن یا خود ہمشیرہ صاحبہ ہی کی نظر سے یہ مضمون گذرے تو وہ مجھ کو بذریعہ عصمت مطلع کریں کہ آج کل وہ دوکان وہاں ہے یا نہیں اگر ہے تو ۸ گز کا کوکس قیمت پر مل سکتا ہے اگر وہاں دوکان نہ ہو تو براہ کرم بہنیں کسی اور دوکان کا پتہ لکھیں جہاں مخمل کا کل سامان چھپا ہوا مل سکے۔ عین نوازش ہو گی۔

Alaamji Noorbhoy & Co.
No: 346, Woolwala Building
Grant Road Bombay

خریداری نمبر ۶۰۴۰۵ کلکتہ

مجھے عرصہ سے زکام کی شکایت ہے پہلے علاج سے پندرہ یا سولہ دن آرام معلوم ہوتا تھا۔ اب بالکل آرام نہیں ہوتا۔ جب زکام کو زور ہوتا ہے تو ساتھ کھانسی آتی ہے۔ میرا دماغ بھی بالکل کمزور ہو چکا ہے۔ کوئی بہن یا بھائی آزمودہ نسخہ بتائیں تا عمر احسان مند رہوں گی

خریداری نمبر ۷۶۹۲

مسز عبدالحمید خاں گڑھوال کی خدمت میں عرض ہے کہ مچھر پسو اور کھٹمل کے دفعیہ کے لئے انگریزی دوائی فلٹ (FLIT) سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ یہ دوائی مختلف سائز کے ڈبوں میں آتی ہے اور استعمال ہوتی ہے پچکاری سے یہ سب کاموں میں چارپائیوں پر اور دیگر تمام اشیا پر جہاں یہ مچھر پسو مکھیاں اور دیگر چھوٹے تکلیف دہ کیڑے ہوں چھڑک دی جائے۔ پچکاری کی قیمت قریباً ۱۲ ہے اور دوائی کے ڈبے کی قیمت قریباً ۱۲ رہے۔

بیگم محمد سمیع اللہ لاہور

محترمہ خدیجہ بائی نے اپریل ۱۹۳۳ء کے پرچہ عصمت میں ستاروں کی بیل بنانے کی ترکیب لکھی ہے اس کے لوازمات میں نوزل۔ شکوبس ستارے۔ سلک آرٹ انیمل پیسٹ اور نقرئی یا دُڈر لکھا ہے۔ مہربانی سے محترمہ بہن صاحبہ مطلع فرمائیں کہ یہ اشیاء صرف بمبئی ہی مل سکتی ہیں یا باہر شہر میں دستیاب ہو سکینگی۔ اگر صرف بمبئی میں مل سکتی ہیں تو اس دکان کے پتے سے ضرور مطلع فرمائیں۔ آنسہ شفیق احمد لاہور

انشاء اللہ اب بچے نہیں مرینگے

ایسے بچے جو ماؤں کی طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر پیدائش سے پہلے ضائع ہو جاتے ہیں یا پیدا ہونے کے بعد جانبر نہیں ہوتے ان کی مائیں جو حافظ جنین جو قبلہ جناب حکیم سید قاسم علی صاحب کی مجوزہ ہیں استعمال کر کے قدرت کا تماشا دیکھیں کہ بفضل ایزدی بچے کس طرح اپنی عمر معینہ تک زندہ رہتے ہیں قیمت فی شیشی جو ایک مہینے کے لئے کافی ہے دو روپیہ عہ

منجن سفید دانتوں کو مضبوط مصفا اور سفید کر کے ان کی عام خراب رطوبتوں کو زائل کرتا ہے۔ جراثیم کش اور اعلیٰ درجہ کا خوشبودار ہے قیمت ۶ ر

منجن سرخ دانتوں اور مسوڑوں کی بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ دانتوں کو مصفا مجلا اور مسوڑوں کو مضبوط کرنے کے علاوہ اعلیٰ درجہ کا جراثیم کش اور خوشبودار ہے۔ قیمت فی شیشی چھ آنہ ۶ ر

زمرد تقریباً تمام اقسام کے دردوں پھوڑے پھنسیوں اور زخموں کے لئے مفید اور مسکن درد بواسیر ہے قیمت فی شیشی ۵ ر

سرمہ بادیانی جالا اور دافع رطوبات چشم و خارش وغیرہ قیمت فی شیشی ۸

کحل کافوری مقوی البصارت اور دافع نزول و خارش چشم وغیرہ قیمت فی شیشی ۸

سرمہ قاسمی تقریباً تمام معمولی بیماریوں کو زائل کر کے آنکھ کی بینائی کو قوت دیتا ہے

دواخانہ قاسمی تکیہ توکل شاہ سنگھاڑہ قطب روڈ دہلی

نو ایجاد خالص ریشمی ساڑھیاں (نمونہ)

ان خوبصورت فیشن ایبل ساڑھیوں کو شریف ادیاں اور امیرزادیاں بڑے شوق سے زیب تن کر کے اپنے حسن و جمال کو چار چاند لگاتی ہیں چلنے میں پائدار دیکھنے میں خوبصورت قیمت بھی بہت ہی کم ہے

(ہر ساڑھی کا طول ۵ گز عرض ۱½ گز ہوگا)

خالص ریشمی ساڑھی کنارہ رنگین بیل دار نہایت اعلیٰ قسم فیعدد Rs. 8/12 معہ بلوز دس روپیہ عہ Rs 10/8

درجہ دوم کنارہ چکدار فیعدد 6/4 معہ بلوز Rs. 7/8

سلکی ریشمی ساڑھی چکدار کنارہ رنگین فیعدد Rs. 3/-

خالص ریشمی چادر۔ صوفیانہ رنگ ساڑھے ۲ × ۳ گز Rs. 4/8

خالص ریشمی بوسکی۔ سادی دودھیا و خانیدار عرض ۲۲ گرہ۔ قیمت فی گز .... ۱۴ ر

خالص ریشمی رومال چھ لار فیعدد ایک روپیہ۔ درجہ دوم ۱۲ ر

اسکے علاوہ ہر قسم کی ساڑھیاں بچوں کیلئے ہر قسم کا کپڑا و چادریں وغیرہ ہمارے ہاں تیار ہوتی ہیں اور ہر سائز کی ساڑھیاں مل سکتی ہیں۔

ملنے کا پتہ:۔ کارخانہ دی ماڈرن ٹریڈنگ کمپنی ۴ لودیانہ

دلکشا ہیر آئیل (رجسٹرڈ) ۸/۱۲

نے بہت ہی قلیل عرصہ میں میدان جیت لیا

کیونکہ اس کی تعریف میں ۹۵ فی صدی خط آرہے ہیں اور اس کی تعریف کرنے والے ایک بار کی تعریف پر ہی اکتفا نہیں کرتے بلکہ بار بار تعریف کرنے پر مجبور ہوتے ہیں اور وہ دلکشا ہیر آئیل کو صرف اپنے تئیں استعمال کرنے تک محدود نہیں کرتے بلکہ اسکی تعریف دوستوں میں بھی کرتے ہیں۔

۱۔ مکرمی خداداد خالصاحب انسپکٹر پولیس بلند شہر سے تحریر فرماتے ہیں۔ پہلے میں نے آپ سے دلکشا ہیر آئیل کی دو شیشیاں منگوائی تھیں۔ جس کے استعمال سے بال بھی بڑھے اور سر کے درد کو بھی فائدہ ہوا میں نے آپ کے تیل کا ذکر اپنے دوستوں سے بھی کیا جو کہ بلند شہر میں وکیل ہیں انہوں نے دو شیشیوں کا آرڈر دیا ہے برائے مہربانی دو شیشیاں ان کے لئے اور دو شیشیاں میرے لئے بذریعہ وی پی میرے لئے جلدی سے جلدی بھیجکر مشکور فرمائیں۔ عطر عنبر اور عطر خس بھی ایک تولہ پارسل میں روانہ فرمائیں۔

۲۔ مکرمی عبدالقدوس صاحب موسی بنی مائنز سے تحریر فرماتے ہیں۔ مہربانی فرماکر میرے دوست کے لئے چھ عدد شیشیاں دلکشا ہیر آئیل کی بذریعہ وی پی ارسال کردیں۔ آپ کا تیل عمر رسیدہ لوگوں کو بھی فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔

۳۔ مکرمی ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب جاتی سندھ سے تحریر فرماتے ہیں جو چار شیشیاں بڑی دلکشا ہیر آئیل کی میں نے آپ سے منگوائی تھیں ان میں سے دو تو میرے گھر والوں نے اپنے رشتہ داروں کو دیدیں جنہوں نے استعمال کیں اور بہت تعریف کی اور دو شیشیاں انہوں نے خود استعمال کیں برائے نوازش مجھے ایک سیر تیل بذریعہ سواری گاڑی جلدی سے جلدی روانہ کردیں اور بلٹی میرے نام وی پی کردیں۔

ہم آپ سے بھی پرزور سفارش کرتے ہیں کہ آپ بھی اس کی آزمائش کریں اس کو عام اشتہاری چیز سمجھ کر اس کے فوائد سے محروم نہ رہیں بلکہ اس نعمت غیر مترقبہ سے فائدہ اٹھائیں۔

قیمت ۴ اونس کی شیشی عہ فی سیر للعہ علاوہ پیکنگ و محصولڈاک

نوٹ:۔ دو شیشیوں پر بھی ایک ہی کے برابر محصول لگتا ہے۔

منیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان (پنجاب)

گجراتی و پنجابی کھانے	نفیس نفیس کھانے	لذیذ کھانے	عمدہ عمدہ کھانے	دلی اور لکھنؤ کے کھانے
حیدرآبادی و بنگالی کھانے				پشاوری و سندھی کھانے

سینکڑوں قسم کے کھانے تیار کرنے کی اردو زبان میں بینظیر کتاب

عصمتی دسترخوان (حصہ اول)

جس کی ایک نمایاں خصوصیت جو اس موضوع کی اور کسی کتاب میں نہ ملے گی یہ ہے کہ تمام ترکیبیں تجربہ کرنے کے بعد لکھی گئی ہیں اس لئے ترکیبیں بالکل صحیح ہیں اور وزن بالکل درست! ہندوستان بھر کے ہر حصہ کی تقریباً ۔۔ عصمتی بہنوں نے اس کتاب کی تیاری میں حصہ لیا ہے اور ایڈیٹر صاحب عصمت کی اہلیہ محترمہ آمنہ نازلی صاحبہ نے بڑی محنت سے کتاب مرتب فرمائی ہے۔ باورچیخانہ کے انتظام اور کھانوں کے متعلق نہایت قیمتی ہدایات و مضامین درج کئے گئے ہیں۔ ایک ایک چیز کئی کئی قسم کی تیار کرنے کے لئے بھی عصمتی دسترخوان سے بہتر کتاب ملنی ناممکن ہے مثال کے طور پر صرف دو کھانوں کی فہرست ملاحظہ فرمائیے۔

کبابوں کی ترکیبیں			پڈنگ کی ترکیبیں	
تاشکس کباب	کباب بیضۂ مرغ	ران کے کباب	انجیر پڈنگ	بلم پڈنگ
شامی کباب	کچے قیمہ کی ٹکیاں	آلو کے کباب	امنڈ پڈنگ	کھوئے کی پڈنگ
آنتوں کے کباب	گوشت کے میٹھے کباب	کچے آلو کے کباب	میٹھے پڈنگ	نارنگی بھری پڈنگ
انگریزی کباب	کباب مرغ مسلم	ناریل کے کباب	جلیبیوں کی پڈنگ	جنجر پڈنگ
اروی کے کباب	سیخ کے چٹ پٹے کباب	مچھلی کے بیسنی کباب	میوہ دار پڈنگ	روز پڈنگ
اور کئی کئی قسم کے	مچھلی کے شامی کباب	سیخ کے کباب	کشمش پڈنگ	انناس پڈنگ
کباب	دہی کے کباب	پسندے کے کباب	بالائی پڈنگ	کمزور بیماروں کیلئے

یہ صرف دو چیزوں کی فہرست ہے

اسی سے کتاب کا اندازہ کر لیجئے۔ چاول سلونے اور میٹھے۔ سوئیاں کھیر فیرنی۔ سادے اور ترکاری کے سالن، مچھلی، مرغ، چیلی۔ بسکٹ کیک۔ دالیں۔ مٹھائیاں حلوے۔ چٹنیاں مربے۔ اچار۔ سموسے، بڑے پوری کچوریاں۔ پراٹھے۔ روٹی۔ غرض ہر قسم کے مشرقی و مغربی کھانوں کی بڑی بڑی اچھی ترکیبیں ہیں اور ہر چیز کی کئی کئی درجن صحیح ترکیبیں! **اس کتاب کا ہر گھرانے میں ہونا ضروریات میں سے ہے**

ہندوستان بھر میں اس کی دھوم مچ گئی ہے۔ بہت سی عورتیں اس کتاب کی بدولت عمدہ عمدہ ذائقہ دار کھانے پکانے لگی ہیں لڑکیوں کو یہ کتاب اشد ضروری سمجھ کر جہیز میں دی جاتی ہے سینکڑوں خواتین نے اس کی تعریف میں خطوط بھیجے ہیں اور کتنے ہی مردوں نے اس کتاب کی اشاعت پر مؤلفہ و پبلشر کا شکریہ ادا کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کھانے کی اس قدر صحیح اور ایسی کارآمد کتاب ہندوستان کی کسی زبان میں آج تک نہیں چھپی۔ اس کی تیاری پر پانی طرح روپیہ بہایا گیا ہے۔ پہلے ہی سال میں ہاتھوں ہاتھ تین ایڈیشن نکل گئے اس کتاب پر اس قدر محنت کی گئی ہے اگر پانچ روپے قیمت بھی ہوتی تو کم تھی لیکن اس لئے کہ ہر شخص اس سے فائدہ اٹھا سکے صرف دو روپیہ قیمت رکھی ہے۔ مجلد کی قیمت صرف دو روپیہ چار آنہ ہے۔ اور زیادہ تر مجلد ہی منگائی جاتی ہے۔

پتہ: منیجر رسالہ عصمت (کوچہ چیلان) دہلی

عصمتی کی ... (یہ کتابیں بھی ...)

اسی لئے ہاتھوں ہاتھ نکل رہی ہیں

عصمتی ہنڈکلیا یہ کتاب بچیوں کے لئے ہے تاکہ وہ شادی سے قبل کھانے پکانے کے فن میں ماہر ہو جائیں اور ایک کنواری بچی کو جو کچھ جاننا چاہئے عملی طور پر اس سے واقف ہو جائے۔ سوا سو کھانوں کی صحیح صحیح ترکیبیں بچیوں ہی کے مطلب کی درج کی گئی ہیں پھر خوبی یہ کہ کھانے پکانے کے متعلق نہایت مفید مضامین اور کارآمد ہدایتیں درج کی گئی ہیں جو ہر لڑکی کو ضرور جاننی چاہئیں۔ باتصویر ٹائیٹل قیمت صرف ۸ر

ناشتہ دوپہر اور رات کے کھانے سے قبل صبح اور تیسرے پہر کیا کیا ناشتہ کیا جاتا ہے۔ اس موضوع پر سب سے پہلی قابل قدر کتاب جس میں چاء۔ کوکو۔ شربت لسی، فالودہ، آئس کریم۔ بسکٹ۔ کیک، توسٹ، کڑاہی وغیرہ وغیرہ نیز ہندوستان کے ہر صوبے اور ہر حصے کے مختلف قسم کے ناشتوں کی کئی کئی ترکیبیں ہیں گویا اس کتاب کی موجودگی میں جس حصہ ملک کا مہمان ہمارے ہاں آئے اسی کے مطلب کی چیز ہم ناشتہ میں پیش کر کے محو حیرت کر سکتے ہیں۔ قیمت ۱۰ر

بچوں کے کھانے ننھے بچوں کے لئے اصول صحت سے کس قسم کی غذا دینی چاہئے۔ کون سے کھانے مفید ہیں اور وہ کس طرح تیار ہوتے ہیں اس موضوع پر بینظیر کتاب جس میں بچوں کے صحت بخش اور مفید کھانوں کی کئی درجن تجربہ کی ہوئی صحیح ترکیبوں کے علاوہ کئی نہایت کارآمد مضامین بھی ملک کے قابل قابل ڈاکٹروں اور تجربہ کاروں کے لکھے ہوئے ہیں باتصویر قیمت صرف ۸ر

بیماروں کے کھانے بیماروں کے لئے جو کھانے بیحد مفید ہیں اس میں صرف انہی کی ترکیبیں ہیں۔ اور کئی قابل تجربہ کار ڈاکٹروں نے اس کی تیاری میں حصہ لیا ہے۔ تمام ترکیبیں تجربہ کی ہوئی ہیں اور بیحد کارآمد ہیں مضامین بھی بے انتہا مفید و قابل قدر ہیں۔ ہر گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے باتصویر قیمت دس آنہ (۱۰ر)

مذاقیہ کھانے دولہا بھائی سے، نندوئی سے، سہیلیوں سے مہذب مذاق کرنیکے لئے نہایت دلچسپ کتاب جس کی ہر ترکیب صحیح ہے۔ بیہودہ تکلیف دہ عامیانہ مذاق کی جگہ اس کتاب سے شائستہ مذاق کرو اور اس ہنسنے ہنسانے والی کتاب سے زندہ دلی کا ثبوت دو۔ لڑکیوں کی شادی کے وقت دولہا بھائی کی تواضع کیلئے لڑکیاں یہ کتاب نہایت شوق سے منگاتی ہیں ...

مشرقی مغربی کھانے [illegible]

...دستکاری کی مفید کتابیں

...نے اپنے موضوع پر بہترین تسلیم کی جا چکی ہیں

(۱) عصمتی کروشیا

کروشیا کی شوقین بہنوں کے لئے بہترین تحفہ

یہ کتاب فن کروشیا کی مشہور ماہر محترمہ فاطمہ انور علی بیگم صاحبہ نے ترکیبیں اور ہدایات لکھ کر مرتب کی ہے۔ مجلہ عصمت کی مشہور مضمون نگار محترمہ و۔ ا۔ صاحبہ کی رائے ہے "یہ خوبصورت اور کامیاب کتاب بہت محنت سے مرتب کی گئی ہے"۔ محترمہ لطیف بیگم صاحبہ جن کے سلائی کے کام کے مضامین علاوہ عصمت میں خوب مقبول ہو چکے ہیں لکھتی ہیں "عصمتی کروشیا کے نقشے اس قدر صاف واضح اور آسان ہیں کہ سمجھنے میں بالکل دقت نہیں ہوتی"۔ محترمہ نفیس بیگم صاحبہ مولف کروشیا کی رائے ہے "جو ہدایات دی گئی ہیں ان سے نمونے بنانے میں بہت سہولت ہو جاتی ہے"۔ دوسرا ایڈیشن نہایت آب و تاب کیساتھ بڑے سائز پر شائع ہوا ہے کاغذ و نمبر۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ

مختصر فہرست عصمتی کروشیا		
بیل نما گلکاری	فارم ہاؤس	گڈ نائٹ
ڈاک بنگلہ	مسجد کا دروازہ	امام حسین
اونٹ مع مشک	مرغ	عشیر ببر
کلمہ طیبہ	تاج محل آگرہ	جامع مسجد
۵ نفیس انسرشن	۱۱ دلاویز جھالریں	۶ خوبصورت کونے
خوش آمدید	عید مبارک	درخت مع ڈالی
چڑیا ڈالی پر	طرہ دان	پردا مع گھوڑے
گاڈ بلیس	راج ہنس	بچہ مع تیر و کمان
ایک خاتون مع پنکھا	کی کوزی، تولئے	گلدستے و گلدان

(۲) عصمتی کشیدہ

اس کتاب میں کشیدہ کاری کے نہایت اچھے نمونے دئے گئے ہیں ضروری اور کارآمد ہدایتیں اس قدر آسان پیرایہ میں لکھی گئی ہیں کہ چھوٹی چھوٹی بچیاں بھی سمجھ سکیں ہر نمونہ کی ضروری تشریح کی گئی ہے یعنی نمونہ کس کس چیز کے لئے موزوں ہو سکتا ہے اور کس کس رنگ میں ہونا چاہیئے۔ اور کیا کیا احتیاط ضروری ہے پھر نمونے شروع ہوتے ہیں، میز پوش پلنگ پوش، رومال، کرسیوں کے گدوں تکیوں کے غلاف پلنگ کی چادروں۔ پردوں وغیرہ وغیرہ کے وسط اور کونوں کے لئے مختلف قسم کے پھولوں، بوٹوں، گلدستوں وغیرہ کے کئی درجن خوبصورت نمونے ہیں۔ ان کے بعد کئی وضع کی دلاویز بیلیں پھر مختلف قسم کی کڑھت کے عمدہ عمدہ نمونے ایک درجن سے زیادہ اس کے بعد پرندوں اور چند مشہور عمارات کے خاکے غرض بچیوں کیلئے یہ کتاب بہت کارآمد ہے اور انہیں ہنرمند بنا دیگی پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا اب دوبارہ چھپی ہے قیمت ۸ر

(۳) گلدستہ کشیدہ

عصمتی کشیدہ کا دوسرا حصہ

کشیدہ کاری کی اس قدر خوبصورت اور اتنی کارآمد کتاب آجتک نہیں چھپی

اس کتاب کی تیاری میں ۲۰ دستکار بہنوں نے حصہ لیا ہے۔ اور کشیدہ کاری کی مشہور ماہر محترمہ علایہ فاطمہ بیگم صاحبہ آگرہ نے نہایت محنت و قابلیت سے کتاب کو مرتب فرمایا ہے۔

کتاب کے ۱۱ باب ہیں جن کی تفصیل یہ ہے

باب ۱	خوبصورت فریم مثلاً یا محمد تاج محل عید کا تحفہ فوٹو وغیرہ	۹ نمونے
باب ۲	مختلف قسم کے پھولوں کو زن والیوں کے	۶۲ "
باب ۳	مختلف وضع کے بڑے پھول	۴۴ "
باب ۴	میز پوش چادروں وغیرہ کے کونے	۱۹ "
باب ۵	غلاف تکیہ وغیرہ کے خوشنما مرکز	۱۸ "
باب ۶	مختلف وضع کے گول پھول	۱۱ "
باب ۷	نیل کلاتھ، پلنگ کی چادریں ساری وغیرہ کی بیلیں۔	۱۷ "
باب ۸	انسرشن کی بوٹیاں وغیرہ	۸ "
باب ۹	قمیص کے کف	۳ "
باب ۱۰	قمیص کرتہ بلاؤز کے گریبان	۴ "
باب ۱۱	متفرق۔ مثلاً ٹی کوزی بچوں کے بب جوتہ پاندان کا غلاف پانیسل کی گدی بٹوہ وغیرہ۔	۱۵ "

موتیوں کے کام کی طرح گلدستہ کشیدہ میں بھی پہلے نہایت کارآمد ہدایتیں ہیں پھر نمونہ کے مطابق کاڑھنے کی مفصل ترکیبیں ہیں جن میں بھی ہر چیز کا موزوں رنگ لکھ دیا ہے پھر نمونے دئے گئے ہیں اور تمام نمونے نہایت صاف ہیں۔ اکثر نمونے ایسے خوبصورت ہیں کہ آجتک کشیدہ کاری کی کسی کتاب میں دیکھنے میں نہ آئے ہونگے اور ترکیبیں تو اس قدر آسان ہیں کہ چھوٹی بچیاں بھی سمجھ سکتی ہیں۔ گلدستہ کشیدہ میں سب نئے نئے نمونے ہیں یعنی جو عصمتی کشیدہ میں آچکے ہیں وہ اس کتاب میں نہیں ہیں کاغذ خوب موٹا دبیز اعلیٰ درجہ کی چھپائی ٹائٹل رنگین ضخامت ۱۲۰ صفحے قیمت ۱۲ر

(۵) موتیوں کا کام

موتیوں کے کام کا شوق لڑکیوں میں روز بروز ترقی کر رہا ہے مگر یہ کام ایسا ہے کہ جب تک بتانیوالا نہ ہو سمجھ میں نہیں آتا اور جب اشارہ مل جائے تو بآسانی کیا جا سکتا ہے یہ کام ہے بھی نہایت دلچسپ اور مفید۔ غریبوں کے لئے روزی کا ذریعہ ہو سکتا ہے تو امیروں کے لئے دل بہلانے کا۔ ان ہی باتوں کو پیش نظر رکھکر یہ مفید کتاب دستکاری کی ماہر ۲۷ عصمتی بہنوں نے تیار کی ہے اور دعوی کیا جا سکتا ہے کہ موتیوں کے کام کی ایسی مفید کتاب ہندوستان بھر میں نہیں چھپی۔ اس میں مندرجہ ذیل ۲۰۶ نمونے ہیں۔

۴۴ وضع کے پھول گلدستے	۲۷ قسم کی لیس	۳۶ جھالریں
۱۳ عمدہ عمدہ فریم	۱۱ انسرشن توری وغیرہ	۲ جالیاں
۲۹ وضع وضع کی بیلیں	۸ نکلس ہار	۸ خوان پوش
۹ حاشیہ کنارہ	۲ پنکھے	۳ منی بیگ
۷ ہینڈ بیگ کے نمونے	۶ پردے	گلاس پوش چھلے
متفرق چیزیں ٹی کوزی	ہولڈر۔ سلیپر	لیمپ کے جھاڑ وغیرہ ۱۰ عدد

مثال کے طور پر صرف دو چیزوں کی فہرست پیش کیجاتی ہے

بیلیں		لیسیں	
بلاؤز کی بیلیں ۳	گلاب کی بیل	جگنو نما لیس	برگ نما ڈنڈی
آسان بیل	مینک نما بیل	کے کی لڑیوں کی لیس	دانی نما لیس
سادی بیل	لٹ دار "	کنگورے دار لیس	ہلال نما لیس
دوپٹہ کی بیل ۲	چوڑی "	انگوٹھی دار لیس	بلاؤز کی لیس ۳
فراک کی " "	گلے کی آستین کی	سمو سے دار لیس	دوپٹہ کی لیس
ساڑھی کی " ۴	دامن کی بیل	اوپر لڑیاں	لوز نما لیس
اوڑھنی "	حاشیہ کی	بوردار	سادہ لیس
قمیص کا گھیر	نفس بیل	لاکٹ لڑیاں	شلوار کا پائنچہ
		مغز فیتہ کی جھالر	دلکش لیس یا مینا
		سہ لڑی "	چندن ہار اور لیس

پہلے موتیوں کے کام کی ماہر ۲۷ بہنوں کے نہایت کارآمد مضامین ہدایات درج ہیں پھر مفصل ترکیب اور ضروری ہدایات ہر نمونہ کی اس قدر آسان لکھی گئی ہیں کہ نوشق بھی پورا فائدہ اٹھا سکتی ہیں چنانچہ بعض ترکیبیں ۲-۳-۴-۴ سطروں میں ہیں جو کہ بآسانی سمجھ میں آجاتی ہیں تمام نمونے نہایت صاف اور خوبصورت ہیں کسی نمونے کے سمجھنے میں دقت نہیں ہوتی موتیوں کے کام کا شوق رکھنے اور یہ کام سیکھنے والی لڑکیوں اور عورتوں کے لئے اس سے بہتر ساتھی نہیں ملے گی، کاغذ خوب دبیز لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ ٹائٹل دو رنگ کا باتصویر خوبصورت۔ قیمت دو روپے للعہ

(۶) عصمتی دستکاری (۷) سلمہ ستارہ کا کام (۸) نٹنگ یا بننے کی کتاب	ان کتابوں کا اشتہار کسی دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیے۔

(۴) خواتین کی دستکاریاں

جو عورتیں مالی دقتوں سے پریشان ہیں جنہیں آمدنی کی کمی اور اخراجات کی زیادتی نے پریشان کر رکھا ہے وہ اگر ایک جلد منگالیں تو گھر پر خودداری اور عزت کیساتھ زندگی گذر سکتی ہیں کیونکہ اس کتاب میں نادار اور غریب عورتوں کو نہایت کارآمد پیشہ بتا مشورے دئے گئے ہیں اور بہت سے کاموں کی اس قدر تفصیل بیان کر دی ہے کہ پردہ نشین عورتیں بغیر کسی کا احسان اٹھائے صرف اس کتاب کی بدولت مالی پریشانیوں کو بآسانی دور کر سکتی ہیں۔ خواتین کی دستکاریاں جہاں غریب عورتوں کو بہترین مشورہ دیگی وہاں امیر عورتوں کو بھی ہنرمند اور سلیقہ شعار بنا دے گی۔ قیمت آٹھ آنہ۔

ملنے کا پتہ۔ منیجر عصمت دہلی